BROWN AND DRENCHED BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222320
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١ ٤٣١٦ شش س Accession No. ١٧٥٣٦

Author شائق حسین سید

Title سفیر ماتم ۱۳۳۵ھ

This book should be returned on or before the date last marked below.

الملک للہ

بہ عون صناع مکین و مکان خلاق زمین و زمان

سیف ماتم

Checked 1975

مصنفہ

عالیجناب سائنتیاب ادیب اریب مہذب سید شائق حسین خاں صاحب (موسوی)

بہادر جاگیردار کمانڈنگ پلٹن صرف خاص مبارک نبیرۂ نواب

میر عالم سابق مدار المہام

باہتمام سید علی حسین مینجر

ذخیرۂ پریس حیدرآباد دکن میں مطبع

ہوی

سنہ ۱۳۳۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ ۵۔ در نعت سید المرسلین خاتم المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وسلم۔

(در وصف معراج)

... ری کا کرے نہ کیوں دعوے — دکہاگے داغ قمر معجزہ ید بیضا

... کا ایسا ہجوم ہئے در پئے — کہ دیکہتے ہی ہوئے دنگ حضرت موسیٰ

... تہا سراسر حریر نور کا فرش — عنان عرش سے بیت الحرام تک تہی ضیا

... و ملک تھے جو صرف تجلیات — صدائیں گونج رہیں تہیں سمک سے تا بہ سما

وہ ... شام کہ جسمیں دمیدہ صبح امید — وہ شام چار طرف جسمیں نور کا جلوا

وہ شام جسمیں در صبح عیش تہا پنہاں — رخ عروس مسرت پہ تہی نقاب دجےٰ

وہ شام جسکا شب قدر سے فزوں تہادتا — وہ شام جس سے خجل دلمیں طرۂ حورا

وہ شام ... مردمک چشم کی طرح جو دکہائے — حریم کعبہ سے اکناف مسجد الاقصےٰ

وہ شام جسمیں ہر ایک کوہ کوہ طور بنا — حرا سے اسکی تجلی گئی تھی تا ر ضوا

وہ شام جسمیں تھے ذرات جملہ رقص کنان — کہ آج شمس نبوت ہوا ہے جلوہ نما

وہ شام جسمیں بشارت تھی ہر طرف سے بلند — وہ شام جسکی جبیں پر لکھا ںکم بشرا

وہ شام جسمیں مبشر تھے جبرئیل امین — ضمین سر خدا و امین ما او حے

وہ شام جسمیں ملائک تھے تہنیت گویاں — ہر ایک کہتا تھا حضرت کو مرحبا اہلا

وہ کون برج رسالت کا نیر اعظم — وہ کون بحر نبوت کا لولوے لالا

لما خلقت الافلاک شان ہے جسکی — وہ شاہ جامہ لولاک جسکو ہے زیبا

گل ریاض تقا باغبان گلشن شرع — شمیم غنچہ یاسین و دوحہ طا حا

وہ شاہ جسکے ریاحین خلق کے آگے — ہے خار و خس سے بھی کم رتبہ جنت الماوی

اسکی خاک قدم سے بڑہی ہے یہ عزت — نہ کھینچیں عرش یہ کیوں سر کو یثرب و بطحی

ہوا نصیب کسے اسکا رتبہ عالے — کہ جسکے سامنے ہی پست رفعت شعرا

جو ایک بحر بھی موتی عطا کرے وہ کریم — کبھی نہ پست ہو بخشش سے ہمت والا

جس نے فخر کیا ہے بعہد نوشیروان — ہے جسکی ذات پہ نازان عدالت کسری

جو حلم خلا اوسکی حکمت عالے — کبھی رہے نہ قرار یہ نہ فلک میں ہوا

سیم زلف بسی ہے تمام عالم میں — صدا درود کی دیتا ہے عطسہ عیسی

دم غزال ہوا منجمد جو نافہ میں — اوسکی زلف معنبر ہے علت سودا

وہ حکمراں کہ اطاعت کا جسکی حلقہ بگوش — تمام خلقت دنیا جمع ما فیہا

زمیں پہ آگ برسنے لگے بجائے مطر — نگاہ ناز سے دیکھے جو وہ سوے غبرا

ہر ایک جامد و صامت نے بھی گواہی دی — رسول ہونے کا جب آپ نے کیا دعوی

دراے عقل مری رائے میں ہے اسکا وصف — بغیر خالق یکتا معلم الا سما

وہی ہے باعث ایجاد آسمان و زمین — وہی ہے حضرت ختمی مآب خیر و ہدا

رسول برحق خلاق وعلت ایجاد
محمد عربی صاحب عصا و لوا ر

رسول حق ہوئے چالیسویں برس حضرت
کہ انتظار تہا یہ اربعین کا سارا

قطعہ

یہی اربعین دلیل کمال ہر شئے کی
کمال ہے احدیت کا احمد یکتا

زہے سفیر خجستہ مسیر روح قدس
کہ لائے بھر پیمبر پیام روح فزا

یہ تہنیت ملی مشکوئے ام ہانی میں
کہ روز وصل تھی وہ شام لیلۃ الاسریٰ

یہ ہے براق سواری کا میں کاب میں ہو
سوار ہو کے باعزاز چلئے آئے مولا

پس از سلام ہی یہ عرض خدمت عالی
ہے اب حبیب کو اپنے خدا نے یاد کیا

یہ مژدہ سنکے تجلی فگن ہوا رخ پاک
چڑھے براق پہ یوں جیسے طور پر موسیٰ

مثال برق ہوا زیر ران براق رواں
حرم میں تہا کہ ہوا وصل مسجد الاقصےٰ

نجوم نقش قدم پر نہ مل سکے آنکھیں
کہ ایک گام سے کم تھی فضائے ارض وسما

ہوا نہ بوسہ داماں زمیں کو انہیں ممکن
کہ ہاتھ رہگئے پھیلا کے سدرہ و طوبیٰ

جلو میں آپکے پرتو فگن تھی بیرق سبز
کہ جس سے ہو گیا پر نور دیدہ شعرا

عجب مقام پہ پہنچے حضور رات کے وقت
کہ آفتاب نظر آرہا تہا مثل سہا

چلے کہاں سے کہاں یکاں میں پہنچے
فلک کا ذروہ اعلیٰ مقام او ادنیٰ

لگا تہا سرمہ مازاغ چشم حق بیں میں
وہ جلوہ دیکھا کہ مشتاق جسکے تھی موسیٰ

زہے حبیب کہ دیکھا حبیب کو اپنے
ہوا قریب فاوحیٰ الیہ ما اوحےٰ

عبث ہے فکر گنا ہونکی کوئی خوف نکر
کریں گے تیری شفاعت شفیع روز جزا

سنیر نظم نظامی سے بڑھ گئی یہ نظم
کہے گی روح نظامی بھی سُنکے صل علیٰ

خیبریہ

قصیدہ در منقبت حضرت اسد اللہ الغالب شیر یزدان سالب امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

خسرو روز نے گردوں پہ نکالا ہے علم ۔۔۔ قلعہ چرخ پہ لہراتا ہے زرین پرچم
گرد لشکر کی طرح اوڑنے لگا رنگ سحر ۔۔۔ یک بیک وسے اٹھنے لگے فوج کواکب کے قدم
زن جادو کی طرح ہو گئی ظلمت پنہاں ۔۔۔ نقشوان میں وہ چلا کہینچ کے خنجر رستم
خیط ابیض یہ نہیں ابن حسن نے بڑہکر ۔۔۔ رکھہ لیا ارزق شامی کو تہ تیغ دودم
صبح کو مہر جہانتاب نے ہوتے ہی بلند ۔۔۔ کسطرح کر دیا بیت خانہ انجم برہم
جسطرح سے اسد اللہ نے مسان کعبہ ۔۔۔ چڑہ کے دوش شہ لولاک پہ توڑے تھے صنم
اے تہے بدر و احد میں یہی کہینچے ہوے تیغ ۔۔۔ اور گئے تھے یونہی خیبر کیطرف لے کے علم
معتبر جو ہیں مورخ وہ یہ کرتے ہیں بیان ۔۔۔ ساتویں سال تہا ہجرت سلطان امم
خبر آئی کہ بغاوت پہ ہیں آمادہ یہود ۔۔۔ اور ہوے عازم تادیب رسول اکرم
نبی حکم دیا جنگ کی تیاری کا ۔۔۔ اور آراستہ ہونے لگیں فوجیں پیہم
یکجگہ جمع ہوے آکے دلیران عرب ۔۔۔ یکہ تازان جہاں نیک سیر نیک شیم
فتح خیبر کا ارادہ جو مصمم پایا ۔۔۔ عرض کی بڑہکے یہ بو شحم نے اے شاہ امم
فتح خیبر مری دانست میں آسان نہیں ۔۔۔ سیکڑوں راہ میں کھٹکے ہیں ہزاروں ہیں الم
قلعہ ہے ایک مگر حصن حصین اوسکے ہیں سات ۔۔۔ نقشوان سے نہیں وہ ساتوں حصار اوسکے کم
حصن ناعم جسے سب کہتے ہیں حصن اول ۔۔۔ دس ہزار اوسمیں سپاہی ہیں ہر ایک شیر اجم
دوسرے قلعہ میں اس سے بہی ہیں بڑہکر فوجیں ۔۔۔ جنکی تلوارین ہیں مشہور جہاں از در دم
تہا اگر ساتویں منزل میں وہاں دیو سپید ۔۔۔ ہے یہاں آپکو سمجہے ہوے مرحب رستم

رعب سی اُسکے سدا کانپتا ہے قیصر روم
نام سے اُسکے لرزتے ہیں سلاطین عجم

فتح یہ قلعے سلاطین سے بھی ہو نہ سکے
منہزم ہو کے گیا لشکر کسریٰ پیہم

جب سخن اسکا ہوا ختم تو پھر حضرت نے
ہنسکے فرمایا کہ باتیں ہیں یہ سب قابل ذم

ہے توکلت علی اللہ یہاں ورد زباں
مری تائید پہ ہے خالق انوار و ظلم

کفر و اسلام کا جھگڑا وہ کریگا فیصل
اب اُسی سمت بڑھیگا مرے لشکر کا علم

کوچ کا حکم دیا بڑھنے لگی فوج تمام
آگے لشکر کے چلا پشت پناہ عالم

ایسا رہبر ہو تو دل فوج کا کیونکر نہ بڑھے
ایسے لشکر کے بھی بڑھکر کہیں ہٹتے ہیں قدم

ہاتھ جوڑے ہوئے انصار و مہاجر تھے قرین
آگے آگے تھا ہوا انکے لشکر کا علم

مومنہ عورتیں کچھ ساتھ تھیں اس نیت سے
جنکی تعداد کسی طرح نہ تھی بیس سے کم

تاکہ میدان سے پھریں مرد جو زخمی ہوکر
اونکی خدمت وہ کریں زخموں پہ رکھیں مرہم

صورت باد صبا تا بہ صہبا جا پہونچے
ہوگئی انکی زمیں روکش بستان ارم

کچھ جو موجود تھے اوس وقت مدینہ میں یہود
ایک نے نامہ کیا حاکم خیبر کو رقم

تھا یہ مضمون کہ خیبر پہ چڑھائی ہوگی
مطلع آپ کو پہلے سے کئے دیتے ہیں ہم

متوجہ ہوا ہے لشکر اسلام اودھر
یہی موقع ہے کہ سر کیجئے چن چن کے قلم

چار سو کل ہیں پیادے تو سوار ایکہزار
یہ وہ ہیں جنکا برابر ہے وجود اور عدم

نہ کمک کے لئے آئے گی کہیں سے افوج
اور سامان رسد کا بھی نہایت ہی کم

مشتعل ہونے سے پہلے ہی بجھا دو یہ آگ
جتنی فوجیں ہیں یہاں ٹوٹ پڑیں سب باہم

پہنچی جسدم یہ خبر اونکو اوڑے سب کے حواس
رہ گئے سکتے میں خاموش بمثال ابکم

حاکم قلعہ نے پھر قفل خموشی توڑا
در خیبر کی طرف دیکھکے بولا اظلم

کیا نیا لیں گے بھلا آکے یہاں چند نفر
قلعے ہیں قلعہ گردوں سے سوا مستحکم

جی میں کیا سمجھیں ہیں اپنے یہ عرب کے سردار
سر قلم ہونگے بھلا حصن میں رکھیں تو قدم

کہہ دو مرحب سے سنبھالے رہے وہ حصن قموص
ہیں وہیں سارے خزاین زر و دینار و درم

اور حارث کو یہ دو حکم نکالے باہر
کس خزانے میں ہے جالوت کے لشکر کا علم

آئیں اطراف و جوانب سے بہی مردان نبرد
فوجیں آراستہ ہوں مورچے ہوں مستحکم

مستعد ہو گئے اس حکم کے سنتے ہی یہود
بیرقیں کہنے لگیں ہو گئیں تلواریں علم

سپہ کفر ادہر لشکر اسلام ادہر
قاضی فتح و ظفر خالق انوار و ظلم

شاہ کو شب کے فریضہ سے فراغت جو ہوئی
ایک صحابی کو طلایہ کا ہوا حکم اُسدم

منتخب اسکے سوا اور ہوے بیس سوار
باد پا جنکے روانے میں صبا سے نہ تھے کم

تھی یہ تاکید کہ آگے وہ رہیں لشکر کے
اور دیتے رہیں اسکی خبر آکر پیہم

کونسی راہ ہے خیبر سے قریں کونسی دور
جلد منزل پہ کسی طرح پہنچ جائیں ہم

اپنے سردار کی تہی اونکو اطاعت منظور
حکم پاتے ہی روانہ ہوے وہ نیک شیم

راہ میں انکو ملا مضطر و حیران اک شخص
کہ وہ رکہتا تہا کہیں اور کہیں پڑتا تہا قدم

پوچھی اوس سے جو زمیں کی تو کہی دو کی
تہے سفاہت میں کچھہ آثار فراست منضم

جب شبہ ہوا انکو گرفتار کیا
اور لے آئے وہیں پیش رسول اکرم

فرمایا کہ تو کون ہے کیا ہے ترا نام
مجھ سے سچ سچ تو بتا جھوٹ نکر لا و نعم

یہ صحابی نے کہا لیکے کمر سے تلوار
یہ تو جاسوس ہے سر اسکا کرونگا میں قلم

شہ نے فرمایا کہ تا فتح نظر بند رہے
قابل قتل نہیں ہے نکرو اسپہ ستم

بچ گئی جان تو کی جوڑ کے ہاتھہ انکو یہ عرض
یہ ایالت یہ شہامت یہ شہا خلق و کرم

اسمیں کچھہ شک نہیں پیغمبر بر حق ہیں حضور
اللہ اللہ یہ صولت یہ جلالت یہ حشم

مخبری کے لئے میں قلعہ سے آیا تہا یہاں
اب نجاؤں گا وہاں حضرت موسیٰ کی قسم

صدق نیت سے کیا دین محمد کو قبول
اب نہ چہوٹیں گے مرے ہاتھہ سے حضرت کے قدم

بے کم و کاست کہے دیتا ہوں میں انکا سب حال
اب اگر سچ نہ بتاؤں ہے مرے حق میں ستم

سرزمین لے عربستان پہ نہیں آسکا جو آب
سربلند ایسا کہ کہیں اُسے ایوان سپہر
آبشار ذیکی بدولت وہ زمین ہی زرخیز
ہر طرف سربفلک راہ میں ایسے میں ٹہا
حور کی طرح سے آراستہ ہی باغ فدک
آپکے آنے کی پہلے سے جو سن لی تہی خبر
آپکی فوج کی تعداد سے معلوم نہیں
ہے جو مشہور جہاں سب سے کلاں حصن حصین
مری دانست میں ہی فتح اُسکی مشکل
اور حفاظت بہی زیادہ ہی اوسکی منظور
بیس پچیس ہزار اوسمیں مسلح ہیں جوان
سنکے یہ جوش وغا پہیل گیا لشکر میں
شاہ نے پڑہ کے دعا مانگے خالق سے مدد
معجزہ سرور عالم کے قدم کا یہ تہا
آ گئے قلعہ کے پاس اور نہ کسی نے ٹوکا
آدمی کیا کہ یہی حال دد و دام کا تہا
کی ذرا کلب نے عوعو نہ شتر نے عف عف
نہ تو پتہ کہیں کہڑکا نہ تو شعلہ بہڑکا
نہ سنی مرغ سحر کی بہی کسی نے فریاد
حرکت کرتا تہا گردوں تو قضا کہتی تہی بس
روشنی پہیل گئی صبح کی جب دن نکلا

قلعہ خیبر کا جسے کہتا ہے سارا عالم
ایسا سرسبز کہ کہیے اوسے گلزار ارم
جو کنواں ہی اوسے حاصل ہے وہاں تسنیم
خیمیں پہیل سیہ ابر رکہے ڈر کے قدم
سامنے اوسکے ہیں کیا چیز بساتین عجم
خیبری جنگ پہ ہیں لیس لیے تیغ و علم
اوسکے دہ چند وہاں فوج ہے اور خیل و خدم
اوسمیں ہیں گنج وخزاین دُر و دینار و درم
جتنے ہیں حصن یہی سب سے سوا مستحکم
دخت حاکم ہیں بہتی ہے جو ہے خوش شیم
سب تو سب مرحب حارث ہیں وہ انکا گیا
منچلے جو تہے پہرنے لگے مثل ضیغم
نصف شب تہی کہ رکہا وادی خیبر میں قدم
ہو گیا شہر خموشاں کا وہاں پر عالم
ایسے سوئے کہ بنے مردہ ملک عین عدم
نہ اوٹہا شور شغال اور نہ زئیر ضیغم
ہنہنائے فرس وخیل نہ چلائے غنم
تہا یہ سناٹے کا عالم کہ ہوا کر گئی رم
سب تو سب باد سحرگاہ نے مارا نہیں دم
جہلملاتا تہا ستارہ تو ادب کہتا تہا تہم
خواب غفلت سی بس اکمیر تہے چونکے ظالم

ہنہنانے کی بہی رہوارونکے آواز سنی
سب رہ پوش جوان بہی نظر آئے اونکو
سبزہ و خاک سے اوبہر ہوا دو دو بالشت
ہوگئے دیکہہ کے خایف جو نہایت تہے دلیر
آگئی یاد انہیں لشکر داؤد کی شان
فوج نے گہیر لیا قلعہ کی راہونکو تمام
ایک سردار تہا ممدوح صف لشکر میں
ٹہرا پایں حصار آکے وہ مرد دیندار
دبکے اوس سنگ کے نیچے وہ سبکبار ہوا
متاسف ہوئے شہ دیکہہ کے حالت اوسکی
کچہہ دنوں ایسی ہی حالت رہی دونوں جانب
نے پینے کی جو چیزونمیں کمی ہونے لگی
ین گے کبہی میدانمیں آکر کفار
مناسب ہے کہ ہم خود کریں بڑہ کر حملہ
والا نے دلیرونکی یہ سنکر گفتار
لیکے کچہہ فوج وہ پایں حصار آپہونچا
اوس صحابی رض نے شجاعت کے دکہائے جوہر
وار کفار کا دینداروں سے روکا نہ گیا
دوسرے دن بہی اسی طرح شکستیں کہائیں
حوصلے بڑہ گئے کفار کے دیتے ہی شکست
شہ نے فرمایا اگر خیر سے گذری یہ رات

اور چمکتی ہوئی تلواریں بہی دیکہیں پیہم
ایک طرف اونکے فرس ایک جگہ اونکے خیم
بیچمیں خیموں کے لہراتا ہوا سبز علم
وہی روپوش ہوئے تہے جو شجاعت میں علم
پہر گیا زیر نظر لشکر سوئے کا حشم
تہا یہ اندیشہ کہیں بہاگ نجائیں اظلم
تہک گیا تہا وہ بہت اوٹہہ نہیں سکتے تہے قدم
پہنکا اوپر سے کسی شخص نے ایک سنگ ستم
مرتبہ پاکے شہادت کا گیا سوئے عدم
اوسکی بخشش کی دعا مانگی بچشم پرنم
نہ بڑہے پیش وہ نکلے کہ ہو تلوار بہ علم
عرض اصحاب نے کی آپ ارشاد اہم
بیٹہے بیٹہے سی امیدیں انکی
عہد توڑا ہے تو کچہہ پائیں سزا بہی اظلم
اک صحابی کو عنایت کیا لشکر کا علم
دیکہتے ہی اوسے بس ٹوٹ پڑے سب اظلم
کیا کرے کوئی اگر فوج کے اوٹہہ جائیں قدم
اونکی تعداد زیادہ یہ نہایت تہے کم
تین دن تک تہی ہزیمت یہ ہزیمت پیہم
رنج تہا شور رہا زیادتی کا ہر دم
اپنے لشکر کا سوا اوس شخص کے کل زنکا

جو ہے کرار صفت جسکی ہے غیر فرار
جو خدا کا ہے محب اور خدا اُسکا محب
جوش اک پہیل گیا سن کے یہ ارشاد نبی
کون ایسا وہ جری ہی جسے کل بہیجیں گے
ایک کہتا تہا اشارہ ہے یہ میری جانب
ایک کہتا تہا وہ میں ہوں جسے کل بہیجیں گے
کوئی کہتا تہا اگر کل بہی مجہی کو بہیجیں
جوش ایسا ہو تو آتی ہے کہاں نیند بہلا
یک بیک صبح ہوئی ظلمت شب گرگئی کچہ
نیند سے چونک کے سبزہ نے بہی انگڑائی لی
سج کے تیار سب آے در دولت کے قریں
چتر زرین کو تو خورشید نے کہولا بڑہکر
حکم اقدس یہ ہوا لاؤ علی کو جلدی
سر تسلیم جہکائے ہوے آے مولا
شہ نے آنکہوں پہ لعاب دہن پاک ملا
آنکہ کی تیلی نے چلمن کو مژہ کی اولٹا
معجزہ تہا کہ کرامت تہی کہ تہا سحر حلال
مغفرت جس سے ہے وابستہ وہ مغفر پہنا
ہو چکے زیو جنگی سے جب آراستہ آپ
فتح بازو سے لپٹنے لگی جوشن بنکر

جسکے بڑہکر کبہی ہٹتے نہیں میدان سے قدم
حق کا عاشق جو ہے محبوب رسول اکرم
مشورت کرنے لگے بیٹہ کے اصحاب بہم
کسکی یہ شان ہے اور کس کا ہے یہ جاہ و حشم
مصلحت شہ کی ہے رکہا ہے جو اسکو مبہم
دیکہنا لاشوں سے پٹ جائیگا میدان ستم
ہو مرے واسطے یہ جنگ بہ از حمر نعم
رات بہر ہوتی رہیں بس یہی باتیں باہم
ہو گیا مہر جہانتاب سے روشن عالم
اور بکہرا کے چلی ناز سے موتی شبنم
اپنے خیمہ سے برآمد ہوے سلطان امم
دور باش آکے پکارا وہاں چاؤش حشم
کہ اوسی شیر کے ہے نام پہ یہ فتح رقم
سخت آشوب سے تہا چشم مبارک
ان یکاد آکے بازو پہ کیا پڑہ دم
سایۂ نخل سے گویا نکل آئیں مریم
نہ کہٹک تہی نہ کچہ ایذا نہ رمد تہا نہ ورم
قہر رب جس سے ہے پیوستہ وہ لی تیغ دو دم
تہنیت کا ہوا غل ملگیا لشکر کا علم
دوڑتے ساتہ چلے شوکت و اقبال بہم

مطلع ثانی

ساقیا تجکو مبارک ہو یہ منصب یہ علم
ترے قربان ہوں مجھکو بھی پلا ساغر جم

بادہ خم غدیر اور پلا دے مجھکو
اسپ شمشیر کا میدان ابھی کرنا ہے رقم

موج کوثر کی طرح آج چلے مری زبان
شاخ طوبیٰ کی طرح آج چلے میرا قلم

ہے گلگوں کی طرح آج بہی خون عدو
موج بادہ کیطرح آج چلے تیغ دودم

شاہنامہ کا جواب آج لکھوں ستی میں
وجد کرنے لگے فردوسی اعجاز رقم

آئے گہوڑے کو اوڑا کر صف ہیجا میں حضور
گرد اوٹھی پئے تعظیم نشان ہو گئے خم

راہ میں نقش قدم بھی نہ کسی نے دیکھا
وجہ یہ ہے کہ تہیں آنکھیں مری اوسکے قدم

یہ وہ سبزہ ہے کہ جس کھیت کی جانب گذرے
آب شمشیر سے کر دے اوسے گلزار ارم

سحاب اسکو کہیں اوسمیں روانی یہ کہاں
برق کی اسمیں ہے سرعت تو ہوا کا ہے دم

آمد یہ نہیں فصل بہاری یہو پہنچی
اوٹہگئے بہمن و دے کے چمنستاں سے قدم

ہریاں ہیں گل نرگس سدگل ہیں کفل
گردن ایسی ہی نہیں شاخ خمیدہ میں خم

پکلغی کا ہے جلوہ کہ ہما کا ہے تاج
تن کے چلتا ہے تو بن جاتا ہے [illegible] علم

جھاڑتا ہے جا کے پرستا نہیں جب
لیتی ہے سبزی دوڑ کے آنکھوں پہ قدم

کہ ماتہے کا میں ٹیکہ نہ بچاوں
ماہ کہتا ہے کہ ہوں کاش کہ میں نقش قدم

بڑھے رہوار کہ وقت جولاں
طے کرے ایک ہی کاوے میں حدود عالم

بر جو چہو جائے غضب ہو جائے
یہ دہانے کو چبانے لگے ہو کر برہم

ٹے میں کرے شیر فلک کو پامال
چار ٹاپوں میں کرے گاو زمین کو بیدم

لمرشاہ کو حارث نے بڑہایا گھوڑا
ہو گیا پہلے وہی کشتہ شمشیر دودم

یداللہ کا تہا دار اجل کا پیغام
تھی یداللہ کی تلوار قضائے مبرم

مضطرب ہو کے در قلعہ سے نکلا مرحب
غیظ سے حال یہ تہا اوٹھ نہیں سکتے تھے قدم

چاپ کر مونہہ اشارہ جو کیا خادم کو
سامنے اوسکے اکڑتا ہوا آیا ادہم

دہری تلواریں لگائے تہا کرتے ظالم
تہا کفل گاو نگاور پہ پڑا چرم پلنگ
خیبری جتنے تھے کہتے تھے اوسی رویین تن
کرکے مہمیز چلا ذات لے لی تلوار
آگیا معرکۂ رزم میں آندہی کی طرح
دیکھکر شیر کے سن و سال کو نعرہ یہ کیا
قتل حارث ہوا اب مجھکو یقین آتا ہے
وہ مری تیغ ہے جو کوہ میں در آتی ہے
اسطرح گرجتا ہوں جو میدان میں کبھی
دم فنا ہوتے ہیں ہنسکتی ہے جو لشکر میں
رزم کہہ دے مرے جس وقت کہ شور اٹھتا ہے
مجھکو اسوقت یہی فکر لگی رہتی ہے
ایکی ٹھوکر سے زمین کا نہ کلیجہ پھٹ جائے
کون ہے قاتل حارث کو میں دیکھوں تو ذرا
رفتہ رفتہ جو پڑی گوش مبارک میں بات
ہنس کے فرمایا یہ ہے خواب کی تیرے تعبیر
ایک تابوت میں دونوں کی اٹھیں گی لاشیں
جنگ کو بازی طفلانہ سمجھتا ہے تو
میں وہ ہوں پھینک دیا چیر کے اژدر جسنے
اے شقی آیۂ زلزال ہے گلگوں میرا
دیکھ لے سامنے وہ لاش پڑی ہے اسکی

اوگلی پڑتی تھیں نیا مونسے وہ تیغیں باہم
دیکھکر بھاگتے تھے جسکو پلنگان دژم
پور گشتاسپ تہا وہ اسپ تہا ادہم
ابہی جسنے بہی نہ پائے تھے رکابوں میں قدم
حملہ آور صف اعدا پہ تھے یاں شاہ امم
جنگ یہ بازی طفلانہ تہی اب سمجھے ہم
یہ خبر خواب پریشان سے نہیں ہے کچھ کم
مرے نعرے سے لرز جاتے ہیں سام و نیرم
صاعقی تیغ گراتی ہے چمک کر پیہم
نالۂ رعد یہ نہیں صور سرافیل سے کم
خوف سے فتنۂ محشر کا نکلتا ہے دم
منہ میں غصہ سے جو کف لاتا ہے میرا ادہم
اسکی ٹاپوں کی دہمک سے نگرین منفتحہ
سامنے میرے نکالے فرس تیز قدم
پہر پڑے اسکی طرف بازوے سلطان امم
تو بہی اب ہونے کی ہے راہی اقلیم عدم
بہائی ہیں لکھے رمیں صورت خط توام
سر پہ تیرے بہی قضا کہیل رہی ہے ظالم
اسد اللہ مجھے کہتا ہے سارا عالم
زلزلے آتے ہیں رکھتا ہے زمین پر جو قدم
پوچھتا کسکو ہے تو قاتل حارث ہیں ہم

تو ہے میخوار تری تیغ ہے موج بادہ
لڑکھڑا کر نہ کہیں قعر جہنم میں گرے
اسکے جوہر یہ نہیں دیکھ لے سب مہر ہیں
برق تڑپا کرے ممکن نہیں ایسا کس بل
قافیہ تنگ ہوا ہے جو رجز کو سنکر
بیل کی طرح سے چنگھاڑ رہا ہے وہ ادہر
بادپا کا دُمیں دکھلا رہے ہیں پیا کمال
شہ سلیماں ہیں بساط اسب نگیں ہے تلوار
وار وہ کرتا ہے یہ روکتے جاتے ہیں اسے
تیغیں پا کہر یہ کبہی ہیں تو کبہی جوشن پر
و یدہے یہ جنگ تو دونوں لشکر
کہتے تہے اوہہ اوہہ کی رکابو نیہ خبر
ترکۂ حرب یوہیں گرم رہا
رم کے میدان سی گیا اوڑکے غبا
بیک نعرۂ تکبیر جو حضرت نے کیا
ہ جہپکی جو ذرا فرق پہ تہی تیغ دو سر
ب آہن میں وہ تہا غرق جو سر سے پاتک
زین کی لے کے خبر پشت فرس تک پہنچی
ادہر خوں کی دریا میں نہا کر نکلی
ساتہہ ساتہہ اسکے جو آئے تہی بلاں نامی
ان کے مرنے سے ہوئے ساتوں جہنم آباد

دور مے جنگ ہی ساقی ہے تقاضائے مبرم
نشۂ کبر ہے سر لیکے نہ اد ترے اسدم
مختصر قتل عدو ہے مری شمشیر دودم
شعلہ لپکا کرے ممکن نہیں ایسا ہم خم
کہنا کچھ چاہتا کہتا ہے کچھ وہ اظلم
اور ادہر نعرۂ شیرانہ ہیں مثل ضیغم
یہ بہی پہر جاتا ہے مڑتا ہے ادہر وہ جسدم
دیو مرحب ہی فرس کوہ ہے نیزہ ارقم
وار یہ کرتے ہیں وہ روک رہا ہے پیہم
اس سے مغفر پہ لگی ضرب کٹی اوس سے جہلم
باندہ کر حلقہ کہڑے ہو گئے سید انمیں ہم
اور ملک کرتے ہیں جہک جہک کے تماشا دم دم
لڑنے والوں کے تہکے ہاتہہ نہ گہوڑوں کے قدم
بوجہہ سی سقف فلک اور بہی کچہہ ہو گئی خم
گر پڑا سر پہ فلک دلمیں یہ سمجہا اظلم
کہائی سر کاٹ کے سینے میں ٹہری قسم
یہ بہی مچہلی کی طرح پہر گئی تا بہ شکم
دہڑ سے مرحب گرا ایک آن میں ادہر دو سم
وہ ادہر خاک کا پیوند تہا سر تا بقدم
ساتہہ تہے وہ ہوئے ساتوں تہ شمشیر دو دم
ساتہہ آئے تہے گئے ساتہہ سو ملک عدم

اپنے سرداروں کو غلطاں جو زمیں پر دیکھا — بھاگ کر قلعے میں چھپنے کو چلے سب اظلم

اسلحہ پھینک کے میداں میں لی راہ گریز — یہ کمندیں یہ سنانیں ہیں یہ تیغیں وہ علم

کہیں لالہ کی طرح ہیں سپریں تو بر تو — کہیں خاروں کی طرح سے ہیں سنانیں باہم

ساقہ و قلب کی بھاگڑ میں رہی نہ کچھ تمیز — میمنہ میسرہ سے ہو گیا جا کر منضم

دیدبان قلعہ کا یہ کہہ رہا ہے حاکم سے — دیکھ سب فوج کے وہ اوکھڑ گئے ایسے قدم

دیکھ وہ ڈھیر ہے کشتوں کے ادھر اور ادھر — دیکھ بادل وہ بدکے دور سے حیدر کا وہ علم

وہ اوٹھی گرد وہ پہنچا در خیبر کے قریب — فاتح بدر و احد ناصر سلطان امم

دم لیا تھا نہ ابھی فوج عدو نے ناگاہ — توڑ کر قلعہ کا در جا پڑے مثل ضیغم

اہل خیبر میں اٹھا غل کہ گرا طاق سپہر — ہفت در ہلنے لگے کانپ گئے ہفت جحیم

قلعہ کو لے کے اذاں دیکے پھرے شیر خدا — اہل در رہ گئے سب مضطر و حیران و دژم

دو پہر سے قوت بازو کو جو آتے دیکھا — ہاتھ پھیلائے ہوئے دوڑے رسول اکرم

جانفشانی کا صلہ شہ کو تھا دینا منظور — کر دیا باغ فدک نام پہ زہرا کے رقم

تھا زیاں پہ دین کا ہوا انتظم و نسق — داخل قلعہ خیبر ہوئے سلطان امم

مرحبا خوب لکھا تو نے قصیدہ یہ سفیر — یہ خداداد طبیعت تیری یہ زور قلم

شعر اس طرح سے کہنا کوئی آسان نہیں — دل میں حاسد کے کیوں کر نہ چبھیں خار الم

صفینیہ

قصیدہ در جشن عید غدیر حضرت امیر المومنین امام الثقلین قاتل الکافرین ہزبر الغالب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اے شہنشاہ عرب فخر سلاطین زمن — جی میں ہے آج لگاؤں تری مدحت کا چمن

طبع رنگین کو جو دوں حکم کہ دیو رنجائے
آبیاری جو کرے بڑھکے مری فکر رسا
اللہ اللہ تری طبع خداداد کا رنگ
کیا عجب رشک ریاحین ہو مضامین کی بہار
تختۂ باغ بنے تختۂ ابجد سارا
اے قلم چہرۂ معنی پہ لگا وہ غازہ
دیکھ ہی سبزہ ہی سبزہ لب جو و سر کوہ
تختۂ باغ پہ ہی نقش و نگار عالم
یوں ہری شاخوں پہ دیکھے نہیں شعلے اٹھتے
جنبش باد سے برکۂ جو بنا شکل زرہ
چرخ نے کھینچ دیا لاکے سراپردۂ ابر
دیکھئے دیکھئے سورج وہ گہن سے چھوٹا
زمزمہ سنج ہے بلبل ہمہ تن گوش ہے گل
ہر ایک فزوں طبلۂ عطار سی ہے
ن ترانی کا ترانہ ہے کہ تو تو کی صدا
شور قمری کا کہیں ہے تو کہیں صوت ہزار
زعفران زار کی جانب سے نہ آیا ہو کہیں
کیوں نہ ہو باغ کی مٹی سے خجل نافۂ چیں
حور کا گیسوئے پرخم کہوں یا زلف عروس
سبزہ زاروں میں ہے وہ پنجۂ مریم کا حسن
اسطرح شاخ جھکی جاتی ہے گل مہندی کی

ابھی گلہائے مضامین کا لگا دے خرمن
چمن نظم دکھانے لگے اپنا جوبن
ہو ابھی صفحۂ کاغذ پہ شگفتہ گلشن
نقطے ہوں سب زر گل حرف بنیں حرف سمن
جو الف ہو نظر آنے لگے وہ سرو چمن
جو ہو صندل سے فزوں رافع سر درد کہن
ہے عیاں جلوہ ہی جلوہ سر اطلال و دمن
صبح نسریں ہے کہیں اور کہیں شام سوسن
حیرت انگیز نہ کیوں کر ہو شقائق کا چمن
پہنا ہے عکس جوانان چمن نے جوشن
سبزہ و گل کی جو فوجیں ہیں میان گلشن
جادۂ تاریک سی گویا نکل آیا بہ سرن
یہ مزامیر ہیں یا رب کہ ہیں صوت ارغن
ہر شگوفہ سے خجل نافۂ آہوئے ختن
جو شجر ہے نظر آتا ہے وہ نخل ایمن
شاخ شاخ آج نظر آتے ہیں مرغان چمن
آج ہر گام پہ ہے کبک دری قہقہ زن
جسطرف دیکھئے ہے رشک سیہ یک خرمن
گل سنبل پہ یہی ہے آج غضب کا جوبن
کہ اندھیرے میں ہو جیسے ید بیضا روشن
جسطرح بزم عروسی میں ہو اک شب کی دلہن

موتیے میں وہ صفائی ہے کہ اللہ اللہ — چاند کا عکس جو پڑ جائے تو میلا ہو بدن
راگ سننے کا جو شمشاد کھڑا ہے مشتاق — فاختہ رام کلی گاتی ہے بنکر مالن
کنج گلشن میں ہے وہ چاندنی کے پھول یہ حسن — جسطرح ماہ کے اطراف ہو ہالہ روشن
جلوہ گر آڑ میں پتوں کے ہے لیکن چہرہ ماہ — جیسے جھانکے کوئی معشوق ہٹا کر چلمن
بسکہ پھولوں میں چلی آئی ہے از بسکہ نسیم — اور لیتی ہوئی آئی ہے شمیم لادن
بدل یا تحلیل ہو پھلکنا اس کا — وہ لطافت کہ مسامات سے ہو جذب بدن
پھر کے جھولی لیے پھرتی ہے صبا نکہت گل — تازے کیوں نہ چلے آج اوٹھا کر دامن
رشک فردوس اگر ہے یہ گلستاں کی بہار — ہے طباشیر سحر رشک وہ نہر لبن
ملتی جلتی ہے جو تعویز سے یا دام کی شکل — اپنی ہیکل میں لگاتے ہیں حسینان چمن
صحن گلشن سے نہ کترا کے چلے کیوں شہد — اوسکی مشکین نہ کہیں باندھ لے سنبل کی شکن
گل پھروز ہے خجلت وہ مشک و عنبر — زلف خوباں کی طرح سنبل تر حلقہ فگن
صبح کے وقت جو بیلے کی کھلی ہیں کلیاں — پڑے پھولوں سے نسیم سحری کا دامن
ہے اناروں میں وہ شوخی کہ خدا کی قدرت — دیکھکر کھائے جسے خون جگر لعل یمن
اپنی شوخی کے چمن اس نے کھلائے ہیں الگ — دیدہ نرگس فتاں بھی عجب ہے پرفن
بیخودشی کی جو نرگس نے لگائی ہے دکان — جام لالہ کا لئے کب سے کھڑی ہے سوسن
جب ہوا چلتی ہے تا دور پہنچتی ہے شمیم — غنچے پہنے ہوئے ہیں عطر فشاں پیراہن
اٹھ کے وہ ابر سیہ جانب گلشن آیا — اوسکے لینے کو چلے دوڑ کے بلاد چمن
گیا گہر ریز و گہر بیز و گہر بار ہے ابر — جیسے دست کرم شیر خدا شاہ زمن
جیسے ایک نان کے سائل کو دیں اونٹوں کی قطار — جنکے کوہاں بلند ابر یہ ستھے سایہ فگن
مدح میں اوس شہ غازی کے پڑھوں وہ مطلع — قبر میں کانپ اوٹھے سنکے جسے پورشن

مطلع ثانی

اے امیر عرب اے مظہر رب ذو المنن | فاتح بدر و احد کاسر اصنام وثن
مظہر قدرت رب آپ ہیں او نفس رسول | جسپہ ناطق ہے کتاب اور شواہد میں سنن
حجت اللہ اسد اللہ ید اللہ ہیں آپ | نور حق قدرت رب رحمت باری ہمہ تن
کر دیا دست ید اللہ نے اصنام سے پاک | کعبہ کہتے ہیں جسے تہا وہ بتوں کا مسکن
کوثر و طوبی و تسنیم و جنان حور و قصور | لعلی و لزہرا و حسین و حسن
ق
ہے شہا ذات تیری قاضی حاجات جہاں | ہے شہا ہاتہ ترا عقدہ کشا قلعہ شکن
نار میں ڈال چکے تھے جو خلیل اللہ کو | دار پر کہینچنے عیسی کو چلے تھے دشمن
کر دیا دار کو تو ہی نے فلک کا زینہ | کر دیا نار کو تو ہی نے زمین پر گلشن
امر حق جبکہ پیمبر کو ہوا ناد علی | کیوں نہ مشکل میں پکاریں تجھے ارباب محن
تو وہ افصح ہے تری شان میں کہتے ہیں کلیم | تری تعریف کروں کیا کہ زبان ہے الکن
گر ترے عشق کی اک موج نہوتی اوسمیں | ہوتا مشہور نہ یوں بحر عرب کا شیون
یوں ترے عہد مبارک میں مٹے فتنہ و شر | چشم معشوق میں بہی اب نہیں انکا امن
وہ ترے سامنے اک شکل بدیہی ہے شہا | عقل اول سے دلائل بہی نہ سمجہے جو سخن
دایہ جبتک کہ نہ لے کانمیں اوسکے ترا نام | طفل منہ اپنا نہ کہولے کبہی پینے کو لبن
ترے نیسان کرم کا جو مقلد ہے فلک | ابر اردی سے بدل جاتا ہے ابر بہمن
شوق دیدار میں بینا ہوئی چشم اعمی | تری تعریف میں گویا ہے زبان الکن
ہو گئے حشر کے آثار جو بدلے تیور | چلگئی کفر پہ تلوار جو پہیری چتون
تو ہی ایوان میں ہے مہبط لطف ایزد | تو ہی میدان میں ہے قہر قدیر ذو المنن
یہ نہیں قابل تقدیم شہنشاہ صحابہ | کہنہ بالکل ہیں در نجم ترے چرخ کہن
علم کا شہر ہوں میں اور علی در اوسکا | یہ ترے باب میں ہے قول حبیب ذو المنن
جلوہ گر تیغ تری بدر میں تہی مثل سہیل | اوسکی جاتی تہی چمک تا بہ اقاصی یمن

کاٹ تیغ اسد اللہ کا ہوتا معلوم
بن کے مقراض قصا کرتی ہے وہ قطع و برید
مشق جو رنگ لگا نیکی یہاں کام آئی
وہ قوی بُرز و قوی یال ہے ہوا رخصور
اسکی شوخی بھی طبیعت میں ہے اور غصہ بھی
اسمیں کچھ شک نہیں مولا ہیں کلام ناطق
جب خدا آپ کرے مدح تو پھر کسکی مجال
جنگ صفین میں یوں معرکہ آرا تھے حضور
دہنی جانب کو تھے انصار و مہاجر کے پرے
شامل جیش تھے وہ بدر و احد کے غازی
اس لڑائی میں اویس قرنی بھی تھے شریک
میسرہ شاہ نے ابن حنیفہ کو دیا
جسطرح صدر میں انسان کے دل جسم میں جان
شہ کا وہ حسن خدا داد وہ جنگی زیور
چار آینہ کے اوپر وہ علی بند کی زیب
ہاتھ اک باگ پہ اور قبضہ شمشیر پہ ایک
لافتی اور یہ لاسیف سے معلوم ہوا
ساتھ سایہ کیطرح مالک اشتر تھے رواں
شاطروں نے یہ خبر دوڑ کے دی لشکر میں
وہ صفیں باندھ کے پہونچے عرب صحرائی
نیزے تانے ہوئے آئے وہ سواران حلب

پور گشتاسب سا پیدا نہ ہوا روئیں تن
جوشن خصم کو دم بھر میں بناتی ہے کفن
چار اک ضرب میں ہوتے ہیں سوار و توسن
دیکھلے رخش تہمتن تو جھکا لے گردن
شیر حملے میں ہے اور چوکڑی بھر نیمں ہرن
آپ قرآن ہیں اور رحل ہے زین توسن
تیر امداح خداوند ہی کو تا وہ سخن
ایک لاکھ آپکے ہمراہ شجاعان زمن
بائیں جانب کو تھے صف بستہ دلیران زمن
کی تھی جن لوگوں نے تائید حبیب ذوالمن
عزم اونکا تھا جوان گو کہ تھے وہ پیر کہن
میمنہ لے کے بڑھے یاں سے حسین و حسن
قلب افواج میں اسطرح تھے سلطان زمن
وہ زرہ لپٹی ہوئی جسم میں اور وہ جوشن
اور بالائے سر پاک وہ مغفر کی پھبن
قہر آلود نظر غیظ بھری وہ چتون
نہ سوار ایسا نہ تیغ ایسی نہ ایسا توسن
وہ بہادر کہ جو سو مرتبہ دیکھے ہوئے رن
وہ ہوئی گرد عیاں وہ نظر آئے دشمن
شام کی فوجیں ہیں وہ جنکی ہیں شکلیں توسن
دیدۂ غول پہ ہی جنکی ضیا خشک زن

وہ پیٹے خدنگ کمانداروں کی صف لیس تھی　　جنھیں ہر اک قدر افگن ہی حریف ارجن
جابجا شور وہ تاشوں کا وہ قرنا کا خروش　　ہل گئی رن کی زمین کانپ اٹھا چرخ کہن
پھر گیا دیکھتے ہی دیکھتے سارا میدان　　دہل جنگ بجا آ گئے زد پر دشمن
اس طرف کو پسر عاص کی وہ تدبیریں　　اسپ بھی قتل مشاہیر ہوئے شدہ تن
پھر تو سب ٹوٹ پڑے پاں سے مچا ہلکا　　پڑ گئے رخنے صفوں میں نہ تھا جنبش کش

ق

یوں پکارا پسر عاص کو سرداروں نے　　دیکھتا کیا ہے مقابل ہو اوٹھا کر توسن
دیکھ ٹوٹے ہیں پرے ہو گئیں مسمار صفین　　مرد ہے گر تو خدا کے لئے نامرد نہ بن
حاکم شام کو سجدہ ہے بہرو تجھے پھیر　　کچھ تو کر پاس نمک خوب نہیں ہے یہ چلن
کیا کوئی کھیل ہے لشکر کی سپہ سالاری　　روک لشکر کے بھگوڑوں کو بڑھا کر توسن
ٹوک لے بڑھ کے خدا کے لئے ہمت کر جا　　صید کی فکر میں ہے اک اسد شیر اوژن
آگیا جوش ذرا دل جو بڑھایا سب نے بھی　　تیغ کھینچے ہوئے میداں میں آیا پر فن
حملہ آور جو ہوئے شاہ تو کچھ بن نہ پڑا　　شرمگہ کھول دی بدظن نے اٹھا کر دامن
کہہ کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ　　شہ نے منہ پھیر لیا اور کہا ننگ زمن
کیا اسی برتے پہ میداں میں آیا تھا تو　　شکل مردوں کی ہے افعال ہیں بدتر از زن
کر کے پھر گھوڑے کو مہمیز اوٹھائی جو تیغ　　اسی بحر متلاطم میں چلے شاہ زمن
کشتی تن کے لئے سیل فنا تھی تلوار　　ڈوبتے بیڑے کو تھا باد مخالف توسن
پس گیا حسن تگ تازیہ اس کا دل　　چوکڑی بھول گیا دیکھ کے رفتار ہرن
چال کو دیکھ کے دلدل کی ہوا یہ عالم　　چاک پریوں نے گریباں کو کیا یاد امن
وہ اڑا اسپ وہ اترا وہ صفیں کیں پامال　　وہ کھنچی تیغ وہ چمکی وہ اوڑائے سر و تن
ابر شمشیر سے مینہ خوں کا برسا ہر سو　　کھل گئے لالہ کے تختے سر طلال و دمن

جوش میں سج غضب آتے ہی بگڑے تیور
ہمہ تن نیگئے تھے قہر قدیر ذوالمنن

گیرودار ایسی کہ تھا سانس کا لینا دشوار
کشمکش ایسی کہ باقی نہ رہی جائے سخن

ایک ہی وار میں چورنگ سوار و رہوار
ایک ہی ضرب میں سو زنگ کے آفات و محن

چمک اس تیغ کی گردونپہ جو سو بار گئی
بس اُسی روز سے صد چاک ہی سورج کی کرن

لچک ایسی ہے کہ شاخ گل تر میں بھی نہیں
سبک ایسی ہی کہ شرمندہ رہی برگ سمن

کاٹتی ہے یہ عدو کو صفت حرف غلط
دو زبانیں میں قلم کیطرح اور ایک سخن

جوہر فوکا جو پڑا آب میں پرتو تا دور
گوہروں سے ہی بھرا آج تلک بحر عدن

باڑ کہتی ہے زمیں سے کہ نہ بادونگی لحد
اور چمک کہتی ہے گردوں سے نہ بادونگی کفن

ق

گرد اونچی جو ہوئی تھی تو یہ سب کہتے تھے
کہ زمیں ہاتھ سے تھامے ہی فلک کا دامن

اس اندھیرے میں ستارے جو نظر آنے لگے
سمجھے سب انکو سے ٹکڑے ہیں یہ چرخ کہن

لال چھینٹوں سے لہو کے نظر آتا تھا تمام
دشت ویرانہ گریبان تو فلک تا دامن

گاڑ کر رایت اسلام کو پلٹے سرکار
آپ فاتح ہوئے مفتوح سپاہ دشمن

باگ ادھر رن سے سلیمان زماں نے پھیری
اور ادھر ڈھیر پہ کشتوں کے گرے زاغ و زغن

لشکر غم پہ ظفر انکی بہی ہو فتح یونہی
جیسے منصور و مظفر ہوئے سلطان زمن

درمدح حضرت حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مائل وصف نبوت ہے میری طبع سلیم
حسن شہنشاہ کا لولاک لما ہے وسیم

انبیا سارے قوافل شہ والا سالار
نیر برج شرافت شرف ابراہیم

ہو ملک مست جمال اور فلک محو کمال
سنکے اوصاف کو چکر میں رہی عقل حکیم

اوسکا گیسوئے معنبر جو کہلے شب میں
ساری عالم کو کرے مست ابھی نشر شمیم

شب کو پاتا ہے سے چمکے جو کف پا اوس کا
خال خوباں سے ہو تیرہ ید بیضاء کلیم

شرف راس و ذنب خانۂ ہشتم میں زحل
زائچے سے ترے حیران ہوا اہل تنجیم

لب اعجاز نما سے وہ اگر تم کہہ دے
کلمہ پڑہنے لگے اوٹھ کے ابھی عظم رمیم

تری تصویر اگر مصر کے بازار میں جائے
دیکھا یوسف کنعاں بھی رہی سر بہ گلیم

نظر مہر سے اوسکو جو شہا تو دیکھے
شپرۂ دیدۂ خورشید میں ہو جائے مقیم

جس زمیں پر ہو شہا تو وہ فلک ہو جائے
تیرے خیمے کو ملے منزلت عرش عظیم

تیری شیریں سخنی کے جو مزا کا سنئے
منہ شرم سے ہو جائے زلال تسنیم

نعم لطف سے تیری ہوں اگر دلربا
ذائقہ مجھکو ندے مایدۂ باغ نعیم

کیا عجب ہے کہ بنے عنصر رابع کی طرح
آگ حلم سے دب جائے ابھی چرخ جحیم

گر تری مدح کا ہو جملہ گہ دل میں خیال
حاملہ صورت مریم ہو ابھی طبع عقیم

تیری منطق ہی شہا شکل بدیہ الانتاج
جوہر فرد سے اوٹھ جائے نزاع تقسیم

فیض سے روئے منور کی زیارت کے ابھی
چشم اشہل میں نظر آنے لگے حلقۂ جیم

سبنے سن لی ہے جہاں میں خبر عہد عتیق
دین احمد کی مسیحا پہ ہی لازم تعلیم

نظر قہر سے دیکھے جو کبھی اوسکی طرف
خشک ہو جائے ابھی چشمۂ خورشید و یم

سایۂ حق ہے زمانے میں تو شہا منشا
ہے ثبوت اس سے ہی گر تیرا سایہ عدیم

یوں تری تیر نگہ ناز میں خورشید کا دل
طور پر جیسے عصا لیکے پہنچتے تھے کلیم

ہر سہی قد تری قوت سے تنومند شجر
تری دہشت سے ہر ایک غنچہ بدن عظم رمیم

قبلیاں حضرت موسی کی دعا کے طالب
تیری امت پہ سدا فضل خداوند کریم

زلزلے آکے ہلاویں اوسکو سر سے پا تک
کوہ گر حلم کا نہ لے نام ترے بے تعظیم

اہل کعبہ ہیں زیارت کے لئے صحرا میں
چوب منبر کو ترے سمجھے ہوں رکن حطیم

طفل کو دن تیرے مکتب کا ارسطو بنجاتے
عقل ناقص ہوا ہی تجربہ اس حکیم

گر مسیحانہ کرے دفع عوارض پہ نظر
ہو ابھی دہر میں گوش شنوا گوش صمیم

راہ میں یثرب و بطحا کے ہے خوشبو بہشت
نازکیونکر نہ کریگی تیرے گیسو کی شمیم

ہاے معراج کی شب عالم بالا کی وہ سیر
شوخیاں رفرف خوش گام کی وہ سطح نسیم

اوج گردوں تیرے رتبہ کے مقابل ہے پست
ہے تری نازکی طبع سے اندیشہ جسیم

دولت عشق سے تیری جو تو نگر ہے سفیر
بخدا دل میں نہیں اوسکے خیال زر وسیم

تراکیا وصف ہو اسے شاہ ید اللہ خطاب
جتنا ایجاز کرونگا میں وہ ہوگا اطناب

اپنی شے سے ہے مقصود اگر ترا وجود
تو مقدم ہے یہ تالی ہیں جہاں کے اسباب

ہر خبر صدق میں یہاں محتمل کذب نہیں
فکر میں صاحب منطق کو نہیں ہے خور و خواب

قاطع کفر ہے ہر امر میں تیری ایراد
راے ابطال تسلسل حکما کی ہے ثواب

شب معراج نبی پردہ کے اندر تو تہا
لن ترانی کا ملا موسیٰ عمران کو جواب

ہے شہا تخت خلافت کی تجہی سے زینت
تو جو ہے شمس تو انجم ہیں نبی کے اصحاب

مرے دعوی پہ شہا لحمک لحمی شاہد
ہے حدیث دمک تیرے لئے فصل خطاب

شرع کی بعد نبی ذات ہے تیری عامل
جملہ امت مرحوم کا تجہہ سے اعراب

چہوڑ کر تجہ کو نہ جائیں کہیں دہوکا کہا کر
تشنہ کاموں کو بہلا سیر کبھی کرتا ہے سراب

ہر سحر جو ہر فعال نہ لے تجہسے جو را
کبھی اضداد زمانہ کا نہوا ستعاب

پیش قدمی کو شہا اوسکی سعادت آئے
نظر فیض سے تیری ہو ہما اڑکے غراب

مہ و خورشید کو احجام ملیں روز نئے
مسرع عزم سے تیرے جو کریں اخذ شتاب

جوہر فرد کی صورت ہو ہر اک کوہ حقیر
گر نہ سنگیں ہوں ترے حلم سے اُسکے اطناب

ہو گئے رجعت خورشید کے عیسیٰ قایل
معجزے کی ہے تری چرخ چہارم پہ کتاب

اپنے اعمال سے ہی مومن صدیق تخجل
ہے ترا عشق تو ہے کافر صندیق شباب

ماں کے آغوش کو بھی بھول گئے طفل رضیع
یہ تیرا عہد ہے شاہا کہ ہے گہوارہ خواب

میں شہا دید کا طالب تو نظر سے اوجھل
منہ چھپا لیتا ہے خورشید جو روتا ہے سحاب

مطلع ثانی

ہے کف دست شہا تیرا و بارندہ سحاب
حاصل یم ہے ترے سامنے اک مشت تراب

تیرے بہکے ہوئے جلووں میں بھری حکمت
روز پیتا ہوں شہا بزم ارسطو میں شراب

سنگریزوں کو کرے خاک قدم کوہ نور
چھو لے جس سنگ کو تو ہاتھ سے ہو لعل مذاب

زندگی اعدا کی نہ ہوتی جو نہ ہوتا تو مشیر
ہے یہ مشکواۃ میں قول عمر ابن خطاب

تو اگر چاہے تو ہو مزرع گردوں سرسبز
چشمہ مہر سے رہ رہ کے چھلکنے لگے آب

تو اگر چاہے تو ہو مرتبہ ہو طی الارض
معجزے سے تیرے کھنچ جائیں زمیں کے اطناب

عہد میں تیرے ستم ہی ہے نحیف و مہزول
غیر زر کوئی نہیں آج پریشان و خراب

نظر عدل سے گر تاک کی جانب دیکھے
خوف سے ساغر انگور میں سرکہ ہو شراب

خون اعدا سے تری لعل اگلتی ہے زمین
جوہری کہتے ہیں کیوں لعل یمن ہے نایاب

روز کیں سارے سلاطین پہ ہو تیر نہیب
ہفت اردو بھی جو ہوں جمع تو ہو جائے نہاب

ہے رکابوں سے تری ذات سکوں کو اثبات
تری تعجیل عناں سے حرکت ہے بیتاب

دونوں ابرو ہیں ترے غیظ میں دو ناخن شیر
انگلیاں تیری عدو کے لئے چنگال عقاب

عکس افگن ہو تف تیغ اگر دریا پر
بہر ماہی ہو ہر ایک موج ابھی سیخ کباب

نسر طایر کو نہ گردوں پہ ملے جائے پناہ
جبہۂ قہر سے تیرے جو چلیں تیر شہاب

صورت زلزلۃ الارض کی ہو شان عیاں
اور حملہ جو عدو پر ہو گراں کر کے رکاب

ہوگیا قابض ارواح عدیم الفرصت
قہر خالق ترے انصار تھے روز اخراب

برق خاطف ہے تری تیغ دوسر کے مقلول
ترے نیسان کرامت سے ہے محجوب سحاب

میاں کو چھوڑ کب تیغ دوسر نکلی ہے
شاہد فتح نے چہرہ سے ہٹا دی ہے نقاب

سرکشی کرکے عدو تجھ سے بچیگا نہ کبھی
نوشدارو نہ ملیگی پئے زخم سہراب

حملہ آور جو ہوا شیر وہ تجھ سے تھی مراد
مادر مرحب بے پیر نے دیکھا تھا جو خواب

شمس کو کہئے اگر شمسۂ ایوان طلا
تیری خرگہ کا ہے یہ گنبد فیروزہ قباب

حشر تک حصر محامد ہے محاسب سے محال
کسطرح لکھیئے مناقب کہ ہیں بے حد و حساب

تیری خدمت کو سلاطین سمجھتے ہیں فخر
چتر تھامے جو فریدوں ترا کاوس رکاب

ہوں کئی پشت سے شاہا میں غلام ابن غلام
فخر کیونکر نہ کریں میر نسب سے نساب

مجھ سے کم مرتبہ اک صاحب منصب سے رذیل
علم و اخلاق سے عاری ہے نہ سیکھے اداب

جہل سے ہے وہ سدا دشمن ارباب شعور
فخر سے تھامتا ہے اہل دول کی وہ رکاب

ترے قدموں کی قسم میں نے شہا نیکی کی
تابع امر تھا جب تک کیا اوس پہ عتاب

مجھ سے چاہی جو اعانت تو سفارش کردی
صدر میں بھیدیا لکھہ کے با ہیں ثواب

اوسکا بدلہ ہے شہا دہر میں غمازی کیا
فکر کیا مجھکو ہے وا تیری عدالت کا باب

حملہ کرتا ہے سدا مجھ پہ وہ روباہ سرشت
بوم اس فکر میں ہے بڑھ کے ہوں تابان عقاب

تجھ کو بھی پاس رہے شاہ کہ تیرا ہے سفیر
سخت و خدمت کا نہ حاسد ہو کہیں سد باب

حشر کا عاشور کے دن ہو کے سامان رہگیا
بجھتے بجھتے شعلۂ مہر درخشاں رہگیا

چل بسے شہ اک جہاں اس غم میں گریان رہگیا
نوح جنت کو سدہارے اور طوفان رہگیا

کہتے تھے سجاد پہونچا قافلہ منزل پہ حیف
میں پریشان صورت گرد بیابان رہ گیا

حیدر و زہرا کے دل سے پوچھیئے اسکی خلش
پاؤں میں عابد کے جو خار مغیلان رہ گیا

تھی جو دولت فاطمہ کی کربلا میں لٹ گئی
ہاں مگر آباد اک گنج شہیداں رہ گیا

پا بہ گل ہو کر بھی رہنا چاہئی پابند وضع
جسطرح اکحال پر سرو گلستان رہ گیا

تو نے اے دست سوال اچھا کیا مجھسے سلوک
زندگی بہر طوق گردن بن کے احسان رہ گیا

تا ابد باقی رہی اشک عزا کی آب و تاب
بنکے گوہر دامن محشر میں غلطان رہ گیا

بہر عبرت اسطرف بہی ہو کے آئے منعم نکل
دو قدم اب عرصہ گور غریباں رہ گیا

بدھیاں زخموں کی پہنے وہ سدہارے سوئے خلد
ماں کے دل میں بیاہ کا اکبر کے ارمان رہ گیا

ہے خوشی دم بہر کی یاں ورنہ تا دم آخری غم
برق ہنستی ہی سدہاری ابر گریان رہ گیا

سن سے تیر آیا ہوا آغوش میں بیجان صغیر
بجھ کے مانند چراغ زیر داماں رہ گیا

چوب نیزہ رہ گئی باقی نہ گیسوئے حسین
بزم میں افسانہ زلف پریشان رہ گیا

قید خانے میں ہوئی جب زینب مضطر کو شب
داغ دل بنکر چراغ شام زندان رہ گیا

چھین کر دریا کو دے عباس غازی نے صدا
کوفیو بتلاؤ کسکے ہاتھ میدان رہ گیا

اپنا حصہ بہی ہے سرکار حسینی میں سفیر
آ کے یہاں محروم کب کوئی سخندان رہ گیا

دیگر

مل گیا جوہر عرفاں دل روشن بن کر
دولت ایمان کی ہاتھ آئی ہے سعدان بنکر

الفت سرور دیں بعد فنا کام آئی
داغ دل جلتا ہے شمع سر مدفن بنکر

مشتعل ہو کے یہ احسان کیا آتش غم
داغ عشق اور چمکنے لگا کندن بنکر

تشنگی پر شہدا کی نہ پسیجا دل شمر
رہ گیا سینہ پر کینہ میں آہن بنکر

نام جینے کو ترے آنسوؤں کا تار رہا
ہاتھ میں مردمک دیدہ کے سمرن بنکر

ورثہ پر جو برستی ہے مسلسل رحمت
روکتی ہے نگہ شوق کو چلمن بن کر

گیسوئے شافع محشر کی دُہائی دونگا
کاٹنے دوڑینگے اعمال جو ناگن بنکر

آستین اکبر مہرو نے جو الٹی دم جنگ
برق بھی لوٹ گئی سایہ دامن بنکر

جب براق نبوی کا ہوا گردون سے گذر
مہر و مہ رہگئے نقشِ سمِ توسن بنکر

کاٹ کر فرقِ عدو تیغ سپر ہوتی تھی
سینہ شہ کو بچالیتی تھی جوشن بنکر

چرخ گردان کو مٹا کر مجھے اب رحم آیا
میرے مرقد پہ جھکا گنبد مدفن بنکر

جب اُٹھا جھوم کے خالی نہ گیا ابر مژہ
بھادون بنکر کبھی برسا کبھی ساون بنکر

غمزدہ سید سجاد کا دل تھا ایسا
بات جو منہ سے نکلتی تھی وہ شیون بنکر

ناتوانی پہ بھی میری نہ اُسے رحم آیا
دل مین گردون کے کھٹکا رہا سوزن بنکر

قطعہ

قسمتِ فاطمہ کبرا مین لکھی تھی یہ بات
رانڈ ایک رات کی بیاہی ہو سہاگن بنکر

ہات نیلے رہین ماتم مین حنا کے بدلے
رسن ظلم رہے ہاتھ مین کنگن بنکر

مشک پر تیر لگا جب تو یہ بولے عباس
ہائے تقدیر بگڑ جاتی ہے کیا بن بنکر

موت بھی آئیگی اوس راہ مین گر مجکو سفیر
کربلا بچھو بچھونگا گردِ سمِ توسن بنکر

دیگر

اشکِ غم سے سرِ مژگان کی وہ زینت ہوگی
کہ ابد تک وہی شمع سرِ تربت ہوگی

جب علمدار کے روضے کی زیارت ہوگی
بخت چمکیگا مرا اوج پہ قسمت ہوگی

کیا خبر تھی اوسے حضرت کی شہادت ہوگی
حُر سمجھتا تھا کہ کوفے مین ضیافت ہوگی

روز عاشورِ محرم ہوئی اس کی تصدیق
سنتے آئے تھے کہ ایک روز قیامت ہوگی

دیدۂ تر کے مقابل مین نہ آنا اے ابر
دیکھ روتا ہوا تو جائیگا ذلت ہوگی

دیکے چھینٹے مجھے ہشیار کرینگے آنسو
عمل خیر سے اکدم بھی جو غفلت ہوگی

باغ رضوان مین پہنچ جائینگے ہم بے کھٹکے
الفتِ شاہ کلید درِ جنت ہوگی

قطعہ

شاہ کہتے تھے نہ بیعت کی رکھو مجھسے امید
مجھسے کب فاسق فاجر کی اطاعت ہوگی

ہات کو کاٹ کے لیجائیگا جبال لعین ‏ ‏ حاکم شام سے اسطرح سے بیعت ہوگی
تجھ سے اے امت بے رحم نہ تھی یہ امید ‏ ‏ یون فراموش پیمبر کی وصیت ہوگی
ضبط ہی اہل جہان کی ہے جفا پر بہتر ‏ ‏ کچھ اگر منہ سے کہونگا تو شکایت ہوگی
خاک اوڑتی پھریگی کوئی نجف مین میری ‏ ‏ آسمان رشک کرے جسپہ وہ رفعت ہوگی
منزلت دیکھلو قرآن مین علیؑ کی ہر جا ‏ ‏ اس سے بڑہ کر بھی کوئی اور شہادت ہوگی
منہ اوٹھائے ہوئے مستونکی طرح جائینگے ہم ‏ ‏ در فردوس پہ رضوان سے بھی حجت ہوگی

قطعہ

بیڑیان پہنے ہوئے کہتے تھے سجادؑ حزین ‏ ‏ کسطرح اے پھوپی اماں مجھے صحت ہوگی
لیکے مان بہنونکو دربار مین جاؤن کیونکر ‏ ‏ دم نکل جائے تو جھگڑون سے فراغت ہوگی
نور آنکھونکا سمجھتے تھے علیؑ اکبر کو ‏ ‏ ہائے کیا شاہ کی حالت دم رخصت ہوگی
یہ نہ معلوم تھا مجکو صفت نقش قدم ‏ ‏ تو بھی اے عمر رواں چھوڑ کے رخصت ہوگی
حشر تک اہل عزا کا مین رہونگا ممنون ‏ ‏ ایک آنسو نکل آیا تو عنایت ہوگی
کام آئیگا یہ منہ ڈہانک کے رونا اکدن ‏ ‏ دامن حور کے سایہ ہی مین تربت ہوگی
اہل جوہر کے مقدر مین وہ گردش دیکھی ‏ ‏ جو ہر فرد کی بھی اپنی قسمت ہوگی
دم بری طرح سے نکلے گا مخالف کا مرے ‏ ‏ لوگ بالین سے سرک جائینگے عبرت ہوگی

قطعہ

برق مین تاب ہے کیا تیغ علیؑ کے آگے ‏ ‏ اوس مین یہ باڑہ نہ یہ آنچ نہ حدت ہوگی
بجھکے رہجائیگی اک چشم زدن مین وہ تو ‏ ‏ یہ مہ نو کی طرح چمکیگی رویت ہوگی
اوسکا مارا ہوا پانی بھی نہ مانگے گا کبھی ‏ ‏ اس کے بسمل کو سدا پیاس کی شدت ہوگی
اوسکے ہنسنے سے جو منہ برسیگا آئیگی بہار ‏ ‏ اسکے رونے سے لہو برسیگا آفت ہوگی
گلفشان ہوگا اگر وصف مین اوسکے گلذار ‏ ‏ خونچکان اسکی زبان پر بھی حکایت ہوگی
وہ دو پیکر ہے اگر آئینہ پیکر یہ ہے ‏ ‏ اپنا منہ دیکھکے اس مین اسے حیرت ہوگی
جلوہ گر ہوگی جو وہ ابر کی تاریکی مین ‏ ‏ اسکو ڈہالونکی سیاہی شب عشرت ہوگی

ذرگِ ابر مین اوسکو کبھی آئیگا قرار — نہ اِسے زخم کے کوچون سے فراغت ہوگی
وہ جہان گرتی ہے گرکر وہین رہجاتی ہے — گر کے اُٹھتے اسے دیکھیگی تو حسرت ہوگی
سہمے جاتے تھے ملک دیکھکے روز احزاب — یاد تو آج تلک سبکو وہ ضربت ہوگی
کشتے کہتے تھے لپٹ جاکہ نکلتا ہے دم — فتنے کہتے تھے ٹہر جا کہ قیامت ہوگی
یا دُن نکلیگا نہ وادی قناعت سے سفیر — جادہ پیمائے قاف سرِ قسمت ہوگی

دیگر

ساتھ اپنے احمد و حیدر کی الفت لیگئے — شکر ہے ہم گور تک ایمان سلامت لیگئے
جنگ مین عون و محمد سب سے آگے ہی رہے — تھے تو چھوٹے پر بڑون سے گوئے سبقت لیگئے
اہل دولت کب گئے بے زاد رہ سوئے عدم — داغ حسرت لیگئے اشک ندامت لیگئے
بھائی کے لاشے پہ شہ کہتے روکر زار زار — مرکے اے عباس تم بازو کی طاقت لیگئے
لاش کو اصغر کی دفنا کر پھرے ہین امام — ایک تازہ داغ یہ وقت شہادت لیگئے
لاشہ اکبر پہ سہرا باندہ کر کہتی تھی مان — ہائے بیٹا بیاہ کی تم دل مین حسرت لیگئے
لاش قاسم آئی اور یہ بھی نہین مان کو خبر — کب گرے قدمون پہ کب میدان کی رخصت لیگئے
ہات پھیلا ہی رہا اہل تنعم کا سدا — اصل جو دولت تھی ارباب قناعت لیگئے
ہائے کیا تقدیر بھی پایا تھا کیا حر نے نصیب — تا درِ خیمہ اٹھا کر لاش حضرت لیگئے
حشر تک فرصت نہ ملتی پرسش اعمال سے — میرے مولا آکے مجھکو سوئے جنت لیگئے
برق سے بھی بڑھگئین بے تابیان دل کی سفیر — ابر پر بھی دیدۂ خونبار سبقت لیگئے

دیگر

منزلین سخت ہین کیا فاطمہ کے پیارونکی — جادۂ راہ عدم چھاؤن ہے تلوارونکی
خلد جاگیر ہے بیکس کے عزادارونکی — منزلت دیکھئے ان آنسوؤنکے تارونکی
غم شبہ مین جگر چرخ سے ابلا یہ لہو — چوٹیان خون سے تر ہوگئین کہسارونکی

ہو گئے جب علی اصغر ہدف ناوک ظلم
گردنیں شرم سے اٹھیں نہ کمانداروں کی

اے فلک ہو گیا گل قبر محمدؐ کا چراغ
روشنی اب ہو فزون شام کے بازاروں کی

باتیں کر سکتے نہ تھے خوف سے مسلم کے پسر
قید آواز بھی تھی تازہ گرفتاروں کی

ماں یہ کہتی تھی کہ شب بھر نہیں سویا دو لھا
دن کو نیند آگئی ہے چھاؤں میں تلواروں کی

ہند داخل ہوئی زندان میں تو سب اہل حرم
سائے کیطرح چھپے آڑ میں دیواروں کی

کہتے ہیں زاہد مغرور سے یہ اشک عزا
بیگنا ہونکو ہے کیوں فکر گنہگاروں کی

چھوڑ کر عشق خدا ہے جنہیں عشق زر و سیم
چاہیئے گوندہ لیں تسبیح بھی دیناروں کی

شام کی سمت کوی آبلہ پا آتا ہے۔
جسکے چھالوں ہی سے ہے سیرابی زبان خاروں کی

لاش عباس پہ کسطرح سکینہ پہونچے
منہ وہاں تیروں کا ہے آنچ ہے تلواروں کی

بدھیاں زخموں کی پہنے ہوئے حُر کہتا تھا
جان ہاروں کو بڑی قدر ہے ان ہاروں کی

الفت آل محمدؐ کا یہ صدقہ ہے سفیر
ساتھ حوروں کا ہے اور سیر ہے گلزاروں کی

دیگر

ہر دم غم حسین میں آنسو رواں رہے
طوفان ہی اٹھاتے رہے یہ جہاں رہے

پیدا نہ کر سکے شہ دین کا کبھی جواب
چکر میں حشر تک بھی اگر آسمان رہے

اصغر کا تیر ظلم سے چھیدے گلا شریر
یہ ہے تلے زمین کے یہ ابرو کمان رہے

عباس کو جو دیکھا تو زینب نے دی دُعا
قائم جہان میں یہ علی کا نشان رہے

عباس کی وہ شان علم کی وہ زیب و زین
ایسے جری کے ہاتھ میں ایسا نشان رہے

کی سرکشی نہ عہد جوانی میں بھی کبھی
ہم وہ خدنگ تھے جو مثال کمان رہے

سر کو کٹا کے معرکہ عشق سر کیا
ثابت قدم حسین دم امتحان رہے

انصاف کی جو بات کہی ناگوار تھی
ہم دوستوں کے دل پہ ہمیشہ گران رہے

پیری کے بس میں یوں قد خم گشتہ ہی اسیر
جسطرح دست شل میں کیانی کمان رہے

وہ کون سا تھا معرکہ جسکو نہ سر کیا — ہر وقت ذوالفقار کے جوہر عیان رہے

قطعہ

اے چرخ دون یہ ہے ترے انصاف سے بعید — پیاسا شط فرات پہ یون میہمان رہے

کشت امید فاسق و فاجر تو سبز ہو — زہراؑ و مرتضاؑ کے چمن مین خزان رہے

بازوئے شہ کے غم مین تھمینگے نہ اپنے اشک — نالہ علم کو لیکے جلو مین روان رہے

قطعہ

کیا ضعف تھا کہ حضرت سجادؑ کہتے تھے — دیتے جو اونکا ساتھ ہم اتنے کہان رہے

جنت کو قافلہ شہدا کا روان ہوا — بنکر غبار بھی نہ پس کاروان رہے

تولین جمال یوسف شبیرؑ کو اگر — پلہ انہین کے حسن کا سب سے گران رہے

دیتے رہے سفیر نکیرین کا جواب — قائم ہمارے ہوش دم امتحان رہے

دیگر

نکھراہی یون داغ عشق شہ چمک کر رہگیا — پھول گلشن مین کوئی جیسے مہک کر رہگیا

تہنگیا میدان مین رف رف اسپ ہمشکل رسولؐ — ساتھ سایہ نے دیا جو وقت تھک کر رہگیا

چہرہ اکبر پہ خط سبز کی دیکھی نہ شان — تخم نمو کے دن کہ یہ سبزہ لہک کر رہگیا

لب بلب بھر آئی یاد ساقی کوثر مین چشم — ضبط گریہ کیا کرون ساغر چھلک کر رہگیا

لے تو دی میدان کی رخصت شہ نے اکبرؑ کو مگر — طائر بسمل کی صورت دل پھڑک کر رہگیا

کام پورا کر دیا تیر جفا نے ہے غضب — سانس بھی پوری نہ لی بچہ سسک کر رہگیا

پشت پر عباسؑ کے دیکھا سپر کا جب عروج — بس سر گرداب مین اوسدن سے چکر رہگیا

مطلع ابروئے اکبر کا کیا سرقہ مگر — ماہ نو کا چرخ پر خنجر چمک کر رہگیا

جب ہوا فاقہ تو حیدرؑ نے توجہ بھی نہ کی — درہم خورشید اپنا سر فلک پٹک کر رہگیا

کب علم کو دوش سے عباس کے پہونچی زبان — پنجہ مریم سر طوبے لچک کر رہگیا

حضرت سجاد کا جب ذکر مجلس مین سنا — دفعتاً اک خار غم دل مین کھٹک کر رہگیا

دامن محشر مین جا کر وہ بنا غلطان گہر — ماتم سرور مین جو آنسو ٹپک کر رہگیا

صبح کو کیا حشر ہوگا تھی یہی حیرت اُسے / آئینہ نوشاہ کی صورت کو تک کر رہ گیا
مدح خیبر گیر مین خیبر کے ہین ساتون چھاپ / ہفتخوان مین میرے رستم بھی جھجک کر رہ گیا
یادِ روے شاہ مین دلکو نہین آیا قرار / ایک شعلہ تھا کہ پہلو سے لپک کر رہ گیا
صبح بھی مین نے سواری اوسکی در شام بھی / ابلق ایام دو کا دُون مین تھک کر رہ گیا
پاتے ہی اذن دعا ایسی ہوئی حُر کو خوشی / رنگ کندن کی طرح رُخ کا چمک کر رہ گیا
وادیٔ مقصود مین پہونچا دیا اللہ نے / خضر سا رہبر جہان رستہ بھٹک کر رہ گیا
مرثیہ پڑھکر اُٹھے بزم عزا سے تم سفیر / یا گلستان مین کوئی بلبل چہک کر رہ گیا

دیگر

کمال جنکو فلک نے دیا زوال ہوا / خدا کا شکر ہے مجھ مین نہ کچھ کمال ہوا
وفور اشک سے یہ چشم تر کا حال ہوا / چراغ دیدہ ماہی کو انفعال ہوا
یہ مژدہ حر کو ملا جبکہ نوکری چھوڑی / خدا کی فوج مین چھرہ ترا بحال ہوا
کیا نہ بچے کا بھی پاس وائے بے رحمی / غضب ہے لاشہ اصغر بھی پائمال ہوا
نجف سے خاک اڑاتے ہوے علی آئے / شہید جبکہ رسول خدا کا لال ہوا
ہین حملہ ور صف اعدا پہ حضرت عباس / اسد کے پنجے سے اب چھوٹنا محال ہوا
تھا ذوالجناح کو غصہ بھی جست و خیز کے ساتھ / کبھی وہ شیر بنا اور کبھی غزال ہوا
جگر کا داغ میرے لعل شب چراغ بنا / غم حسین کی دولت سے مین نہال ہوا
جوان بیٹے کی میت کے جب قرین پہنچے / زمین پہ بیٹھ گئے شہ کو یہ ملال ہوا
ترانۂ غم شبیر سن لیا جس دم / ہوا یہ وجد کہ صوفی کا غیر حال ہوا
جو آئے جنگ کو میدان مین علی اکبر / رسول آئے ہین اُٹھکر یہ احتمال ہوا
جہان مین ہے عروج و زوال ساتھ ہی ساتھ / کبھی مین بدر ہوا اور کبھی ہلال ہوا
اُٹھے پہاڑ جواہر سے جھولیان بھر کر / در کریم پہ اُن کا نہ رد سوال ہوا

نظر پڑی نہ ہوا اکبر کی سرمگین آنکھین
نگاہ ناز سے وحشت زدہ غزال ہوا

اُسی کے فضل سے اکروز ہو گئی خاطر جمع
کرم سے جسکے عناصر مین اعتدال ہوا

نفس کی آمد و شد دو ہوا کے جھونکے ہین
مثالِ برق ٹھہرنا نہین محال ہوا

خبر ہے بعد فنا کس کو دین و دنیا کی
جو روح تن سے چلی عالم مثال ہوا

چلے جو مرنے کو اکبر تو شہ نے رو کے کہا
ابھی مین زندہ ہون بیٹا یہ کیا خیال ہوا

جو مدح شاہ مین اشعار بے بدل نکلے
مرا کلام بھی عالم مین بے مثال ہوا

سفینہ بحر جہان مین حباب بنکے نہ رہ
خیال خام سے کیون طالب محال ہوا

دیگر

دار دنیا سے عدم کو جب سفر ہونے لگا
نیند سی کچھ آگئی مین بے خبر ہونے لگا

پادشہ کو آگئے اکبر جو ہنگام جدال
آہ کا دل سے دہوان اُٹھکر سپر ہونے لگا

او سپہ بھی ڈالا ہے شاید تیرہ بختی نے اثر
شام ہی سے شمع بالین کا سفر ہونے لگا

کر دیا بھولے سے کس نے زلف اکبر کا ذکر
طول مین شب بڑھ گئی دن مختصر ہونے لگا

آگ بھی بھڑکی کبھی طوفان بھی اُٹھے کبھی
دیدہ و دل کو جو تھا مد نظر ہونے لگا

طوق سے رہ رہ کے چھلتا ہی گلا بیمار کا
تھا گریبان مین لہو دامن بھی تر ہونے لگا

صاف باطن ہو تو بڑھ جاتی ہی انسانکی بھی قدر
اشک اگر آنکھ تک نور نظر ہونے لگا

گلشن زہرا کی حالت دیکھکر روئی صبا
کربلا مین جب چلی ٹکڑے جگر ہونے لگا

شمر سے کہتے تھے عابد اب تو حکم آب دے
گریہ اطفال سے پانی جگر ہونے لگا

راس کیون آنے چلی تھی باغ عالم کی ہوا
یان نہال آرزو کب بار ور ہونے لگا

بحر عالم مین بلا کی خواہشین انسانکو ہین
یہ تلاطم ہے کہ ساحل پر خطر ہونے لگا

کرتی ہے دیکھو قناعت بھی گدا کو بادشاہ
جب رکا دستِ طلب سر پر چتر ہونے لگا

نخل الفت شہ کا دل مین بوکے پھل پائے ہم
جو شگوفہ تھا وہ اب بڑھکر ثمر ہونے لگا

آگئی پیری تو اب کیسی جوانی کی امنگ | رات آخر ہوگئی وقت سحر ہونے لگا
طبع نازک لیکے کیا جاؤن چمن کو ای سفیر | نغمۂ بلبل سے بھی اب دردسر ہونے لگا

دیگر

لخت دل ملتے ہین یون آنسوؤنکے تارون مین | جیسے نخچیر پھڑکتے رہین سوفارون مین
نام لکھوا گیا حر شہ کے نمک خوارون مین | ایسا سردار بھی دیکھا نہین سردارون مین
ہے تر و خشک کی سب سبط پیمبر کو خبر | خضر و الیاس بھی ہین شاہ کے ہرکارون مین
شہ کے ہمراہ جو اقبال کمر بستہ ہے | فتح کہتی ہے مین ہون غاشیہ بردارون مین
شمر سے شاہ یہ کہتے تھے بہادر ہم ہین | دیکھ یون سینہ سپر کرتے ہین تلوارون مین
داغ دل عشق غم شہ مین دکھاتی ہین بہار | پھول اس رنگ کے دیکھے نہین گلزارون مین
کہتی ہے اسپ شہ دین کی چمک کر ہیکل | حسن یہ ماہ مین ہے روپ نہ یہ تارون مین
ایک کا چاک گریبان ہے برہنہ سر ایک | مہ و خورشید بھی ہین شہ کے عزادارون مین
کیسا ایکا ہے عناصر مین بشر کے ہر دم | پھوٹ پڑنے نہین دیتی ہے قضا چارون مین
ظہر تک قتل ہوئے ہائے عزیزان حسینؑ | ایک سجاد ہین بس فاطمہ کے پیارون مین
حملہ کرتے تھے سدا شیر نیستان کیطرح | برچھیون مین تھے کبھی شہ کبھی تلوارون مین
ہے انہین پر کرم ساقی کوثر و فرات | ڈھونڈھو رحمت کو ملیگی یہ گنہگارون مین
چھ مہینے کے جو بچے کا گلا چھیدا ہے | حرملہ کو ہے بڑا فخر کماندارون مین
ڈگمگائے وہ قدم گرتے ہین گھوڑے سے حسینؑ | بیکسی رہ گئی اک شاہ کے غمخوارون مین
کھلکے کہتے تھے بدن پر یہ گل زخم حسینؑ | بدھیون مین نہ یہ خوشبو ہے نہ یہ ہارون مین
عکس ہمشکل نبیؐ دیکھ لے بازار مین گر | ہو زلیخا ابھی اکبر کے خریدارون مین
ایک نے بھی تو نہ سجاد کیجانب سے کہا | ہے یہ بیمار چلاؤ نہ اسے خارون مین
دیکھا مجروح پسر کو تو کہا سرور نے | پھل برچھیون کے لگے پھول سے رخسارون مین

چشم اکبر سے یہ کرتے تھے اشارہ آ آب دو آنسو نے نخلِ غم سرور کو	ایک مدت سے ہین ہم بھی تری بیماروں مین طرۂ داغ غم شاہ ہو دستاروں مین

خوف کیا نار جہنم سے بھلا ہمکو سفیر
ہم بھی ہین ساقی کوثر کے میخواروں مین

۴۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تڑپ کے دن کی مصیبت اگر تمام ہوئی
دھوان یہ پیاسوں کے دل سے اٹھا کہ شام ہوئی

۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قمر تھا ساغر پر خون کف کواکب پر
کہ غم نے مارا تھا شب خون صف کواکب پر

۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
...رات پہ لشکر شہید سب جس کا
...عجب جہان مین ہوا شاہ تشنہ لب جس کا

۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گرا دیا اُسے جھمکا جو تھا ثریا کا
کمر سے کھول کے پھینکا نطاق جوزا کا

۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عیاں ہوئی تھی شفق آتش درون بنکر
ستارے گرتے تھے گردوں سے اشک خون بنکر

۴۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو موج آتی تھی ساحل پہ سر ٹپکتی تھی
کہ پاس تشنہ لبوں کے وہ جا نہ سکتی تھی

۴۷

[illegible]

قلق تھا مادرِ غمگین کے قلبِ مضطر کو
نہ گود مین تھا نہ جھولے مین چین اصغر کو

۵۰

[illegible]

قلق مین چھوڑ کے باغِ جنان چلی آئین
حضور خاک اوڑانے کو یان چلی آئین

۴۸

[illegible]

مجھے ہے یاد کہ چالیس دن نہ سوئی تھین
اسیطرح سے رسولِ خدا کو روئی تھین

۵۱

[illegible]

یہ حال دیکھ کے سب کو قلق کمال ہوا
جگر پہ چل گئی تلوار غیر حال ہوا

۴۹

[illegible]

فغان وہ کی جو کلیجہ کے پار ہو جائے
اس اضطراب پہ بیٹی نثار ہو جائے

۵۲

[illegible]

وہان تھین مشعلین روشن چراغ جلتے تھے
یہان غریبوں کے سینے کے داغ جلتے تھے

۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دکھائی دیتے تھے نیلے نشان ہونٹوں پر
جو پھیرتے تھے وہ سوکھی زبان ہونٹوں پر

۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غضب خدا کا وصیّت نبیؐ کی بھول گئے
ہے آلِ پاک ودیعت نبیؐ کی بھول گئے

۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ھی جو بنت علی دیکھتے ہی بھائی کو
دور تک اہل حرم آئے پیشوائی کو

۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جھکے ہیں ظلم پہ بدلی ہوئی نگاہیں ہیں
اب انکی درہم و دینار سجدہ گاہیں ہیں

۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قریب صبح ہے لکھ لو جو تم کو لکھنا ہے
ہمیں تو حشر تک اب اس زمین پہ رہنا ہے

۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کبھی نوشتۂ تقدیر ٹل نہیں سکتا
بشر کا زور مقدر سے چل نہیں سکتا

۱۹

[illegible]

ہے چند روز ہر ایک ذیحیات دنیا مین
کہ ہے حیات سے توام ممات دنیا مین

۲۰

[illegible]

رہا جہان مین کوئی صاحب نگین کب تک
رہا نہ اون کا زمانہ تو یہ لعین کب تک

۲۱

[illegible]

زر و گہر کی طمع حب مال و جاہ نہین
قصور کچھ نہین سید کا کچھ گناہ نہین

۲۲

[illegible]

تبرکات رسول انام لے آو
سلاح جنگ شہ خاص و عام لے آؤ

۲۳

[illegible]

بزور پیلے کو پہلے کر کے خم دیکھا
دبا کے پھر در دندان سے اُس کا دم دیکھا

۲۴

[illegible]

عمامہ وہ جسے لوٹا تھا ابن مرشد نے
وہ موزے پاؤن سے جنکو اوتارا اسود نے

۲۵

[illegible]

غم فراق مین اہل حرم ہلاک ہوے
محل سرا سے برآمد امام پاک ہوئے

۲۶

[illegible]

اکیلا چھوڑ دو مجھکو یہی صلاح اب ہے
شہید ہونے مین میرے مشیت رب ہے

۲۷

[illegible]

اگرچہ موج حوادث سے کس کو فرصت ہے
مگر سبھونکا یہ دل بیٹھنا غنیمت ہے

۲۸

[illegible]

کھلی ہے راہ کوئی خوف کا مقام نہین
غرض ہے مجھ سے لعینونکو تم سے کام نہین

۲۹

[illegible]

مین باغ شرع کی رونق کو یون بڑھاؤنگا
کہ اپنے خون سے سیراب کرکے جاؤنگا

۳۰

[illegible]

وطن کو چھوڑ کے غربت مین دکھ اٹھائے ہین
یہی بہت ہے کہ کوسون سے ساتھ آئے ہین

۳۱

یہ سنکے ہوگیا مجمع وہ منتشر اک بار
جلاکے شمع جو دیکھا وہ نہ تھا دربار
جو باقی رہ گئے گنتی کے تھے وفا کردار
کہ اُن مین چند عزیز اور چند تھے انصار
دلوںمین عشق بھرا تھا وفا سرشت مین تھی
ازل سے اونکی مقر جگہ بہشت مین تھی

۳۲

یہ لوگ وہ تھے بلا مین جنہون نے ساتھ دیا
ادا کیا انہین لوگون نے مرکے حق وفا
پس فنا بھی رہا قرب شاہِ والا کا
یہ عشق تھا کہ سبھون کی لحد بھی ہے یکجا
ہین اب بھی سبط رسالت پناہ کے نزدیک
ضریح شاہِ فلک بارگاہ کے نزدیک

۳۳

وہ سرفروش محب تھے اور غازی تھے
خاص بندون مین خالق کے کیا نمازی تھے
یہ جان نثار مطیع شہ حجازی تھے
اسی سے لایق تحسین و سرفرازی تھے
کیا وہ کام کہ شہرہ ہے تا فلک اونکا
نہ لینگے نام کبھی بے وضو ملک اونکا

۳۴

یہ عرض کرتے تھے آقا سے اپنے وہ ہر دم
ہزار جان گرامی فدائے شاہِ امم
ہزار بار جو مرکر جئین جہان مین ہم
ہماری خاک بھی ڈھونڈیگی آپ ہی کے قدم
غم والم سے سبیل نجات سمجھے ہین
ہم ایسی بات کو اپنی حیات سمجھے ہین

۳۵

سنا یہ جب متبسم ہوئے شہ عالم
لگا لیا سینے سے اک اک جری کو ہو کے خم
زبان فیض سے ارشاد یہ ہوا اوس دم
بجز تمہارے نہ رکھونگا خلد مین قدم
علیؑ کو زخم کلیجے کے سب دکہاؤنگا
مین تم کو ساتھ ہی جنت مین لیکے جاؤنگا

۳۶

مجاہدون مین تو پھیلا ہوا تھا جوش ادہر
اودہر تھا قتل کی تیاریون مین سب لشکر
سنان اوٹھا کے یہ کہتا تھا کوئی بانی شر
کہ کل یہ نیزہ ہی در سینۂ علی اکبر
جو منہ سے کہدیا مین نے اوسے ہوا سمجھو
مجھی کو قاتل ہمشکل مصطفےٰ سمجھو

[illegible]

اُسی کے خوف سے زہرہ ہراک کا پانی ہے
کہ وہ جری اسد اللہ کی نشانی ہے

[illegible]

اجل کو زیست وہ روز وغا سمجھتے ہیں
وہ شام و روم کی فوجوں کو کیا سمجھتے ہیں

[illegible]

پکارتا تھا کوئی پاڑہ رکھ کے خنجر پر
پھر گئی دھار یہ سید کے حلق اطہر پر

[illegible]

مقابلہ نہیں آسان ان دلیروں کا
میں جانتا ہوں کہ کل سامنا ہے شیروں کا

[illegible]

زمانہ پھر گیا ابنِ شہ ولایت سے
اثر یہ فوج میں پھیلا ہے میری شرکت سے

[illegible]

یہ احتمال ہے بُرا وقت پڑ نجائے کہیں
یہ خوف ہے کہ لڑائی بگڑ نجائے کہیں

۲۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بوقت جنگ تعداد میں ہوں کم تو حسین
رہیں ملک کو بھی موجود تازہ دم تو حسین

۲۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مدد کے واسطے شتّو کی جگہ ہزار آئیں
پیادے رن میں ہوں پسپا اگر سوار آئیں

۲۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بہار آخری اپنی چلے دکھاتے ہوئے
چراغ گل ہوئے انجم کے جھلملاتے ہوئے

۲۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ستارے ناوک دلدوز ہیں کہ بھالے ہیں
شفق نہیں ہے فلک پر لہو کے تھالے ہیں

۲۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا دماغ کو آشفتہ جب شمیم آئی
جگر پہ تیر لگاتی ہوئی نسیم آئی

۲۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جگر کے واسطے برچھی لئے شعاع آئی
لگی جو چٹکی تو آواز الوداع آئی

۴۹
نفس میں باد صبا کے صدا حسین حسین
چمن میں شور ہے گلشن میں ہے حسین حسین
سب ذرات پہ ہے ماجرا حسین حسین
زبان مرغ چمن پہ بھی ہے وا حسین حسین

کبھی جہان میں نہ ایسی کوئی سحر آئی
کہ ہائے ہائے کی آواز رات بھر آئی

۵۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو بھوک پیاس سے وہ گل نڈھال ہوتے تھے
یہ حال دیکھ کے ظالم نہال ہوتے تھے

۵۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عدو کی فوج سے ناگاہ تیر آنے لگے
پئے جہاد مجاہد قدم بڑھانے لگے

۵۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملی سعادت دارین وہ سعید ہوئے
بہشت میں گئے لڑ بھڑ کے سب شہید ہوئے

۵۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سنبھلنے دیتا نہیں اب غم و ملال مجھے
پکارتے تھے کہ اے صبر تو سنبھال مجھے

۵۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غم فراق میں نادان جان کھوتی ہے
لپٹ لپٹ کے سکینہ پھوپھی سے روتی ہے

۵۵

[illegible]

گلے لگا کے اوسے جان کی فدا اپنی
بہن کی گود سے گودی مین لے لیا اپنی

۵۶

[illegible]

بتائیں کس کے بھروسے پہ مان کو چھوڑ گئے
جوان ہوتے ہی مادر کی آس توڑ گئے

۵۷

[illegible]

تباہ حال تھا آنکھیں نہ کھولتی تھی وہ
پکارتے تھے شہ دین نہ بولتی تھی وہ

۵۸

[illegible]

جوان ہوا تمھارا تو مرنے کو
مین زندہ رہ گئی لاشے پہ بین کرنے کو

۵۹

[illegible]

غم پسر مین تمھین دل پہ جبر لازم ہے
بہو ہو فاطمہ زہرا کی صبر لازم ہے

۶۰

[illegible]

خیال رکھنا اگر مبتلائے غم رہنا
میری سکینہ سے غافل نہ کوئی دم رہنا

۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ کہنا خواب میں شکل اپنی وہ دکھا دینگے
جو سو رہو گی تو بابا تمہارے آئینگے

۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کنوتیان فرس دور دم بدلنے لگا
رکاب تھام کے اقبال ساتھ چلنے لگا

۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کوئی پکارتی تھی آس میری توڑ چلے
کوئی یہ کہتی تھی برسونکا ساتھ چھوڑ چلے

۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بہانہ ڈھونڈ کے نامی رسالہ دار ہٹے
پیادے کانپ گئے بڑھ کے جب سوار ہٹے

۴۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لگیں جو خاک پہ گرنے علی کا نام لیا
جو لڑکھڑائیں تو عابد نے ہاتھ تھام لیا

۴۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

علی کی شان ہے تیرے رخ مصفا مین
کہ تو ہی قائم آل عبا ہے دنیا مین

۶۷

اوڑا کے اسپ جو پہونچے قریب لشکر شر
ہر اک شقی سے یہ کہنے لگے ملا کے نظر
کہ میرے رتبے کی مطلق نہین ہے تمکو خبر
یہ ابن سعد سے کہدو ذرا وہ آئے ادہر
اگرچہ دولت دنیا پہ آج مائل ہے
وہ خود بیان کرے گا کہ دل مین قائل ہے

۶۸

ہوئے تھے عازم صفین جبکہ شیر خدا
وہی یہ نہر ہے جسکو کہ مین نے چھینا تھا
کہان ہے شمر لعین کسطرف ہی جاکے چھپا
ہوا تھا میری سفارش سے ایکدن وہ رہا
کیا ہے بند جو پانی بھلا یہ زیبا ہے
بتائے تو سہی احسان کا یہ بدلا ہے

۶۹

میرے پدر کے بھی احسان سر پہ ہین سب کے
کہ جانشین و وصی تھے پیمبر رب کے
کبھی لڑے نہ کسی معرکے مین وہ دب کے
حسام تیز سے ٹکڑے کئے ہین مرحب کے
اکھیڑا قلعہ کا در کون سد باب ہوا
علیؑ سے لڑکے بھلا کون فتحیاب ہوا

۷۰

بشر سے ہو نہین سکتی ثنائے شیر خدا
فضائل آپ کے ہین لاتعد ولاتحصیٰ
تمام عالم دنیا جمیع ما فیہا
انہین کی ذات مبارک سے فیضیاب ہوا
ملا یہ رتبہ اونہین آپ جب کفیل ہوے
امیر خیل ملایک کے جبرئیل ہوے

۷۱

خدائے برتر و اعلیٰ ہے رتبہ دان علیؑ
نہ کسطرح سے ہو ارفع جہان مین شان علیؑ
حریم کعبہ ایمان ہے آستان علیؑ
رسول برحق خلاق مدح خوان علیؑ
نبی کو دولت معراج ہات آئی تھی
انھون نے دوش پہ معراج اُن کی پائی تھی

۷۲

انہین کی ذات پہ نازان لقب ولایت کا
انہین کو خلق مین جامہ ملا کرامت کا
انہین سے رتبہ بڑہا مسند خلافت کا
انہین پہ خاتمہ ہے کبریائی حجت کا
نبی کے بعد نہ کیون پیشوا علیؑ ہوتے
نہ ہوتی ختم نبوت تو یہ نبی ہوتے

۴۳

[illegible]

رکھے نہ دوست بھلا انکو کیون خدای جلیل
یہی ہین آئینۂ ذاتِ کبریاے جلیل

۴۴

[illegible]

بڑھا نے دل بن ذوالجوشن ذلیل آیا
بڑھی سپاہ کہ طوفان مین رودنیل آیا

۴۵

[illegible]

لڑے ہزارون سے تنہا یہ کسکی ہمت ہے
اُنھین کا زور ہے مجھ مین اُنھین کی طاقت ہے

۴۶

[illegible]

وہ نیزہ دارون کی کثرت کہ تنگ میدان تھا
اُس ایک شیر کے چارون طرف نیستان تھا

۴۷

[illegible]

یہ رعب تھا کہ نتھے ہاتھ پاؤن قابو مین
جوان کا بل تھا چھپا جاکے شاخ آہو مین

۴۸

[illegible]

یہ شور تھا کہ کہان جائین بھاگ کر رن سے
اُٹھا ہے نعرہ پہ طوفان آبِ آہن سے

٥٩

سپہی [illegible] کسی [illegible]
[illegible] ڈھال [illegible]
[illegible] میں بھی [illegible] الاماں [illegible]
[illegible]

بپا جو زخم کے کوچون مین ایک قیامت تھی
زبان تیغ پہ بھی خونچکان حکایت تھی

٦٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مثال برق جہندہ لپک لپک کے گری
لچک لچک کے چلی اور چمک چمک کے گری

٦١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مزے چکھاتی تھی ہر دم پرے جمانے کے
وہ کھولدیتی تھی رستے قضا کے آنیکے

٦٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دم اہل ظلم کے جاتے تھے جان نکلتی تھی
بس ایک زخم کے کوچہ کی راہ چلتی تھی

٦٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قضائے دشت مین ایسی تھی تیرگی پھیلی
چراغ پا ہوئے گھوڑے نہ روشنی پھیلی

٦٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تھے خفتگان عدم تیغ شہ نے جگا آئی
کہ یوم ینفخ فی الصور کی صدا آئی

۲۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہی ہے سارے زمانے میں قدرداں اوسکی
اجل کے منہ سے سنے کوئی داستاں اوسکی

۲۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کٹی ہوئی تھیں رکابیں ہر ایک توسن کی
ہوئی تھی پایۂ رکاب اسطرح زین [illegible] کی

۲۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوائیاں رخ پیر فلک پہ چھوٹی ہیں
یہ کشمکش کہ زمیں کی طنابیں ٹوٹی ہیں

۲۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سر وسپہ ناریوں کے تیغ شرر جھمکتی تھی
سُم فرس کی دھمک سے زمین تھلکتی تھی

۲۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اُٹھا غبار دھواں دھار بدلیاں آئیں
زمیں جو لال ہوئی سرخ آندھیاں آئیں

۲۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زمین کانپ رہی تھی یہ اوسکی وحشت تھی
فرس نہ تھا وہ اِذا زُلزِلت کی آیت تھی

۹۱
تھا چشم مہر کا سرمہ غبار نقش قدم
زمین لوٹ رہی تھی بہار نقش قدم
تھا ہر ستون سے اُسے انتظار نقش قدم
تو ہو رہی تھی قیامت نثار نقش قدم

یہ گھڑی تھی جو آنے کا اذن پاؤنگی
یہ قصد ہے مین انہین راستون سی آؤنگی

۹۲
زبان خامہ سے کیا موصف بیان اوسکی
وہ نرم جلوہ وہ نازکی کہین عیان اوسکی
مجال کیا ہے صبا ہو جو ہمعنان اوسکی
غضب کا ناز قیامت تھین شوخیان اوسکی

جو اوسکو دیکھ کے پریون کا دم نکلتا تھا
تو ذوالجناح بھی تن تن کے اور چلتا تھا

۹۳
جو کم تھی وسعت میدان تو ہو گیا دل تنگ
وہ پہن دشت کو سمجھے تھا کفۂ ارنگ
سمٹ سمٹ کے نکلتا تھا اسطرح دم جنگ
کمان رستم دستان سے جیسے نکلی خدنگ

ملے جو حشر کا میدان تو کچھ تلافی ہُو
جو ہو تو عرصۂ محشر ہی اوسکو کافی ہُو

۹۴
کبھی نہان تھا نظر سی کبھی عیان گھوڑا
تڑپ کے رہ گئی بجلی گیا کہان گھوڑا
ہوا سے کرتا تھا باتین وہ بے زبان گھوڑا
چلے اشارہ پہ ایسا مزاج دان گھوڑا

فضا تھی تنگ جہان کی اسی سی مضطر تھا
ہوا پہ اوڑتا تھا اور ذوالجناح بے پر تھا

۹۵
گران کاب قوی ہیکل و غضنفر فر
فلک مسیر ستارہ حشم براق سیر
غلط ہے اوسکو کہے کوئی گر نسیم سحر
وہان پہونچتا تھا پہنچے جہان نہ پیک نظر

مین اوسکا وصف کرون جسقدر وہ تھوڑا ہے
درود پڑھیے رسولؐ خدا کا گھوڑا ہے

۹۶
ہوا مین اُڑتے تھے گیسوی تابدار امام
ہر ایک گام پہ صولت ہوئی نثار امام
مثال برق چمکتی تھی ذوالفقار امام
صفون کو روندتا پھرتا تھا راہوار امام

جہان سُنا نفس واپسین روانہ ہُوا
وہ اپنے دل مین یہ سمجھا کہ تازیانہ ہُوا

۹۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نظر جو لاشہ عباس ذی وقار آیا
نہ دل کو سید بیکس کے پھر قرار آیا

۹۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لگا کے سینۂ محزون سے دل نثار کیا
اٹھا کے خاک سے ہاتھوں کو شہ نے پیار کیا

۹۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ندائے ہاتف غیبی آئی کام صبر کا ہے
حسین صبر کرو یہ مقام صبر کا ہے

۱۰۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جہاد کر چکا یہ بیکس و غریب آؤ
کسی سے اب نہیں لڑنے کا میں قریب آؤ

۱۰۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو سنگدل تھا وہ آمادہ قتل شاہ پہ تھا
یہ نرغہ حیف ہے اک فاطمہ کے ماہ پہ تھا

۱۰۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہ ضعف تھا کہ رکابوں میں پاؤں جم نہ سکے
جو تیور آیا تو پشت فرس پہ تھم نہ سکے

۲۰۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سمجھ کے امت جد غیظ سے نگاہ نہ کی
جگر پہ برچھیاں کھا یا کئے اور آہ نہ کی

۲۰۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضور قلب و ثبات قدم دکھا کے چلے
جگر پہ اپنے بہتّر کا داغ اٹھا کے چلے

۲۰۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بلند شور زمین اور آسمان میں ہوا
بس آج خاتمہ پنجتن جہان میں ہوا

۲۰۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ملال کچھ نہیں اب سر سے تن ملے نہ ملے
خیال کچھ نہیں گور و کفن ملے نہ ملے

۲۰۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ابھی تلک لب اطہر پہ ہے ہنسی دیکھو
شہید راہ خدا ہونے کی خوشی دیکھو

۲۰۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

علیؑ کی تیغ بھی قبضے سے چھٹ گئی ہے ہے
زرہ اتر گئی پوشاک لٹ گئی ہے ہے

۱۰۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تیرے جہاد کے شہرے ہین چارسو اب تک
ٹپک رہا ہے تیری تیغ سے لہو اب تک

۱۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب ان غریبون کی تسکین کو آئیے آقا
کمر سے تیغ علی پھر لگائیے آقا

۱۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خدا کا تو ہے خدا اے کریم تیرا ہے
لقب کتاب مین ذبح عظیم تیرا ہے

۱۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تڑپ رہی ہے سکینہ اوسے ڈراتے ہین
لگا کے برچھیان بیمار کو اٹھاتے ہین

۱۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سفر ہے دور کا کوسون یہان سے جانا ہے
مصیبتون کا الٰہی کوئی ٹھکانا ہے

۱۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہے گا کون شہ کربلا شہید ہوئے
نہین نہین یہ رسول خدا شہید ہوئے

۱۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جدا ہے جس کا سر پاک وہ نواسا ہے
اسیر جنگ رسول خدا کا گھوڑا ہے

۱۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ پہونچیگی مدینے مین اب خبر ہے ہے
یتیم کسکو پکارین گے اب پدر ہے ہے

۱۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جو زخم کھائے ہین رہوار شاہ خستہ ہے
ہر ایک جگہ سے لگام اوسکی بھی شکستہ ہے

۱۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ فرق آئے اطاعت مین یہ گمان رہا
رضائے خالق اکبر پہ شہ کا دھیان رہا

۱۱۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہ کی کبھی بھول کے خواہش بھی تاجداری کی
ہوس نہ تھی کبھی حضرت کو شہریاری کی

۱۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زبان وہ پائی جو شکوہ کیا نہ آفت کا
وہ سر کہ جسپہ رہا تاج اب شفاعت کا

۱۲۳ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	
بلا کے قتل کیا یہ عجیب دعوت ہے نبیؐ کے گھر کو اوجاڑا یہ کیا قیامت ہے	
۱۲۴ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	
اگر رہے گا شہ کربلا ترا حامی رہے گا دونون جہان مین خدا ترا حامی	
۱۷۵۲۶	

[illegible]

آنکھوں پہ جگہ دیتے تھے شاہِ نجف اسکو
حاصل ہیں امامت کے سوا سب شرف اسکو

[illegible]

گر تیغ بکف فاتحِ خیبر کا پسر ہو
گردوں تہ و بالا ہو زمیں زیر و زبر ہو

[illegible]

خم ہے سرِ تسلیم فلک سامنے اس کے
یہ وہ ہے کہ جھکتے ہیں ملک سامنے اس کے

[illegible]

پروانہ ہے شمعِ حرمِ لم یزلی کا
یہ عاشق و شیدا ہے حسین ابنِ علی کا

[illegible]

سر باز جواں دہر میں گذرے ہیں کب ایسے
عالی نسب ایسے ہیں نہ والا حسب ایسے

[illegible]

دم بھر نہ شہِ دیں سے جدا ہوتے تھے عباس
جب آپ قریں ہوتے تھے تب سوتے تھے عباس

۷

[illegible]

دم شاہ کی الفت کا بھرا کرتے تھے عباس
سایہ کیطرح ساتھ رہا کرتے تھے عباس

۸

[illegible]

کوفہ کی طرف شاہ کو جانے کا نہ تھا حکم
اور وان سے قدم آگے بڑہانے کا نہ تھا حکم

۹

[illegible]

ہفتم سے تو پانی بھی ہوا بند غضب ہے
مہمانون پہ یہ ظلم و تعدی ہو عجب ہے

۱۰

[illegible]

رنڈسالہ پہنا تھا جو قسمت مین دلہن کی
پامال ہوئی صبح کو لاش ابن حسنؑ کی

۱۱

[illegible]

بیٹے کا کبھی بھائی کا منہ تکتے تھے مولا
خاموش تھے کچھ منہ سے نہ کہہ سکتے تھے مولا

۱۲

[illegible]

اب پیاس کی ایذا مین گذر جائینگے معصوم
پانی جو نہ پائینگے تو مرجائینگے معصوم

۲۱۳

[illegible]

گرد اہلِ حرم مضطر و ناچار کھڑے تھے
خاموش شہ بیکس و بے یار کھڑے تھے

۲۱۴

[illegible]

اک جرعہ دمِ تشنہ دہانی نہیں ملتا
کیا قہر ہے بچوں کو بھی پانی نہیں ملتا

۲۱۵

[illegible]

فانی ہے جہان اسکی ہر اک شئے کو فنا ہے
دنیا مین صدا کوئی رہے گا نہ رہا ہے

۲۱۶

[illegible]

عباس کی ہو خیر کہ شوکت ہے علی کی
اکبر رہے زندہ کہ ہے تصویر نبی کی

۲۱۷

[illegible]

دو دن سے مین پیاسی ہون گرفتار بلا ہون
بابا سے بھی آزردہ ہون تم سے بھی خفا ہون

۲۱۸

[illegible]

للہ بھتیجی پہ ترحم کی نظر ہو
صدقے گئی تم ساقی کوثر کے پسر ہو

۳۹

[illegible]

مشکیزہ تو لا دو میں ابھی نہر پہ جا کر
بھر لاؤں نگہبانوں کو دریا سے ہٹا کر

۴۰

[illegible]

بہہ جائے جو پانی کے لئے خون تو بہہ جائے
اللہ کرے بات ترے سامنے رہ جائے

۴۱

[illegible]

بخشا علم فوج سرافراز ہوا میں
رخصت نہ ملی اس سے نہ ممتاز ہوا میں

۴۲

[illegible]

حضرت بھی تو دیکھیں میری تلوار کے جوہر
میدان میں کھلتے ہیں علمدار کے جوہر

۴۳

[illegible]

تلواروں کی ہے چھاؤں میں گو راہ ارم کی
پر پیاس غضب کی ہے نقاہت ہے ستم کی

۴۴

[illegible]

فرقت میں کسیطرح سے چین آج نہ ہوگا
تا عمر زمانہ میں حسین آج نہ ہوگا

۲۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہ شاہ کے قدموں پہ تو شہ ان پہ جھکے تھے
اور سینے میں دم کثرتِ گریہ سے رکے تھے

۲۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سہمے ہوئے میدان میں خطاکار کھڑے ہیں
معلوم یہ ہوتا ہے گنہگار کھڑے ہیں

۲۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لی باگ جری نے تو ہوا ہو گیا گھوڑا
حیرت تھی ہوا کو بھی کہ کیا ہو گیا گھوڑا

۲۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اڑی ہوئی پہلے تو چلی آتی تھیں فوجیں
بڑھتے انہیں دیکھا تو ہٹی جاتی تھیں فوجیں

۲۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غصہ سے طرف خوبیِ مغرور کے دیکھا
آیا نہ نظر شمر بہت گھور کے دیکھا

۳۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وحشت سے جفاکاروں کے جی چھوٹ رہے تھے
یہ حال تھا بن بن کے پرے ٹوٹ رہے تھے

۳۱

[illegible]

کیونکر نہ ظفر گرد پھرے اوسکے قدم کے
اقبال کا مسکن ہے پھریرے مین علم کے

۳۲

[illegible]

کھا کے نکالے فرس تیز قدم کو
جاتے کو ہین ہم ٹھہر یہ آ روک لے ہم کو

۳۳

[illegible]

تھا غیظ کا شعلہ کہ بھڑکنے لگا ظالم
اور شمر کے پاس آ کے گرجنے لگا ظالم

۳۴

[illegible]

کس سے کہوں ڈرکے کہ جانون پہ بنی ہے
سوچا بھی ہے کچھ دل مین وغا کس سے ٹھنی ہے

۳۵

[illegible]

شیرونکی کلائی جو ملے توڑ کے دھر دین
لوہے کی سپر ہو تو اوسے موڑ کے دھر دین

۳۶

[illegible]

سالاری لشکر کی طمع دے کے جری کو
ساتھ اپنے مین لے آونگا عباس علی کو

۳۴

[illegible]

بولا یہ شقی رنج سے دل سینے مین شق ہے
پیاسے ہین حضور آپ مجھے سخت قلق ہے

۳۵

[illegible]

دیہان آپ کے اعزاز کا ہر ایک نفس ہے
حاکم تمہین کوفہ کا مین دیکھون یہ ہوس ہے

۳۶

[illegible]

دین حکم اگر آپ تو لے آؤن مین پانی
راکب کو بھی مرکب کو بھی پلواؤن مین پانی

۳۷

[illegible]

آقا میرا لخت جگر شاہ نجف ہے
حاصل مجھے حضرت کی غلامی کا شرف ہے

۳۸

[illegible]

حاصل ابھی اک آن مین سب جاہ و حشم ہے
دو لاکھ کے افسر ہوئے جاتے ہو یہ کم ہے

۳۹

[illegible]

گو دفتر عالم مین نہین نام ہمارا
لکھا ہے سر عرش برین نام ہمارا

۲۳

بیعت کی دنیا سے [illegible]
ہم کیا ہیں وفادار [illegible]
[illegible]
[illegible]

دنیا کے طلبگار ہون زیبا نہین ہم کو
طالب ہون حکومت کے یہ سودا نہین ہم کو

۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کعبے سے پھرے بھول کے احکام خدا کے
امت تو محمدؐ کی ہو بندہ ہو ہوا کے

۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فیاض یہ ہے بخش دی شاہی جو حسن نے
پروا بھی نہ کی اسکی شہ تشنہ دہن نے

۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غم یہ ہے کہ دو روز سے پیاسی ہے سکینہ
عباس کے آغوش کی پالی ہے سکینہ

۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب حشر کے دن خلق مین کہرام پڑیگا
بس ان کی شفاعت سے ہمین کام پڑیگا

۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

موجود ابھی تھا ابھی آنکھون سے نہان تھا
بجلی کی طرح گاہ یہان گاہ وہان تھا

۴۹

نعلون سے جو رہ رہ کے نکلتے تھے شرارے
اُس گرد کی ظلمت مین چمک جاتے تھے تارے
دولا کا دہاوا ہو تو وہ دلکو نہ ہارے
وہ اوسکی سبک تیزیان وہ اوسکے طرارے

سرعت کا یہ عالم تھا کہ سکتے مین نظر تھی
آنکھون مین وہ پھرتا تھا نہ پتلی کو خبر تھی

۵۰

تھا شور یہ رن مین کہ خبردار خبردار
دریا پہ چلا ہے پسر حیدر کرار
اک بوند بھی پانی کی نہ دینا ہے زنہار
روکین قدر انداز کرین تیرونکی بوچھار

میدان سے قدم تیغ و سنان کہا کے نہ سرکے
فوجونکی گھٹا گھاٹ سے دریا کے نہ سرکے

۵۱

نیزے لئے ہاتون مین بڑہے روکنے اسوار
فوجونکے وہ دل اور وہ چمکے ہوئے ہتیار
اسوار پہ اسوار تھے رہوار پہ رہوار
نیزہ پہ جو نیزہ تھا تو تلوار پہ تلوار

آب دم شمشیر سے اک شور اوٹھا تھا
دریا کے تلاطم سے یہ سوا تھا

۵۲

شمشیر علمدار جو تھی صاعقہ کردار
اک آن مین گرم اُسنے کیا موت کا بازار
بھولے ہوئے تھے دشمن دین [illegible]
یہ کوندہ کے یاد اونکو دلادیتی تھی ہربار

سنکی جو ہوا آنچ گئی دور تک اوسکی
جانے لگی تا گنبد خضرا چمک اوسکی

۵۳

نقصان سر دست جو آیا نظر اپنا
دل زیست سے ہارے ہوئے تھے بحر اپنا
جلوہ جو دکھاتی تھی وہ تیغ دو سر اپنا
سکتے مین تھے کل بھول گئے تھے ہنر اپنا

سودائے تہور تھا نہ شوریدہ سری تھی
کھینچے لئے جاتی تھی اجل بے خبری تھی

۵۴

اس تیغ کی ہر معرکہ مین دہوم رہی ہے
عاشق کیطرح گرد قضا گھوم رہی ہے
رہ رہ کے جو مستونکی طرح جھوم رہی ہے
کس شوق سے قبضہ کو قضا چوم رہی ہے

آتش تھا مزاج اگ غضب اُس مین بھری تھی
عباس سلیمان تھے تو تلوار پری تھی

٥٥

[illegible]

بڑھ بڑھ کے سر اسب کو چکھاتی تھی یہ پھل کا
مہمانون سے گھر بھر دیا دم بھر مین اجل کا

٥٦

[illegible]

ہوتا کسی مردود سے کیا وار رد اس کا
تھا نوح کا طوفان کہ یہ جزر و مد اس کا

٥٧

[illegible]

اک ضرب تھی سو رنج کے آفت کے برابر
قد پایا تھا ظالم نے قیامت کے برابر

٥٨

[illegible]

وہ کہتے تھے دم لینے دے بازو میرا شل ہے
یہ کہتی تھی خاموش یہان میرا عمل ہے

٥٩

[illegible]

ڈوبے تھے پسینے مین بدن کانپ رہے تھے
رہوار بھی کھولے ہوئے منہ ہانپ رہے تھے

٦٠

[illegible]

گھوڑون پہ زرہ پوش ستمگر نظر آئے
اختر سے چمکتے ہوئے مغفر نظر آئے

۶۱

ارجن کی کمان کوئی لعین کاندھے پہ ڈالے
بیژن کیطرح کوئی اُشتر گرز سنبھالے
سرکش ہیں کئے ساتھ ہلاتے ہوئے بھالے
اور غول بیابان کوئی آنکھین سے نکالے

نخوت سے ہیں سرشار تہمتن کیطرح سے
آنکھین ہیں لہو شیشۂ رگ زن کیطرح سے

۶۲

لشکر میں بجے شندف و کرنا چلا جل
پھر جم گئے جا جا کے رسالے لب ساحل
تھا شور کمک شام سے پہونچی دم مشکل
تعظیم کو نکلا پسر سعد سیہ دل

تھا خوف کہیں تیغ و سپر کھول نہ ڈالیں
جا کر کسی خیمہ مین کمر کھول نہ ڈالین

۶۳

بڑھ کر کہا ظالم نے زہے خوبی قسمت
کیا خوب کمک وقت پہ آئی پئے نصرت
لڑنے کی یہان فوج مین باقی نہین طاقت
اللہ رے ابن اسد اللہ کی جرأت

پیکار غضب کی تھی بڑا کھیت پڑا ہے
وہ شیر سا پھرا ہوا میدان مین کھڑا ہے

۶۴

تم لوگ کے آنے مین بہت ہو گئی تاخیر
اب آئے ہو جب کٹ گیا سب لشکر شبیر
خدمت کی نہ کچھ جس پہ ملے منصب و جاگیر
کچھ اب بھی تلافی ہو تو پھر جائیگی تقدیر

سوچو تو ابھی فرصت پیکار ہے باقی
لشکر نہین لشکر کا علمدار ہے باقی

۶۵

اس شیر کی جرأت کا ہے عالم مین فسانہ
مانے ہوئے ہے اسکی شجاعت کو زمانہ
فوج شہ دین مین یہ سپاہی ہے یگانہ
کوفی ہوئے سب تیر ہزیمت کا نشانہ

اوکھڑا ہوا میدان سے لشکر کا قدم تھا
اب بھی نہ کمک شام سے آتی تو ستم تھا

۶۶

یہ سنکے لگے دیکھنے میدان کیطرف سب
اُس گرد مین تابان نظر آیا مہ نخشب
سمجھے کہ کھڑے جھوم رہے ہین اسد رب
آجائین علی یاد اگر دیکھلے مرحب

شمشیر بکف جس نے کہ اُس ماہ کو دیکھا
تصویر شباب اسد اللہ کو دیکھا

۴۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رومال سے پیشانی ر و پوچھ رہے تھے
تلوار کا ریتی سے لہو پوچھ رہے تھے

۴۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لڑنے پہ کمر باندھ کے کھولی نہیں ہم نے
بے خون کئے تلوار بھی تولی نہیں ہم نے

۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل کانپ گئے پیش جو یہ مرحلہ آیا
آندھی تو ابھی آئی تھی لو زلزلہ آیا

۵۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مشہور عرب بھر میں ہے شامی لقب اپنا
اعراب ایادی و جذامی نسب اپنا

۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈھارس کبھی دی طنز سے گہہ کام نکالا
ڈھاگے کبھی دکھلائے کبھی دام نکالا

۵۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لٹکا ہے کوئی لیکے حسام اپنی کمر سے
جھپٹا ہے کوئی گرز کو اونچا کئے سر سے

[illegible]

اک اسپ پہ چھوتا ہوا جاتا ہے زمین کو
اک آن مین سو مرتبہ خالی کرے زین کو

[illegible]

نا اہل تھے رتّی تھی درازا ونکی اجل کی
خود موت نے آنے مین یہ سب لیت ولعل کی

[illegible]

گھر گھر کے نکل جانے مین مشاق ہے کوئی
پھرانے مین گھوڑے کو بہت طاق ہے کوئی

[illegible]

ڈالی نگہ قہر ہر اک دشمن دین پر
حملہ کیا اوس شیر نے پھر لشکر کین پر

[illegible]

لے لے کے سمند آ گئے پہلو مین جری کے
کرما کے سمند آ گئے پہلو مین جری کے

[illegible]

ساتھ اونکے گئی تاب و توان طاقت بازو
یاد آتے ہین اسوقت مین وہ قوت بازو

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ماتم ہے شہید و نکامئے ناب تو دے
ہون غمزدہ ساغر مین مجھے خون عدو دے

۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شیشے مین جو ہو بادۂ گلگون وہ لنڈھا دے
بہتے ہوئے اعدا کا لہو مجھکو دکھا دے

۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا کہنا تھا کیا کہنے لگا شدتِ غم مین
ساقی نہین کچھ ہوش بجا شدتِ غم مین

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ صید پہ شاہین جھپکا تیغ دو سر کا
سینے مین ترازو ہوا تیر نظر کا

۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اک وار مین زخمی جگر و دل نظر آئے
بسمل پہ تڑپتے ہوئے بسمل نظر آئے

۶۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کچھ تیغ نے گرنے مین اگر دیر کی اوسپر
نعلِ سم توسن نے چھری پھیر دی اوسپر

۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیساختہ منہ اشکون سے دہونے لگے عباس
خیمہ کیطرف دیکھ کے رونے لگے عباس

۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بادل کیطرح اُمڈے چلے آتے تھے اعدا
منہ تیرونکا ہر گام پہ برساتے تھے اعدا

۹۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غازی کی مصیبت پہ جگر رنج سے شق تھا
سراپنا پٹکتی تھین یہ موجون کو قلق تھا

۹۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مایوس ہوا زیست سے سقائے سکینہ
اک آہ کی اور مُنہ سے کہا ہائے سکینہ

۹۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھپ چھپ کے کماندار نکل آئے کمین سے
تیرونکے چلے وار بسارا در یمین سے

۱۰۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مجبور ہون خیمہ تلک اب آ نہین سکتا
یہ مشک سکینہ کو مین پہونچا نہین سکتا

٩١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مرتا ہون مین دیدار دکھا دیجے آقا
ہون خادمِ دیرینہ خبر لیجے آقا

٩٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنی نہین کچھ فکر ہے پیاسون کا الم ہے
ہے یان تن مجروح وہان مشک و علم ہے

٩٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کچھ غور سے دیکھا او نہین ریتی سے اُٹھا کر
رونے لگے پھر اپنے کلیجہ سے لگا کر

٩٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا اور خوشی اس سے بھی عالم مین سوا ہے
اسوقت بھی سر آپ کے زانو پہ دھرا ہے

٩٥

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چلئے اوسی جانب کو جہان لوگ کھڑے ہین
وہ دیکھئے ریتی پہ چچا جان پڑے ہین

٩٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پہونچا نہ سکا آب یہ غم ہے میرے جی کو
مین مرکے بھی صورت نہ دکھاونگا سکینہ کو

۹۷
کچھ اور کہا چاہتے تھے شہ سے علمدار
ناگاہ عیان ہونے لگے موت کے آثار
رکتی تھی زبان ہچکیان آتی تھین جو ہر بار
جنت کو سدھارا خلف حیدر کرار

حیرت ہی او نہین چھوڑ کے کیونکر گئے عباس
روتے شہ دین رہ گئے اور مر گئے عباس

۹۸
چلاے شہ تشنہ جگر ہاے برادر
دیکھون مین تجھے خون مین تر ہاے برادر
ٹوٹی ترے مرنے سے کمر ہاے برادر
تنہا کیا دنیا سے سفر ہاے برادر

کچھ پاس محبت کا ہماری نہ کیا حیف
ہمراہ نہ اس چاہنے والے کو لیا حیف

۹۹
افسوس ستمگارون نے کیا شکل بنائی
پہچان نہین سکتا ہے اب بھائی کو بھائی
ایذا سہی صدمے سہے تکلیف اٹھائی
تم مر گئے اب تک نہ ہماری اجل آئی

موت آئی چھٹے صدمہ اندوہ ستم سے
اب کام نہ ہم سے ہے نہ کچھ مشک و علم سے

۱۰۰
پالا تھا اسی دن کیلئے تم کو میری جان
عباس ترے لاشۂ بیدست کے قربان
تم لاش اٹھاؤ گے مری تھا مجھے ارمان
افسوس مقدر میں ہے کچھ اور ہی سامان

داغ اپنی جوانی کا دیئے جاتے ہو بھائی
کس کا یہ جنازہ ہے جو اٹھواتے ہو بھائی

۱۰۱
اس طرح سے روتے تھے شہ یثرب و بطحا
اشکون کی روانی سے خجل ہوتا تھا دریا
کفار بھی روتے تھے عجب حشر تھا برپا
نالے تھے وہ پر درد کہ پھٹتا تھا کلیجا

کوئی نہین لیجائے جو حضرت کو اٹھا کے
اکبر بھی ہین لپٹے ہوئے لاشے سے چچا کے

۱۰۲
بس روک لے خامہ کو سفیر جگر افگار
کر عرض کہ یا حضرت عباس علمدار
اب تاب تکلم نہ مجھے طاقت گفتار
فیاض کی سرکار مین کیا حاجت اظہار

للہ سرافراز بھی کر دیجیے آقا
دامن در مقصود سے بھر دیجیے آقا

۴۲
[illegible]

عامل سحر کا خدمتِ شاہی مین رہ گیا
شب کا سیاہ شب کی سیاہی مین رہ گیا

۴۳
[illegible]

اس باغ سے چلا تہا جو موسم بہار کا
کہاتا تہا دل پہ داغ چمن لالہ زار کا

۴۴
[illegible]

طائر تہے محوِ عشقِ خدائے قدیر مین
ایک سوز تہا بھرا ہوا اونکی نفیر مین

۴۵
[illegible]

الفت بہت ہے شاہ کو اس گلعذار سے
کیونکر یہ داغ اوٹھے گا دل بیقرار سے

۴۶
[illegible]

سب فیض آب باری رب کرم سے ہے
فانی ہر ایک شئے ہے وہ جلوہ قدم سے ہے

۴۷
[illegible]

بیکس نے خاک اوڑائی ہے بالوں پہ گرد ہی
اندھیر ہے نظر مین جہان دل مین درد ہی

۷
آمادہ جہاد جو ہین اکبر غیور ہین
سبطِ نبی کی آنکھون سے جاتا رہا ہے نور
اک آہ سرد کھینچ کے فرماتے ہین حضور
بیٹا قریب آؤ مرے کیون کھڑے ہو دور
لپٹو میرے گلے سے کہ تسکین فدا ملے
وہ کہتے ہین کہ جنگ کی پہلے رضا ملے

۸
یہ کہتے ہین کہ باپ سے پہلے بچائیے
وہ کہتے ہین کہ بیٹے کا لاشہ اٹھائیے
یہ کہتے ہین کہ دل نہ ہمارا کڑھائیے
وہ کہتے ہین کہ آپ نہ ہم کو رلائیے
یہ کہتے ہین کہ آپ کے مرنے کے دن نہین
وہ کہتے ہین غلام کا دل مطمئن نہین

۹
کہتے ہین وہ چچا کو ملی کسطرح رضا
شہ کہتے ہین کہ حال سکینہ کا غیر تہا
کہتے ہین وہ شہید ہوا ابن عم میرا
شہ کہتے ہین کہ حکم پدر سے تہا چارہ کیا
وہ بولے نام عون و محمد بھی کر گئے
شہ بولے حیف پہلے نہ ہم انسے مر گئے

۱۰
فرمایا پھر کہ گھر مین چلو تم پہ مین نثار
کی عرض اب تو ہم کو اجل کا ہی انتظار
بولے کہ چل کے دیکھ تو لو مان کا حالِ زار
کی عرض آپ وہ دل سے بھلا دین ہمارا پیار
فرمایا کیا سبب ہے نہ چلنے کا آپ کے
کی عرض وہ کہین گی نہ کام آئے باپ کے

۱۱
زندہ ہون اب تلک مین یہ سنکر خبر میری
کیا کہتی ہونگی مادرِ خستہ جگر میری
دیکھین گی اب تو شکل نہ وہ عمر بھر میری
کیونکر ملیگی اونکی نظر سے نظر میری
اب بھی نہ اذن دینگے جو حضرت جہاد کا
پھر مین ہون اور سوگ دلِ نامراد کا

۱۲
جاؤنگا منہ چھپا کے مین دادا کی قبر پر
جو دن ہین زندگی کے یہ ہونگے وہین بسر
دادا وہین ہین قاسم و عباس نامور
مین حیف برچھیون سے بچا رہون جگر
کیا باوفا ہلال و زہیر و حبیب تھے
جو مجھ سے پہلے اوٹھ گئے وہ خوش نصیب تھے

۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت پہ ہو رہے ہین ستم دیکھتے ہین ہم
بازو ہوئے چچا کے قلم دیکھتے ہین ہم

۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہنے مین ہے پدر کے دل ناصبور کیا
بیٹا بتاؤ تشنہ جگر کا قصور کیا

۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب کس لئے اوداس ہو کیون بیقرار ہو
ملکہ پہوپی سے آد فرس پر سوار ہو

۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا دوپہر مین چاند سی صورت اوتر گئی
ہے ہے یہ غمزدہ نہ بلالے کے مر گئی

۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جان آگئی غریب مین بہائی کو دیکھکر
دوڑی وہ راہ حق کے فدائی کو دیکھکر

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حق نے دکھائی شکل مجھے میرے لال کی
کچھ بہی خبر ہے پالنے والی کے حال کی

۳۹
[illegible]

مین جانتی ہون آپ کا مطلب ہی اور ہے
سبط نبی کے گہر کے اوجڑنے کا طور ہے

۴۲
[illegible]

ساتھ اُن کے بھر کے مشک سکینہ کی لائینگے
بابا اگر نہ آئے تو ہم بھی نہ آئینگے

۴۰
[illegible]

مرنے کو بھیجتے ہین جو اس لالہ فام کو
کسطرح صبر آگیا شاہ انام کو

۴۳
[illegible]

تاریک ہی نظر مین جہان بیقرار ہون
بابا نہ اب ملینگے مین تجہپر نثار ہون

۴۱
[illegible]

لاشون پہ اقربا کے ابھی رو کے آئے ہین
دولت جو ساتھ لائے تھے سب کھو کے آئے ہین

۴۴
[illegible]

حسرت تھی یہ مجھے میرا لاشہ اٹھائین یہ
کہدون یہ کسطرح سے کہ مرنے کو جائین یہ

۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب تک ندی رضا تو میرا کیا قصور تھا
تصویر مصطفیٰ کا ادب بھی ضرور تھا

۴۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ سرفروش مونس و یاور نہیں ہیں اب
باقی یہ جان نثار ہے یا شاہ دین ہیں اب

۴۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جسطرح ہو سکے شہ والا کو رو گئے
مجھکو نثار کیجیے بابا کو رو گئے

۴۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آؤن میں اونکے کام یہ کام آپ ہی کا ہے
ہو سرخرو غلام تو نام آپ ہی کا ہے

۴۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل مضطرب بہت ہے اگرچہ صبر کیجے
اونکی طرح سے مجھکو بھی اب صبر کیجے

۵۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت پہ سخت ہے یہ گھڑی امتحان کی
کسطرح لاش اٹھیگی کڑیل جوان کی

۴۱

[illegible]

بچپن کا ساتھ چھوٹتا ہے سوگوار ہون
طاقت ہو گر تو بھائی پہ اوٹھکر نثار ہون

۴۲

[illegible]

ناصر نہ اب کوئی ہے نہ حامی امام کا
یہ آخری سلام ہے اس تشنہ کام کا

۴۳

[illegible]

باقر کا کچھ خیال نہ گھر کا خیال ہے
غش مین بھی شکر و ذکر کا بس اشتغال ہے

۴۴

[illegible]

پیچھے سہونسی بیکس و ناچار رہ گیا
عیسے نفس گذر گئے بیمار رہ گیا

۴۵

[illegible]

دادا کے پاس آپ چلے ہین بہشت مین
رہنا ہے مدتون ہمین دنیائے زشت مین

۴۶

[illegible]

آباد آج آپ کرینگے مزار کو
تسکین تو دیتے جاؤ دل بیقرار کو

[illegible]

دکھ درد بیشمار ہین غم بے حساب ہین
اک جان ناتوان پہ ہزارون عذاب ہین

[illegible]

صد حیف چھوٹتا ہے اب اس دل ملول سے
وہ رشک ماہ جو ہے مشابہ رسول سے

[illegible]

یون بھائیون کا ساتھ چھٹا کب زمانے مین
لاش ایک کی ہو دشت مین اک قید خانے مین

[illegible]

دشوار تر فراق ہے اس نونہال کا
یہ نوجوان ریاض ہے اٹھارہ سال کا

[illegible]

بابا کے بعد مالک و مختار آپ ہین
اس قافلے کے قافلہ سالار آپ ہین

[illegible]

سر تا قدم رسول الٰہی کا نور تھا
دو چار ہاتھ خون سے سایہ بھی دور تھا

بند ۲۱

[illegible]

اس سو چمن سرانِ ظلوم و جہول ہین
سایہ اگر نہین تو یہ بیشک رسول ہین

بند ۲۲

[illegible]

ہر عضو تن سے نور خدا آشکار ہے
یہ حسن ہے کہ قدرتِ پروردگار ہے

بند ۲۳

[illegible]

آغوش مین کمان کے ہے پہلو جناب کا
یا برج قوس مین ہے طلوع آفتاب کا

بند ۲۴

[illegible]

ساونت ہے جری ہے بہادر دلیر ہے
پالا ہوا یہ بیشۂ حیدر کا شیر ہے

بند ۲۵

[illegible]

چہرہ جو آج زیر جہلم ہے جناب کا
جالی سے چھن کے گرتا ہے نور آفتاب کا

بند ۲۶

[illegible]

فرط ادب سے تاب ہے کسکو نگاہ کی
تصویر ہے شبابِ رسالت پناہ کی

۴۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نازان گر اپنی خوش نگہی پر غزال ہے
انکھون مین اس جوان کی بھی سحر حلال ہے

۵۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مالک ہین دو جہان کے کسیکو خبر بھی ہے
قبضے مین انکے شام بھی ہے اور سحر بھی ہے

۵۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مردے جلاتے ہین بخدا بات بات مین
یہ بات کب ہے چشمہ آب حیات مین

۵۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غرفون سے حورین جھانک رہی ہین کھڑی ہوئی
ان موتیون سے سبکی نظر ہے لڑی ہوئی

۵۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ظلمت ہی کچھ اگر تو اثر ہے سجود کا
بس اے سفیر شور مچا ہے درود کا

۵۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
منظور اس جری سے نہین دار و گیر ہے
حاکم کا اب سے خوف نہ پاس امیر ہے

۵۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حاکم کا حکم ماننے مین ہے کلام کیا
نوکر کو اس طرح کے ہے جھگڑون سے کام کیا

۵۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھا جو رنگ فوج کے حال سقیم کا
دروازہ کھولنے لگا مالک جحیم کا

۵۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آیا نہ رحم جب تمہین اب رحم کھاتے ہو
غیرت نہین ہے جنگ سے تم جی چراتے ہو

۵۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ٹھیرے مقابلے مین بھلا کس کو تاب ہے
اب فتح کا خیال لعینونکو خواب ہے

۵۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپس مین چھیڑ چھاڑ وہ کرتے ہوئے بڑھے
بودے بڑے تھے جنگ کو ڈرتے ہوئے بڑھے

۶۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دم دیکے لوٹ لیگی یہ دولت حیات کی
آنکھین کھلین گی مر کے ہر اک بدصفات کی

[illegible]

لشکر کا حال خوف کے مارے سقیم تھا
مثل خیار گرز گران بھی دو نیم تھا

[illegible]

فرقِ عدو پہ رن مین چمک کر جو آگئی
بھوکی یہ تھی کہ چارون عناصر کو کھا گئی

[illegible]

ساحل کا ہر جگہ سے گریبان نکل گیا
اُس تیغ سے تو کوہ کا دامن بھی جل گیا

[illegible]

کچھ کم نہین بُراق سے چہرہ عقاب کا
زین اوسکی پشت پر ہے کہ لکہ سحاب کا

[illegible]

دامن یہ زخم کا ہے کہ آنچل پری کا ہے
چادر مین خون کی سحر نہان سامری کا ہے

[illegible]

تیزی کو اسکی پا نہین سکتی نسیم بھی
عاجز ہے ساتھ دینے مین ذہن حکیم بھی

[illegible]

پردوں میں گل کے ساتھ صبا کے گذر گیا
موج ہوا پہ مثل صدا کے گذر گیا

[illegible]

دریا سے کم نہیں ہے روانی عقاب کی
برگستوان نہیں ہے یہ موجیں ہیں آب کی

[illegible]

قوس قزح سے کم نہ تھی ہیکل عقاب کی
گیا کیا جلی فلک پہ کرن آفتاب کی

[illegible]

چھرا کٹا ہوا تھا کسی بد صفات کا
ڈورا کٹا ہوا تھا کسی کی حیات کا

[illegible]

نقش قدم چراغ قمر بن کے رہ گیا
داغ کفل بھی داغ قمر بن کے رہ گیا

[illegible]

اوٹھا جدا غبار دلوں کا دہواں جدا
ڈر کر زمیں سے ہونے لگا آسماں جدا

[illegible]

گونجی صدا فلک مین جو رن بولنے لگا
جلّاد چرخ تیغ و سپر کھولنے لگا

[illegible]

شیہہ جو تھا فرس کا وہ نعرہ تھا رعد کا
خیمے مین ہل رہا تھا جگر ابن سعد کا

[illegible]

رہ رہ کے سرخ آندھیان اُٹھتی ہین خاک سے
ہلنے لگی زمین طراق و طراک سے

[illegible]

اوس دن مقابلے مین جو تھے اس جوان کے
اتبک لو سہمے جاتے ہین چلّے کمان کے

[illegible]

آئین حضور اب نہ ادہر تیغ تول کے
پائی سزا یہ ہمنے بڑا بول بول کے

[illegible]

گو سون زمین دشت بلا عطر بیز تھی
زخمون پہ شامیون کے ہوا مشک ریز تھی

۴۵

[illegible]

اوس روز کی تپش سے کچھ ایسا حجاب تھا
رنگت تھی زرد رو بہ قفا آفتاب تھا

۴۶

[illegible]

منہ پھیر دوں ابھی سپہ روم و شام کا
پر تشنگی سے بس نہیں چلتا غلام کا

۴۷

[illegible]

چھوٹے ہوئے تھے باپ سے جا کر لپٹ گئی
گھوڑے سے کود کر علی اکبر لپٹ گئی

۴۸

[illegible]

تقدیر کر رہی ہے جدا کس کا زور ہے
منہ کھولے انتظار میں خادم کے گور ہے

۴۹

[illegible]

باقی نہیں ہے دیر نکلنے میں جان کے
دل میں مرے کھٹکتے ہیں کانٹے زبان کے

۵۰

[illegible]

فرماتے تھے قلق یہ رہے گا حسین کو
پانی پلا سکا نہ میں اس نور عین کو

۸۵
منہ رکھکے منہ پہ کرتے تھے شہ اُس جواں کو پیار
دیکھا یہ جب تو بڑھ گیا اور اُس کا اضطراب
لے لی پسر کی منہ مین زبان ہوکے بیقرار
ولا تڑپ کے وہ میری جان آپ پر نثار

کچھ اپنی پیاس کا نہین اب مجکو دہیان ہے
مجھسے زیادہ آپ کی سوکھی زبان ہے

۸۶
فرمایا شاہ دین نے کہ ای میری نور عین
دیتا ہون تم کو مژدہ جان بخش یہ حسینؑ
پیاسے ہین ہم تو خلد مین حیدر کو کب ہے چین
دو جام آب لائے ہین سلطان مشرقین

کوثر کا جام لیجے دادا کے ہات سے
آب بقا ملے گا مسیحا کے ہات سے

۸۷
خوش ہوگیا یہ سنتے ہی مژدہ وہ گلعذار
تسکین ہوئی پھر آگئی قالب مین جان زار
تسلیم کی پدر کو فرس پر ہوئے سوار
اک آہ بھر کے رہ گئے سلطان نامدار

آنکھون کے آگے باد بہاری نکل گئی
تڑپا جگر پسر کی سواری نکل گئی

۸۸
بیتاب تھا جو دل کبھی اوٹھے کبھی گرے
پہونچا کے تھوڑی دور پہ کہتی ہوئی پھرے
یہ پیر اب جئے گا نہ اے نوجوان میرے
فرصت نہین ہے رونیکی لاشے پہ بھی ترے

رخصت سفر اوٹھا کے چلین اب جہان سے ہم
بچھڑے ہوے ہین دیر ہوئی کاروان سے ہم

۸۹
پہونچا جو رزمگاہ مین پھر وہ فلک وقار
حملے تھے پھر وہی وہی میدان کارزار
اوٹھ اوٹھ کے سر پہ کوندتی تھی تیغ شعلہ بار
تن تن کے پاؤن نازسی رکھتا تھا راہوار

غل تھا کہ کیا سوار ہے اور کیا نشست ہے
بجلی جو کوندتی ہے تو طاوس مست ہے

مطلع دوم ۹۰
پھر حملہ ور جو اکبر عالی ہمم ہوئے
جو چپ رہے تھے وہ تہ تیغ دودم ہوئے
نامرد اک جگہ جو سمٹ کر بہم ہوئے
اوتنے ہی سر قلم ہوئے اوتنے ہی کم ہوئے

آثار ران مین چار طرف قہر رب کے تھے
غصہ جو آگیا تھا تو حملے غضب کے تھے

۹۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نامی قدر فگن تھے صفوں سے ہٹے ہوئے
اُڑتے تھے مرغ تیر مگر پر کٹے ہوئے

۹۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا بھاگتے وہ گھوڑے دُم کو رانوں میں داب کے
بیڑی بنے تھے پاؤں میں حلقے رکاب کے

۹۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غالب طمع تھی زر کی ہر اک نابکار پر
قاروں نے زیر خاک اُنہیں کھینچا تھا دار پر

۹۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کوسوں کھلے تھے گل کہ غضب کی جدال تھی
اُچھلا تھا خون پہاڑ کی چوٹی بھی لال تھی

۹۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خیبر کا معرکہ تھا عیاں کارزار میں
مرحب کی روح کانپ رہی تھی مزار میں

۹۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بالیں پہ خود سر کے اجل آ کے رو گئی
ماری جسے انی وہ کفن بھونت ہو گئی

م ۹۷

[illegible]

کہتی تھی فائدہ نہیں فریاد و شور میں
بہتر یہ ہے چلے چلو چپ چاپ گور میں

م ۱۰۰

[illegible]

تھے باد فوج کو جو طریقے فرار کے
بڑھ بڑھ کے روکتے تھے محافظ قطار کے

م ۹۸

[illegible]

جوہر چمک رہے تھے عجب آب و تاب تھی
گویا پری کے منہ پہ سنہری نقاب تھی

م ۱۰۱

[illegible]

پیہم جو داخلہ تھا سپاہ یزید کا
دوزخ میں شور پڑ گیا ھل من مزید کا

م ۹۹

[illegible]

تاج غرور پھینک کے کشکول ہو گئے
کاسے سروں کے کوڑیوں کے مول ہو گئے

م ۱۰۲

[illegible]

چھائی ہوئی تھی خلق پہ ہیبت جناب کی
اوس دوپہر میں تیز تھی چال آفتاب کی

۱۰۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لشکر مین ایک شور مچا ہے دہائی کا
کسطرح آج خاتمہ ہوگا لڑائی کا

۱۰۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سر سے قدم تلک تہا وہ پتلا نفاق کا
رانون مین دب کے رہ گیا تازی عراق کا

۱۰۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عالم سیاہ ہوگیا اوسکی نگاہ مین
سج کر سلاح جنگ چلا رزمگاہ مین

۱۰۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شیر ژیان سے جنگ کوئی دلگی ہے کیا
بھولا ہوا تہا عربدہ جو بگدہری ہے کیا

۱۰۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فتنے اوٹھائے سیکڑون گر دل مین ٹہان لے
سھراب کو لڑا کے تہمتن سے جان لے

۱۰۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
باگین بھی لینی آتی نہین بے شعور ہے
گہوڑیکی کیا خطا ہے یہ تیرا قصور ہے

۱۰۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو منہ مین آیا کہہ گئے جوش شباب مین
دیکھینگی جنگ دلیرونکی خواب مین

۱۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیژن کو مانتا ہون نہ مین طوس و گیو کو
میدان سے زندہ باندھ کے لاتا ہون دیو کو

۱۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خنجر سے کام لیتا ہون قطع و برید کا
الکر دبا کے بیٹھا ہون پہلو یزید کا

۱۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہ لے سوزن مژہ کو ذرہ جستجو تو کر
انکھین پھٹی ہوئی ہین تیری جا رفو تو کر

۱۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیوند خاک ہو وہ کتر بیونت چاہئی
تیرے لئے ابھی کفن بیونت چاہئی

۱۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یہ سفلہ پروری ہے جہان خراب مین
ماہی کی شمعین جلتی ہین قصر حباب مین

۱۱۵

[illegible]

نور نظر حسین شہ لافتا کے ہین
یہ جانشین حضرت خیر الورا کے ہین

۱۱۶

[illegible]

ایسان لگا رہا تھا وہ کاوین گھیر کے
جو ٹین بچا رہے تھے یہ گھوڑے کو پھیر کے

۱۱۷

[illegible]

وہ کوثر و بہشت کا حق دار ہو گیا
تو اوس کا نام لے کے گنہگار ہو گیا

۱۱۸

[illegible]

یون برچھیان لڑین کہ شرارے نکل پڑے
ثابت ہوا کہ دھوپ مین تارے نکل پڑے

۱۱۹

[illegible]

ہون اور بھی جو حوصلے دل مین نکال لے
الجھی ہوئی ہین بال مین باگین سنبھال لے

۱۲۰

[illegible]

خفت ہوئی تھی باندھ کے نیزے کے بند کو
غصہ نکالا مار کے کوڑا سمند کو

۱۲۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چنگاریاں سنانسے اوڑین اوراوچٹ گئی
گویا اوگل کے زہر کو ناگن پلٹ گئی

۱۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طفل وغا سمجھتا تہا کیون طوس وگیو کو
لاتا تھا باندہ کر اسی برتے پہ دیو کو

۱۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کچھ چل سکا نہ زور تو جھلاکے رہ گیا
مارِ سیاہ غیظ مین بل کہاکے رہ گیا

۱۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پالا کبھی پڑا تہا نہ ایسے دلیر سے
چھٹنا محال ہو گیا پنجے سے شیر کے

۱۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہوئے ہوئے حواس تھے اوس خودپسند کے
اُلجہے ہوئے تھے ہاتھ مین حلقے کمند کے

۱۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نکلی وہ اسطرح کہ سیہ دل نے آہ کی
اک لہر چڑہ گئی کفِ مارِ سیاہ کی

۱۲۶

[illegible]

کیا خوف اوس جری کو ہلا اس ذلیل سے
کعبہ کبھی دبا ہے اصحاب فیل سے

۱۲۷

[illegible]

ہونے کو تھیں جو قطع طنابیں حیات کی
دونوں رکابیں ٹوٹ گئیں بدصفات کی

۱۲۸

[illegible]

باہم تھے کشت و خون کا ارادہ کیے ہوئے
پھرتی تھی دھوپ چھاؤں کو ہمراہ لیے ہوئے

۱۲۹

[illegible]

مستی میں آج حوض میں کوثر کے گر پڑوں
سیراب ہو کے پاؤں پہ حیدر کے گر پڑوں

۱۳۰

[illegible]

دونوں کے ہاتھ جنگ و جدل پر کھلے ہوئے
چوٹیں غضب کی وار ستم کے تلے ہوئے

۱۳۱

[illegible]

دو چار جام پی لوں جو کافر کو مار کے
ٹھنڈک پڑے کلیجے میں مجھ بادہ خوار کے

۱۲۳

[illegible]

تلوار تو ہے ہاتھ مین اتبک لئے ہوئے
دل مین ہے بھاگنے کا ارادہ کئے ہوئے

۱۲۴

[illegible]

ممکن نہ تھا قضا کے اب آنے مین دیر ہو
رکتا ہے کب کسی سے وہ زخمی جو شیر ہو

۱۲۵

[illegible]

پائی جو فتح شیر نے اوس پہلوان پر
نعرہ تھا یا علی ولی کا زبان پر

۱۲۶

[illegible]

چھایا ہوا غبار بہ شکل سحاب تھا
بارش لہو کی تھی یہ عجب انقلاب تھا

۱۲۷

[illegible]

اے اہل کوفہ عزم ذرا گرم چاہیے
ہان اے سران شام ذرہ شرم چاہیے

۱۲۸

[illegible]

جو اوٹھ رہی ہو وان کوئی ایسی جفا نہ تھی
وا حسرتا کہ سنگدلون کو حیا نہ تھی

[illegible]

تھامے ہوئے جگر کو ابھی صدر زین پہ تھے
آیا جو غش تو پشت فرس سے زمین پہ تھے

[illegible]

ہر ہر قدم پہ ٹھوکریں کھاتے ہوئے چلے
لاش پسر پہ خاک اڑاتے ہوئے چلے

[illegible]

زانو کو زیر سر ہیں وہ تکیہ کئے ہوئے
یہ ہات میں ہیں ساغر کوثر لئے ہوئے

[illegible]

تھا غم سے غیر حال شہ دل ملول کا
ملتا نہ تھا پتا جو شبیہ رسول کا

[illegible]

اب میری تشنگی کی نہ تشویش کیجئے
حسرت یہ ہے کہ گود میں فدویکو لیجئے

[illegible]

معلوم ہو جگہ تو یہ غم آشنا ملے
آواز پھر سناؤ تو بیٹا پتا ملے

۱۴۵

[illegible]

بھولونگا مین نہ حشر تک اس تازہ داغ کو
گل شامیون نے کر دیا میرے چراغ کو

۱۴۶

[illegible]

اے نوجوان پدر تیرے غم مین ہلاک ہے
جب تو نہو جہان مین تو جینے پہ خاک ہے

۱۴۷

[illegible]

سالک وہ نور عین تمہارا رہ ثواب کا
آنکھون سے ہم لگائینگے حلقہ رکاب کا

۱۴۸

[illegible]

کہتے ہین کیا بسالت و شوکت ہی دیکھنا
دم توڑنے مین بھی وہی طاقت ہی دیکھنا

۱۴۹

[illegible]

بابا یا سرور دل کو تڑپتے جو خاک پر
بجلی گری الم کی دل دردناک پر

۱۵۰

[illegible]

گودی مین لے لیا جو شہ مشرقین نے
آنکھون کو ہنس کے کھول دیا نور عین نے

۱۵۱
[illegible]

ساماں ہین سفر کے ارادے ہین ڈور کے
کرتے تھے پیار ابھی سب مجھے نانا حضور کے

۱۵۲
[illegible]

قالب مین آئی جان مسیحا سے مل چکے
اب آؤ میری گود مین بابا سے مل چکے

۱۵۳
[illegible]

آغوش مین پسر کا تن پاش پاش ہے
تنہا ہین اب حسین اور اکبر کی لاش ہے

۱۵۴
[illegible]

سوچو تو اپنے دل مین کہ یہ کیا غضب کیا
تصویر کا نبی کی یہ تم نے ادب کیا

۱۵۵
[illegible]

کیا ستم یہ اے سپہ شام ڈھا گیا
برچھی سے تم نے ناقہ صالح کو پے کیا

۱۵۶
[illegible]

دل مین ہے اضطراب زبان پر خروش ہے
پردہ کا اب خیال نہ چادر کا ہوش ہے

۱۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پایا پھوپی نے داغ جگر تم کو پال کے
میرے ریاض لٹ گئے اٹھارہ سال کے

۱۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بھیا اب آتے ہونگے مین قربان جائیے
جلتے ہین تیرا سے پھوپی امان بچائیے

۱۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دوڑ کے گئے بہن سے ملے نصف راہ مین
تسکین دیکے لیگئے پھر خیمہ گاہ مین

۱۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ماتم مین شاہ زادیکے دل ہین بھرے ہوئے
بیٹھے ہین لوگ ہاتھ جگر پر دھرے ہوئے

[illegible]

کہتے جاتے ہین کہ اے جان برادر آؤ
ہم تو اب چل نہین سکتے تمہین اُٹھکر آؤ

۹۳

[illegible]

وہو کے منہ قلب کو ٹھنڈا ہی کیا پاکہ نہین
نہر کو چھین کے پانی بھی پیا یا کہ نہین

۹۴

[illegible]

چاند سے رخ کا کبھی کہتے ہین بوسا لونگا
کبھی فرماتے ہین عباس کا بدلا لونگا

۹۵

[illegible]

کہتے تھے بیچے خبر اوٹھ کے ذرا بھائی کی
جان دی نہر پہ خوب آپنے سقائی کی

۹۶

[illegible]

کوئی حامل نرہا شانِ علم آہ مٹی
آج تصویر شباب اسداللہ مٹی

۹۷

[illegible]

کس جگہ زخم لگے ہین وہ کدہر ہے بیٹا
مرے عباس کی کچھ تم کو خبر ہے بیٹا

[illegible]

پانی پہونچا نکے خونِ جگر پیتے ہین
جلد چلئے کہ چچا جان ابھی جیتے ہین

[illegible]

روک لینا تھا قسم دیکے شہ والا کو
یان تلک آنے دیا آپ نے کیون آقا کو

[illegible]

آرزو دید کی اے سبطِ پیمبر نکلے
آپکی یاد سے دم نکلے تو کیونکر نکلے

[illegible]

پانی پہونچا نہ سکا جیسے مین نادم مین ہون
آپ شہزادۂ کونین ہین خادم مین ہون

[illegible]

شیر حضرت کا ترائی کے قرین سوتا ہے
پائنتی لاش کے گھوڑا وہ کھڑا روتا ہے

[illegible]

کبھی آقا کا فراموش نہ احسان کرتا
ایسی سو جانین جو ہوتین تو مین قربان کرتا

۱۲

[illegible]

دیکھنا ہائے چچا کہکے وہ جب آئیگی
شرم سے لاش زمین مین مری گڑجائیگی

۱۳

[illegible]

ہاتھ پہلو مین ہین شمشیر دو دم پہلو مین
خون بھری مشک ہے چھاتی پہ علم پہلو مین

۱۴

[illegible]

بھائی دریا پہ تمہین بھیج کے پچھتاتا ہے
رحم کچھ اوسکی ضعیفی پہ تمہین آتا ہے

۱۵

[illegible]

آپ کے مرنے سے اب دل مین وہ ہمت نہ رہی
جنگ تو لاکھون سے ہے جسم مین طاقت نہ رہی

۱۶

[illegible]

شاہ سر پیٹ کے کہتے رہے پیارے عباس
ہائے اک آن مین جنت کو سدھارے عباس

۱۷

[illegible]

بولی بابا سے سکینہ ہون مین قربان گئے
مشک آئی علم آیا نہ چچا جان آئے

۱۹

[illegible]

کس بُرے وقت میں نکلا تھا وہ گھر سے بی بی
لاش بھی لا نہ سکے ہم ترے ڈر سے بی بی

۲۲

[illegible]

چین کس طرح سے دل کو مرے آئے صاحب
وہ محبت وہ اشارے وہ کنائے صاحب

۲۰

[illegible]

تم کو غم ہے تو سوا اس سے الم ہے مجھکو
کیا علمدار کا غم موت سے کم ہے مجھکو

۲۳

[illegible]

موت سے ہو کے ہم آغوش نہ رلواؤ مجھے
بس منہی ہو چکی صاحب مرے بلواؤ مجھے

۲۱

[illegible]

رات کو روئینگے تو اونکو کہاں پائینگے
آج بچے مرے بن باپ کے کہلائینگے

۲۴

[illegible]

پوچھتے بھی نہیں اس رنج جدائی میں آپ
شیر کس طرح سے سوتے ہیں ترائی میں آپ

۴۵

[illegible]

نام لکھوا گئے صاحب جو وفاداروں میں
سرخرو ہو گئی ہیں فاطمہ کے پیاروں میں

۴۶

[illegible]

زلف پر خم سے مجھے آپ کی بو آتی ہے
سانپ کی طرح سے رہ رہ کے جو لہراتی ہے

۴۷

[illegible]

زچہ بلبل کی طرح جان فدا کرتے تھے
دیکے قسمیں مجھے افسانے سنا کرتے تھے

۴۸

[illegible]

وہ گل اندام تھے سب باد دل ناشاد افسوس
گلشن فاطمہ زہرا ہوا برباد افسوس

۴۹

[illegible]

لائے ہمراہ سکینہ کو منانے کے لئے
حکم ہو گر تو کنیز آئے جگانے کے لئے

متدرجہ ذیل بند مرثیہ۔
(عباس علی مطلع انوار کرم ہے)
کا ہے جسکی ابتدا صفحہ ۵۵ سے ہوئی ہے۔
مگر کتابت کی غلطی سے یہ بند بالکل چھوٹ گیا مجبوراً یہاں پر
لکھدیا جاتا ہے۔ بند ۴۸ کے بعد اسکو پڑھنا چاہیئے۔

[illegible]

فوجیں نہ رسالے تھے نہ لشکر کا نشان تھا
تیر دن کے الف تھے نہ کہیں نون کمان تھا

[illegible]

ایسی توقیر غلاموں نے کہیں پائی ہے
شاہ کونین یہ کہتے ہیں میرا بھائی ہے

[illegible]

اسکی خاطر سے وہاں قصر گہر ملتا ہے
سایہ پنجتن پاک میں گھر ملتا ہے

[illegible]

آبرو بڑھتی ہے رتبہ بھی سوا ہوتا ہے
جس پہ ہوتا ہے یونہی فضل خدا ہوتا ہے

[illegible]

اسکو جنت میں پہونچ جانے کا رستا بھی ملا
جام کوثر بھی ملے سایہ طوبیٰ بھی ملا۔

۸۵

[illegible]

اک سردار نہ اتنون مین بہا در نکلا ٭
حامیِ بادشہ جن و بشر حر نکلا ٭

۸۶

[illegible]

پیٹ کر سینۂ و سر زینب مضطر روئی
بھائی کہہ کر اوسے شبیر کی خواہر روئی

۸۷

[illegible]

جرأت رستم دستان کو بھلا یا اوس نے
جو کہا منہ سے وہی کر کے دکھایا اوس نے

۸۸

[illegible]

مسکراہٹ لب گل پر جو ذرا آتی تھی
یک بہ یک کان مین رونے کی صدا آتی تھی

۸۹

[illegible]

شہ سے ملنے کو جو وہ صاحب اقبال آیا
پیشوائی کے لئے فاطمہ کا لال آیا

۹۰

[illegible]

دم رکا جاتا ہے سینے مین ہجوم غم ہے
آج کچھ باد صبا کا بھی عجب عالم ہے

۱۱

[illegible]

دو قدم چلتے ہی اوفتادیہ پڑجاتی ہے
نبضیں چھٹ جاتی ہین یا سانس اکھڑجاتی ہے

۱۲

[illegible]

ہے یقین مہر امامت پہ زوال آتا ہے
ہر گھڑی اپنی رنڈاپے کا خیال آتا ہے

۱۳

[illegible]

چشم نرگس نہ کہو دیدۂ حیرانی ہے
بال سنبل کے کھلے ہین یہ پریشانی ہے

۱۴

[illegible]

آج اماں کے بھرے گھر کی صفائی ہوگی
آج اس دشت مین بھائی سے جدائی ہوگی

۱۵

[illegible]

ترک بیعت پہ تو ہے اسقدر ابرام انہین
نہر حاکم کی ہے پانی سے ہے کیا کام انہین

۱۶

[illegible]

جنگ چھڑنے کو ہے نرغے سے بچالو نانا
ہم کو للہ مدینے مین بلالو نانا

۱۷

[illegible]

اپنا کچھ دھیان نہ بیٹوں کا الم ہے مجھکو
بھائی اور بھائی کی اولاد کا غم ہے مجھکو

۱۸

[illegible]

خون مین کرتا علی اصغر کا کہین لال نہو
جسم قاسم کا ہے نازک کہین پامال نہو

۱۹

[illegible]

صف بہ صف مورچے پر مورچہ یون حائل ہے
بیچ سے جسکے ہوا کا بھی گذر مشکل ہے

۲۰

[illegible]

چلے جھک جھک کے چڑھانا وہ کمانداروں کا
اور ترکش سے وہ منہ کھولنا سوفاروں کا

۲۱

[illegible]

فرق سے زینب ناشاد کے چادر لینا
لوٹ کے مال سے اپنی سپرین بھر لینا

۲۲

[illegible]

لیکے زرہ پیچ چلے ہم تن سر مدت سے
قتل شبیر پہ باندھی ہے کمر مدت سے

۲۳

[illegible]

آن کی آن میں دا ان دشمنِ دیں آپہونچا
اسطرح حُر جری کے بھی قریں آپہونچا

۲۴

[illegible]

رنگ چہرہ کا ایک آتا ہے تو اک جاتا ہے
حُر نے پروا بھی نہ کی اسکی یہ کون آتا ہے

۲۵

[illegible]

کچھ خبر ہے تجھے کیوں بغض و حسد ہے مجھسے
حُر کا کیا میں نے بگاڑا جو یہ کد ہے مجھسے

۲۶

[illegible]

ہوں میں مجبور بھلا میری کہاں چلتی ہے
آج قینچی کی طرح اوس کی زبان چلتی ہے

۲۷

[illegible]

شیفتہ آلِ پیمبر کا ہے دل دادہ ہے
صبح سے آج بغاوت پہ وہ آمادہ ہے

۲۸

[illegible]

لاکھ ایسے جو بگڑ جائیں تو ہوتا کیا ہے
قید ہو جائے گا حُر دل میں یہ سمجھا کیا ہے

٢٩

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کچھ لحاظ اوس کا نہین جس سے یہ رتبہ پایا
فوج مین کس کی بدولت ہے یہ عہدا پایا

٣٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تہمتین کفر کی ہم لوگو نپر وہ دہرتا ہے
اور مزہ یہ ہے کہ مرنے سے نہین ڈرتا ہے

٣١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مال دنیا کی طمع بیخردی سمجہا تھا
جان دینے کو حیات ابدی سمجہا تھا

٣٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جیتے جی واصل دوزخ تن ناپاک ہوا
شعلۂ غیظ سے جل بھن کے لعین خاک ہوا

٣٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک دن منہ تجھے حاکم کو دکہانا ہوگا
بیڑیاں پہنے ہوئے کوفے مین جانا ہوگا

٣٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مختصر بات وہ کر جس مین کوئی طول نہ ہو
جرم ثابت ہے کہین عہدہ سے معزول نہ ہو

۲۵

[illegible]

کیا قباحت ہے نہین تو جو شناسا میرا
پوچھے ان لوگون کدلے کوئی رتبا میرا

۲۶

[illegible]

برشِ تیغ و سنان کچھ نہ دکھائی تو نے
کی عجب طرح کی بر وقت رکھائی تو نے

۲۷

[illegible]

مین یہ سمجھتا تھا کہ ہوشیار ہے فرزانہ ہی
کھل گیا راز کہ بے عقل ہے دیوانہ ہی

۲۸

[illegible]

گھیر کر راہ سے شبیر کو لانا کیسا ؛
چھڑ گئی جنگ تو پھر آنکھ چرانا کیسا ؛

۲۹

[illegible]

جس پہ مامور ہے وہ کام نہین کرتا ہے
آکے میدان مین تو نام نہین کرتا ہے

۳۰

[illegible]

کبھی چھپتی ہے سپاہی سے کسینے تلوار
اتنے سرہنگ ہین آکر کوئی چھینے تلوار

م ۲۲

[illegible]

باگ پر ہاتھ جو ڈالا تو مجل ہوں یارب
ٹکڑے ان ہاتوں کے اوڑتے ہوے دیکھوں یارب

م ۲۳

[illegible]

جتنی تعریف کروں میں وہ بجا ہے انکی
جابجا دیکھ لے قرآن میں ثنا ہے انکی

م ۲۴

[illegible]

اسپہ ساقی کوثر کا عجب عالم ہے
عرش سے فرش تلک غلغلہ ماتم ہے

م ۲۵

[illegible]

اسم شہ دردرسیدہ کے لئے راحت ہے
اسکی الفت کا ثمر بعد فنا جنت ہے

م ۲۶

[illegible]

بچے بیتاب ہیں واں اہل حرم روتے ہیں
حیف ہے آل محمدؐ پہ ستم ہوتے ہیں

م ۲۷

[illegible]

راستے پر میرا اللہ مجھے لایا ہے
تو ہے گمراہ تجھے ابلیس نے بہکایا ہے

۴۷

[illegible]

نوکری چیز ہے کیا جائے اگر جاتی ہے
خوش ہوں میں دولت کونین تو ہاتھ آتی ہے

۴۸

[illegible]

نام اسطرح جو جھنڈے پہ چڑھا ہے انکا
مرتبہ تیری خوشامد سے بڑھا ہے انکا

۴۹

[illegible]

جانشینی میں [illegible] آتی ہے
سلطنت [illegible] بھی مل جاتی ہے

۵۰

[illegible]

ظن غالب ہے کہ کل فوج پہ بھی غالب ہوں
میں طرفدار علی ابن ابی طالب ہوں

۵۱

[illegible]

شکر ہے شکر ہے وہ وقت بھی اب آپہونچا
باگ لینے ہی کی ہے دیر کہ میں جاپہونچا

۵۲

[illegible]

دیکھنا جنگ سے کیا آنکھ چراتا ہوں میں
ہو کے رخصت شہ مظلوم سے آتا ہوں میں

۵۲

[illegible]

لیگئی کھینچ کے خود رحمت معبود اوسے
دولت دارین مین ملی منزلِ مقصود اوسے

۵۳

[illegible]

خیر خواہی کا ہر اک شخص صلہ پاتا ہے
تیری سرکار مین جو آتا ہے بن جاتا ہے

۵۴

[illegible]

سر سے سودا وہ گیا دعوے باطل نہ رہا
منہ بھی سردار کو دکھلانے کے قابل نہ رہا

۵۵

[illegible]

نار دوزخ سے بچا مجھکو شہنشاہ میرے
جلد منزل پہ لگا دو خضر راہ میرے

۵۶

[illegible]

میرا مہمان میرا غمخوار یہان آتا ہے
ناز حورون کو ہے جسپر وہ جوان آتا ہے

۵۷

[illegible]

نار دوزخ سے بچون بادۂ گلفام ملے
قصر جنت مین پہونچ جاؤن تو آرام ملے

۵۹

[illegible]

نہیں کہتا مین کہ جنّت کا سزاوار ہون مین
ہان مگر تو ہے کریم اور گنہگار ہون مین

۶۰

[illegible]

گر گنہگار پہ لطفِ شہِ والا ہو جائے
فردِ عصیان ابھی جنت کا قبالا ہو جائے

۶۱

[illegible]

دیکھ کر شاد وسے حضرت شبیر ہوئے
اپنے مہمان سے خود بڑھ کے بغلگیر ہوئے

۶۲

[illegible]

پیش حق مرتبہ جُز حیدرِ لشکر کس کا ہے
جبرئیل آئے ہین جس گھر مین وہ گھر کس کا ہے

۶۳

[illegible]

ہو کے خوش احمد مختار کو راضی کیجے
بندۂ خاص ہون مین بندہ نوازی کیجے

۶۴

[illegible]

تجھ سے راضی ہون مین اب خالق اکبر کی قسم
روح زہرا کی قسم نفسِ پیمبر کی قسم

م ۶۵

[illegible]

مرتبہ کیا یہ ترے واسطے کم ہے بھائی
نام تیرا بھی شہیدوں میں رقم ہے بھائی

م ۶۶

[illegible]

عیش و عشرت کا ترے واسطے ساماں ہوگا
آج تو پنجتن پاک کا مہماں ہوگا

م ۶۷

[illegible]

اس مصیبت میں رفیق ایسے کہاں ہوتے ہیں
اب کوئی دم میں یہ نظروں سے نہاں ہوتے ہیں

م ۶۸

[illegible]

حشر تک مجھ سے ملاقات نہیں ہونے کی
آج دنیا میں بسر رات نہیں ہونے کی

م ۶۹

[illegible]

دشت پر ہول یہ تا حشر وطن ان کا ہے
یہ وہ ہیں دامن صحرا ہی کفن جن کا ہے

م ۷۰

[illegible]

شکر صد شکر کہ آسان ہوئی مشکل میری
لگ گئی آن کے کشتی لب ساحل میری

۲۱
[illegible]

موت آجائے تو پھر زیست کا ساماں ہو جائے
تیغ کا گھاٹ مجھے چشمۂ حیواں ہو جائے

[illegible]
[illegible]

گرچہ اب پہلے سے تیور نہیں وہ طور نہیں
یہ وہی حُر دلاور ہے کوئی اور نہیں

۲۳
[illegible]

مل گلے سے تو میرے جان تحمل کرکے مجھے
میں تجھے دیکھ لوں تو دیکھ لے جی بھر کے مجھے

۲۴
[illegible]

برچھیاں تولے ہر اک سمت سے خونخوار بڑھی
دوش پر لیکے کمانوں کو خطا کار بڑھی

[illegible]
[illegible]

حُر یہ کہہ کر رزم روانہ ہو میدان کی طرف
دیکھتا جاتا تھا مڑ کر شہ ذیشاں کی طرف

[illegible]
[illegible]

ناریوں کو نہ کسی سمت اماں ملتی تھی
سر گرے پڑتے تھے ٹاپوں سے زمیں ہلتی تھی

۷۴

[illegible]

چھین کر خود و زرہ تیغ و سپر لے کے پھروں
تھا یہ مطلب پسر سعد کا سر لے کے پھروں

۷۵

[illegible]

چال تھی وہ کہ نسیم سحری چلتی تھی
برق و صرصر کے کلیجے پہ چھری چلتی تھی

۷۶

[illegible]

راہ سے جان بچا کر نہ اگر ہٹ جاتے
پاؤں ناقوں کے بھی گھوڑوں کی طرح کٹ جاتے

۷۷

[illegible]

تاب کیا ہے جو زر روک لے جیحون مجکو
پھاند جاؤں جو ملے قلعہ گردون مجکو

۷۸

[illegible]

گر کے گھوڑوں سے جو فی النار ہوے جاتے تھے
چار ٹکڑے معہ رہوار ہوے جاتے تھے

۷۹

[illegible]

ہو گیا پار صفوں کے وہ عجب سرعت سے
رہ گئے دیکھتے منہ نقش قدم حیرت سے

۷۳

[illegible]

سطرین اتر ارہی ہین حور کے گیسو کیطرح
خامہ بل کرتا ہے شاخ سر آہو کیطرح

۷۴

[illegible]

عزم راکب کا سمجھتا تھا عجب گھوڑا تھا
اونگلیون کی حرکت اوسکے لئی کوڑا تھا

۷۵

[illegible]

[illegible] سمجھتے تھے جو [illegible] سلیمان اوسکو
[illegible] بان [illegible] تھین پریان اوسکو

۷۶

[illegible]

جان لینا ملک الموت کو دشوار نہین
بات ہین مرگ مفاجات ہے تلوار نہین

۷۷

[illegible]

دل کو بسمل کئے دیتے تھے اشارے اوسکی
جان دیکر بھی تڑپتے رہے مارے اوسکی

۷۸

[illegible]

ہو قلم بن کے مرقع دم عیسیٰ کھینچا
جب چلی وہ ملک الموت کا نقشا کھینچا

[illegible]

برق کے سانچے مین صانع نے اوسی ڈہالاتہا
جب اوٹھی کاٹ کے مقتول کا منہ کالاتہا

[illegible]

اپنے کشتون کو تڑپتا ہوا وہ چھوڑ چلی
رحم آئے نہ کہین اس لئے منہ موڑ چلی

[illegible]

جب تلک میان مین تھی شرم کے وہ دام مین تھی
سب حجاب اوٹھ گیا جب جلوگہ عام مین تھی

[illegible]

بہہ گری شرق مین مغرب مین وہ جا کر چمکی
اوٹھ کے یہ ابر مین چمکی وہ فلک پر چمکی

[illegible]

نکلی گھونگٹ سی جو وہ ابروئے جانان کیطرح
ذرے جوہر کے چمکنے لگے افشان کیطرح

[illegible]

پھونک دینے کے لئے برق شرربار تھی وہ
آگ پانی مین لگا دینے کو تیار تھی وہ

۹۵

[illegible]

جان کچھ ہے کہ نہیں موت کو دم ہو کا یہ ہے
رگ گردن ہے کہ اوترا ہوا چلّا یہ ہے

۹۶

[illegible]

ابتری ایسی ہوئی راہ سے بے راہ تھے سب
نا سزا جنگ کے قانون سے آگا تھے سب

۹۷

[illegible]

جب ہزیمت ہوئی پھر فتح بھلا کیا لکھیں
ابن سعد سے کہتے تھے بتا کیا لکھیں

۹۸

[illegible]

سر سے سودائے دغا دور ہوا جاتا تھا
نشہ ہر اک کا کافور ہوا جاتا تھا

۹۹

[illegible]

اسبار کیسے کئی لعینوں کو جو دیتا وسکی
مسکراتی تھی اجل دیکھ کے صورت اوسکی

۱۰۰

[illegible]

مرنے والونکو مزہ آگیا مے نوشی کا
اوسکے جو ہر وہ نہ تھے نقش تھا بیہوشی کا

[illegible]

رن مین ہر اک شقی جائے اماں ڈہونڈہتا تہا
تہا وہ شہباز اجل طعمہ جان ڈہونڈہتا تہا

[illegible]

بہاگتی پہرتی ہے فوج ستم آرا دیکہین
حُر نے کیا کام کیا ہے یہ تماشا دیکہین

[illegible]

اسطرف گاہ کبہی سے کے اودہر جاتا تہا
خیمہ شاہ کی جانب سے گذر جاتا تہا

[illegible]

خوف سے حال زبون [illegible] اشرار کا ہے
سب تصدق میرے مولا تیری سرکار کا ہے

[illegible]

گہیرے ہین دشمن دین فاطمہ کے پیارون کو
حق سلامت رکہے بیکس کے مددگارون کو

[illegible]

یہ ہین کہتا نہین یہ لوگ گنہگار نہین
قتل اس طرح ہون اسکا ہی روادار نہین

م ۱۰۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بدلے گن گن کے اب اے اہل ستم لو مجھ سے
تمپہ مین ہاتھ اوٹھاؤن تو قسم لو مجھ سے

م ۱۰۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سرد مہری سے کوئی اسپ کو گرما کے بڑھا
لی کمند ایک نے اور غیظ سے بل کہا کے بڑھا

م ۱۰۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
برچھیان تن کے جو کہا مین تو جگر تک پہونچین
تیغین چہاتی پہ جو روکین تو کمر تک پہونچین

م ۱۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آکے بالین پہ شہ یثرب و بطحا روئے
ہل گیا عرش برین یون شہ والا روئے

م ۱۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آخری اب مجھے ملاقات تو کر لے بہائی
مرتے دم منہ سے کوئی بات تو کر لے بہائی

م ۱۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حشر تک تجھکو اسی دشت مین اب رہنا ہے
عرض کر قبلہ کونین سے جو کہنا ہے

[illegible]

[illegible]

مسکراتا ہوا دنیا سے گیا جنت مین
وہ گیا داغ جدائی کا دل حضرت مین

[illegible]

[illegible]

خون مین تر باغ وفا کا گل تازہ آیا
اسطرح سے در دولت پہ جنازہ آیا

[illegible]

[illegible]

گود مین لیکے اوسے سید والا اوٹھے
اے زہے بخت کہ اس طرح سے لاشا اوٹھے

[illegible]

[illegible]

اوسکی کیا بات خدا جسکے طرف ہوجائے
حُر کی ممکن ہو غلامی تو شرف ہوجائے

۱۱۵

[illegible]

اسلحہ لے کے روانہ ہوا گھوڑا حُر کا
پیچھے پیچھے تہا فرس آگے جنازہ حُر کا

۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گھر سے باہر جو وہ بہو سے نہین نکلی ہے
سو جگہ پاؤن سے مقتل کی زمین نکلی ہے

۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اک طرف ہات کو تھی شاہ کی دختر تھامے
ساتھ فضہ بھی چلی گوشۂ چادر تھامے

۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیٹے کو سامنے سے میرے ہٹاؤ لوگو
کس طرف لاش ہے بہائی کی بتاؤ لوگو

۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کون اوٹھائیگا اس آوارہ وطن کا لاشہ
بہائی سے پہلے ہی اوٹھ جائے بہن کا لاشہ

۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کل تلک رہتی تھی خیمون مین امیرونکی طرح
آج مین خاک پہ بیٹھونگی فقیرونکی طرح

۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس سے بھی بڑھکے بھلا اور کوئی ذلت ہوگی
نام نانا کا جو لونگی تو حقارت ہوگی

م۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لاش شبیر کی میدان مین تھرانے لگی
گریۂ فاطمہ زہرا کی صدا آنے لگی

م۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دن کو خالق کے اطاعت مین بسر کرتے تھے
رات کو روز عبادت مین سحر کرتے تھے

م۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رو دونگی حشر تلک حق کے فدائی کہکر
ہمسایہ کبکو پکارونگی مین بہائی کہکر

م۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
چھوڑ کر تم کو نہ مانوس رہے گی مجھ سے
اب ملیگی نہ یہ بن باپ کے بچی مجھ سے

م۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دے کے تسکین اوسے چھاتی سے لگا لو بھائی
اوٹھکے آغوش مین جلد یسے بٹھا لو بھائی

م۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کس سے فریاد کرون کسکو پکارون بھائی
کوئی دیتا نہین مجکو سر پر خون بھائی

۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنی مان جائیکی جو آس تھی وہ توڑ گئے
قید ہونے اوسے پردیس مین تم چھوڑ گئے

۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قتل پیاسا ہی کیا فاطمہ کے پیارون کو
ہائے کچھ شرم نہین شام کے سردارونکو

۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کس کو داغ اپنے کلیجے کے دکہائے یہ بہن
آج امان کو کہان ڈہونڈنے جائے یہ بہن

۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آپ تو آج کی شب خلد مین مہمان ہونگے
ہم اسیرونکی طرح داخلِ زندان ہونگے

۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اوسکو سمجھاون کہ بچون کا بلکنا دیکھون
بہائی کسطرح مین بہاوج کا رنڈاپا دیکھون

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خواب راحت مین ہے اب گیسوون والا میرا
تہے رونے سے نہ جی اوٹھے گا پیارا میرا

۳۹

[illegible]

بات کو اسکی نہ بھولے سے کبھی ٹالا تھا
بہن نے دُکھ سہکے اسی دن کے لئے پالا تھا

۴۰

[illegible]

بیٹی کیوں آئی ہے جان اپنی تو کھونے کے لئے
ماں تو موجود ہے یاں لاش پہ رونے کے لئے

۴۱

[illegible]

بے خودی چار طرف چھائی ہے سناٹا ہے
پھوپی اماں مری بابا کا گلا کاٹا ہے

۴۲

[illegible]

اے فلک احمد مختار کا گھر خاک ہوا
آج بس خاتمۂ پنجتن پاک ہوا

۴۳

[illegible]

کوئی خالق کو نہیں تم سے ہے پیارا اسدم
آزماتا ہے خدا صبر تمہارا اسدم

۴۴

[illegible]

ڈر ہے اب کیا کہ ہوا قتل پسر زہراؑ کا
پھونکدو آتش بیداد سے گھر زہراؑ کا

۴۵

[illegible]

ختم ہو جلد سفر لعل و گہر پائین گے
حاکم شام کے دربار سے زر پائین گے

۴۶

[illegible]

خادم کو حکم ہے کہ یہ کہدے پکار کے
روباہ شیر ہو گئے بچے کو مار کے

۴۷

[illegible]

شمر کہتا تھا کہ رحم ان پہ نہ کہائے کوئی
ہان خبردار نکل جانے نہ پائے کوئی

۴۸

[illegible]

آنکھین لہو کی بوند ہین چین جبین بھی ہے
غصے مین آج اولٹی ہوی آستین بھی ہے

۴۹

[illegible]

کس بات کی ہے تیغ جفا حاضر ہے
بے بیمار کے زینب کا گلا حاضر ہے

۵۰

[illegible]

تلوار ان کی جب نہ سمائے نیام مین
ہل چل نہ کیون پڑے سپہ روم و شام مین

۴۳

[illegible]

خیبر کا حال آئینہ روز مصاف تھا
کھنچتے ہی ذوالفقار کے میدان صاف تھا

۴۴

[illegible]

کب سے کھڑا ہے ڈیوڑھی پہ گھوڑا کسا ہوا
خوشبو سے یال کی ہے بیابان بسا ہوا

۴۵

[illegible]

رکتے ہیں کب کسی سے یہ شوق جہاد میں
بیتاب دل ہے گود کے پالے کی یاد میں

۴۶

[illegible]

مرنے پہ ہیں تلے ہوئے عزم استوار ہے
زوجہ کا انس ہے نہ سکینہ کا پیار ہے

۴۷

[illegible]

لیں باگ جب تو فوج کی کیا کائنات ہے
ٹاپوں میں ایسے گھوڑے کی نہر فرات ہے

۴۸

[illegible]

رخصت مجھے دلانے ہیں اب آپ کد کریں
جی جاؤں میں حضور جو میری مدد کریں

۱۰

[illegible]

کب تک نہ کیجیے گا سفارش امام سے
دلوائیے رضا مجھے شاہِ انام سے

۱۱

[illegible]

میں خیر مانگتی تھی علیؑ کے نشان کی
تصویر ہو تمہیں تو میرے باباجان کی

۱۲

[illegible]

کس طرح صبر آئیگا زہرا کی جائی کو
ہوتا ہے کوئی ہاتھ سے بھی پیارے بھائی کو

۱۳

[illegible]

لٹتی ہوں کربلا میں دہائی بتول کی
ہوتی ہے بیکس آج نواسی رسول کی

۱۴

[illegible]

کھوتی ہوں ہاتھ سے میں پدر کی کمائی کو
ہے ہے کہاں سے لاؤنگی پھر پیارے بھائی کو

۱۵

[illegible]

بچے یتیم ہوتے ہیں اب گھر اجاڑ ہے
بھاوج جوان چھاتی پہ میری پہاڑ ہے

م ۱۶

[illegible]

کیا بیکسی ہے صبح سے زہرا کی جائی پر
صدقے اوتارے کوئے مجھے پیارے بھائی پر

م ۱۷

[illegible]

ہے ہے نہ چلا جہان سے حامل نشان کا
بازو قوی تھا جس سے میرے بھائی جان کا

م ۱۸

[illegible]

اتا ہے نہین سے رحم کمر توڑے جاتے ہین
تنہا یہ دشمنون مین ہمین چھوڑے جاتے ہین

م ۱۹

[illegible]

اب تک جو دی رضا نہ انہین کیا مراد تھی
اکبر سے مجکو ان کی محبت زیادہ تھی

م ۲۰

[illegible]

تاخیر آج کس لئے اے شبیر ہو گئی
مین پوچھتا تھا آنے مین کیون دیر ہو گئی

م ۲۱

[illegible]

جس شی کی تم تلاش کرو بے گمان ملے
مشکل ہے اس ضعیفی مین بھائی جوان ملے

۳۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جاتے ہیں آس توڑ کے یہ مجھ فقیر کی
بے چین ہوگی روح جناب امیر کی

۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوتا ہے بات بات میں شک بوتراب کا
جلوہ رہے زمانے میں اس آفتاب کا

۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مشکِ سکینہ ہاتھ میں تھی اوس دلیر کے
یا بچہ غزال تھا پنجے میں شیر کے

۳۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الفت سے سر پہ ہاتھ رکھا اوس دلیر نے
بانہیں گلے میں ڈال دیں فضہ کے شیر نے

۳۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سرمایہ سکون دلِ بیقرار ہے
یہ شاہِ ولی عطا کا چراغ مزار ہے

۳۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ممتاز ہے غیور ہے نازک مزاج ہے
شہزادہ ہے میرا یہ میرے سر کا تاج ہے

۲۸

[illegible]

آسے نہ رنج قلب سے شہ خاص و عام مین
ڈالونگی آج رو کے خلل میرے کام مین

۲۹

[illegible]

تم خیر مانگتی رہو صاحب امام کی
آقا سے بڑھ کے جان نہین ہے غلام کی

۳۰

[illegible]

زوجہ کو روتا چھوڑ کے غازی نکل گیا
دامن چھڑا کے شیر حجازی نکل گیا

۳۱

[illegible]

رکھا جو پاؤن بڑھ کے جری نے رکاب مین
اک برق تھی کہ کوندہ گئی اضطراب مین

۳۲

[illegible]

جنات کہہ رہے ہین عجب اس کا بخت ہے
پریان پکارتی ہین سلیمان کا تخت ہے

۳۳

[illegible]

آمد کو سنکے شیر کی لشکر مین دم نہین
خیبر کے معرکے سے لڑائی یہ کم نہین

۳۴

ذہن رسا مصورِ جادو نگار ہے
ہردم عروسِ فکر پہ دونی بہار ہے
تزئین پہ کہکشان کا مشّاطہ نثار ہے
جو بیت ہے وہ سلکِ دُرِ شاہوار ہے
وہ رزم ہو کہ بزم کا دل باغ باغ ہو
لالہ کی طرح قلب پہ حاسد کے داغ ہو

۳۵

اے تیغ دو زبان قلم ذوالفقار ہو
دکھلا کے جوہروں کی چمک شعلہ بار ہو
مجلس پہ رزمگاہ کا حال آشکار ہو
جو آج تک سُنی نہ ہو وہ کارزار ہو
پانی ہوا اُٹھ کے شرم سے ہر موج آب کی
رہ جائے تیرے آگے روانی سحاب کی

۳۶

دعوے بہت ہے جنکو مبارک ہو برتری
جو ہیں شجاع کہتے ہیں خود کو کہیں جری
کیا مدعی کو رزم میں ہوتا ہے ہم سری
فضلِ خدا سے پیشہ ہے اپنا سپہگری
جوہر ہیں اپنی نظم میں تیغ اصیل کے
فقرے ہیں سب بتائے ہوئے جبرئیل کے

۳۷

گونجی ہوا میں حضرتِ عباس کی صدا
سمجھے یہ سب کہ آگئے پھر شیرِ کبریا
تیور وہی تھے رعب وہی تھا وہی وغا
دھوکا بڑا تو یہ ہے کہ دلدل تھا باد پا
قوت کا فرق تھا نہ شجاعت کا فرق تھا
کچھ فرق تھا اگر تو امامت کا فرق تھا

۳۸

سقائے اہلِ بیت کا اللہ رے حشم
شقہ جو سبز ہے تو درخشندہ ہے علم
حیرت سے اسکو دیکھیں نہ کیوں بانیٔ ستم
عیسیٰ کا ہاتھ کاندھے پہ ہے ازرہِ کرم
رکن حطیم پر ہیں یہ پردے پڑے ہوئے
یا دوش مصطفیٰ پہ علیؑ ہیں کھڑے ہوئے

۳۹

یوسف نے خواب میں بھی نہ پایا جبین کا نور
شرمندہ رخ کو دیکھ کے مہرِ مبین کا نور
وہ روشنی کلائیوں کی آستین کا نور
پہونچا تھا آسمان نہم تک زمین کا نور
رکھ کر فلک پہ واجب تعظیم ہو گیا
بے نور تھے ستاروں میں تقسیم ہو گیا

۴۰

[illegible]

موسیٰ کو اشتیاق ہے جس کا وہ نور ہے
جلوہ یہ برق حسن صد کوہ طور ہے

۴۱

[illegible]

خط سیہ سواد ہے گیسوئے حور کا
صبح اوّل طلیعہ ہے روئے حضور کا

۴۲

[illegible]

کرلے نہ اقتباس جو نور جناب کو
ہے ماہ کی طرح سے محاق آفتاب کو

۴۳

[illegible]

کف مین جو تل ہے وہ ید بیضا ضرور ہے
انگلی ہر ایک رشک دہ شمع طور ہے

۴۴

[illegible]

اس سلک آبدار کی شہرت بڑی ہوئی
جوہرونکی آنکھ رہتی ہے اُنسے لڑی ہوئی

۴۵

[illegible]

روشن تو ہے ضرور پہ ایسی ضیا نہین
خورشید کو اس آئینہ خانے مین جا نہین

[illegible]

آٹھون مین ایک بھی تو نہ تھا اس جوان کی طرح
چھرونے رنگ اوڑگیا زاغ کمان کی طرح

[illegible]

خنجر پڑا تو خاک کا پیوند ہو گیا
مشہور جب یہ پیچ علی بند ہو گیا

[illegible]

آج اپنا ہاتھ پرچم فتح و ظفر پہ ہے
ظل ہمائے اوج سعادت یہ سر پہ ہے

[illegible]

سب جانتے ہین ابن شہ لافتیٰ ہون مین
مجھسے جدا علی نہ علی سے جدا ہون مین

[illegible]

یہ زور پر گھمنڈ تھا نانہ حسنہ اب کو
رستم کو مانتا تھا نہ افراسیاب کو

[illegible]

بھولے ہو دل سے شافع یوم الحساب کو
کیا منہ دکھاؤ گے نہ رسالت مآب کو

۵۳

اصلا نہیں ہے دولت دنیا کا اعتبار
[illegible]

دونون کا ایک حال ہے کیا انقلاب ہے
کیسی سرائے دہر مین مٹی خراب ہے

۵۵

[illegible]

اک دم بھی رہ نہ سکتا وہ قربوس زین پر
سر اوس کا لوٹتا نظر آتا زمین پر

۵۴

[illegible]

حق کی نظر میں جہان مین جو ہو وہ مرد ہے
جو اوسکی پیروی کرے وہ ہرزہ گرد ہے

۵۶

[illegible]

فرعون غرق ہوگیا ہامان نہیں رہا
تم کیا ہو جب جنود سلیمان نہیں رہا

۵۷

[illegible]

بے حد مصر تھا یون تو نہ وہ یادہ گو ہٹا
جب مین نے بیٹھ کے ڈانٹ دیا کینہ جو ہٹا

۵۸

[illegible]

دیکھیے کو ڈھانے آئے تھے تذلیل دیکھیے
اصحاب فیل در رجم ابابیل دیکھیے

۵۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
واقف نہیں ہو تیغ بہشتی کی کاٹ سے
گر خیر چاہتے ہو تو ہٹ جاؤ گھاٹ سے

۵۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پانی نہ دینگے ہم تو شہ تشنہ کام کو
پیاسا کرینگے ذبح امام انام کو

۶۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دُلدل کی طرح اوڑنے کو گھوڑا اینٹھ گیا
بازو سے آکے زور علی کا لپٹ گیا

۶۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آئی بہار گرز گران سر ثمر بنے
نیزے نہال ہو گئے شاخیں تبر بنے

۶۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گلدستے باغبان قضا کو یہ مل گئے
زخموں کے پھول غنچہ سوفار کھل گئے

۶۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زاغ کمان تو رہ گئے پر تولتے ہوئے
مرغان روح اوڑنے لگے بولتے ہوئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بہا گو منٹو بچو کی جو ہر جا بکار تھی ٭
گردن پہ موت موت پہ ذلت سوار تھی ٭

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
طوفان اٹھا تھا تیغ دو پیکر کی آب کا
بے چوبہ فلک پہ گمان تھا حباب کا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ڈرونسے پائے جھرین بھی چھالے پڑ گئے
دریا کی بھی زبان مین تچھالے پڑ گئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رکھدیتی تھی وہ رشتۂ اُمید توڑ کے
سرکش کی پھینکدیتی تھی گردن مروڑ کے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گھبرا کے ہٹ رہی تھی ترائی سے فوج بھی
کچھ کہہ رہی تھی کان مین ساحل کے موج بھی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اوٹھنے مین ناز کیون نہ ہو غازی کا ساتھ ہے
معشوق سبزہ رنگ کے دامن مین ہاتھ ہے

٤٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دونون مین ساتھ ساتھ یہ حیرت کی بات ہے
دن جو خدا نے خلق کیا اوسکی رات ہے

٤١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آکاٹ کر پیادے کو سر پر سوار کے
دم لینا پھینو لگا اوس پار اوتار کے

٤٢

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اوسکی چمک کی دہاک تھی ہر فوج فوج مین
ایسی صفائی ابھی نہین دیکھی ہے موج مین

٤٣

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہر موج اوس کی جانکو روتی ہے آج تک
اعمال نامہ اشکون سے دہوتی ہے آج تک

٤٤

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قالب مین جان تھی نہ کسی بد صفات کے
خالی تھے نقد روح سے کیسے حیات کے

٤٥

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سب رشتہ وار قتل ہوے تھے سپاہ مین
لڑ موتیون کی اشک تھے تار نگاہ مین

[illegible]

پھینکنے لگے جو خوف سے دامن مین خاک کے
پُچھنے لگی اجل بھی اونھین تاک تاک کے

[illegible]

مردے بھی سٹر گئے یہ تمازت تھی مہر مین
رواں تھا سحاب کا دست سپہر مین

[illegible]

جو نعمتین ملین ہمین شہ کی جناب مین
پائیگا کب اونھین عمر سعد خواب مین

[illegible]

بحر فنا مین طعمہ ماہی آز تھے
تھے تہ نشین وہی جو بڑے آب دار تھے

[illegible]

کھیلے ہوئے شکار بڑے تھے دلیر کے
رہ رہ کے خون ٹپکتا تھا پنجے سے شیر کے

[illegible]

جلوے سے اوسکے شپرہ خو کینہ توز تھے
آب سیاہ تیغ سے سب تیرہ روز تھے

۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نکلا جو صف سے اوسکا زبون حال ہو گیا
ایسا پڑا طمانچہ کہ منہ لال ہو گیا

۵۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زنجیر روکتی ہے کہین فیل مست کو
کیا آگ چھوڑ دیتی ہے آتش پرست کو

۵۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شیرازہ کھل گیا تھا کتاب ممات کا
جیم اجل تھا دائرہ اونکی حیات کا

۵۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صمصام شعلہ بار ہوا مین بلند تھی
اک نیزہ آگ دشت وغا مین بلند تھی

۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
طعمہ ہوا شقی سر بیدریغ کا
کلمہ پڑھا زبانۂ دوزخ نے تیغ کا

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عباس رعب و داب مین حیدر سے کم نہین
اتنا ہی فرق ہے کہ امام امم نہین

۹۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چل جائے وار گر خلف بوتراب کا
چوگان سے چھین لے ابھی گیند آفتاب کا

۹۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یون دل مین اپنے چاہنے والے کے گھر کرے
معشوق کی نگاہ سے پہلے اثر کرے

۹۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جرار و شمشیر گھوڑے کو مہمیز ہو گیا
شہ‌پر برادوس ستیز مین خون ریز ہو گیا

۹۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چمکارتے رہے اوسے جب تک زمین پہ تھا
جب باگ اوٹھگئی فلک ہفتمین پہ تھا

۹۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مہمیز کی ذرا تو کنوتی بدل گئی ؞ ؞
تڑپا جو رخش دلیہ چھری سے چل گئی ؞ ؞

۹۶۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پریون کے دل مین قدر تھی حسن و جمال کی
قدسو نے پائمال تھین آنکھین غزال کی

۹۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہم و خیال اوسکی روانی سے دنگ تھا
آنکھون مین تھا نگاہ کمان مین خدنگ تھا

۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رہ رہ کے کیا چمکتے ہین حلقے رکاب کے
دو برج نور کے ہین قمرین آفتاب کے

۹۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیکل سے زیب بڑھ گئی حسن و جمال کی
پیدا ہر ایک نعل سے رویت ہلال کی

۹۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا پنجہ لوائے جلالت مآب ہے
طوبا کے سر پہ جلوہ فگن آفتاب ہے

۹۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تازی کی شوخیون پہ جو غازی کو ناز تھا
غازی کی ران باگ پہ تازی کو ناز تھا

۹۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیارا فرس تھا دلبر شاہ حجاز کا
محمود کو یہ عشق نہ ہوگا ایاز کا

۲۰۰

[illegible]

نکلے شرارے نعل ضیا بار اسپ سے
غل تھا کہ پھول جھڑتے ہیں رفتار اسپ سے

۲۰۲

[illegible]

شعلہ تھا یا شرارہ تھا یا تیر جستہ تھا
آہو بھی اوسکے سامنے زانو شکستہ تھا

۲۰۱

[illegible]

پانی تھی آنکھ چشم حیا کوش کی طرح
شفاف جسم صبح بنا گوش کی طرح

۲۰۴

[illegible]

کانٹے پڑے ہوئے تھے عطش سے زبان میں
ٹھنڈی ہوا جو پائی تو جان آئی جان میں

۲۰۳

[illegible]

ہو کر جو ٹکڑے تیغ سے سب اہرمن گرے
کشتوں کا ڈھیر دیکھ کے زاغ و زغن گرے

۲۰۵

[illegible]

الفت جو اوسکو تھی خاصۂ بو تراب سے
گھوڑا بھی تھوتھنی کو وہ ٹہانے تھا آب سے

۱۱۸

مشکیزہ بھر کے نہر سے نکلا وہ جنگ جو
اور روکنے کو شیر کے بڑھنے لگے عدو
کہنے لگا لعینوں سے یہ شمر کینہ خو
پانی کے بدلے بڑھ کے بہا دیجیو لہو

بیڑا ہے پار اب مدد کردگار سے
زخمی وہ شیر جا نہ سکے گا کچھار سے

۱۱۹

جب جست ہری دکھاتے تھے عباس ارجمند
مثل نسیم کرتا تھا اٹکھیلیاں سمند
سانچے میں تھا ڈھلا ہوا ہر ایک جوڑ بند
ہو آسمان کے پار اگر وہ بھرے زقند

طائر بنا کہیں کہیں طیارہ ہو گیا
اتنا ہوا بلند کہ سیارہ ہو گیا

۱۲۰

بے مثل وہ جری تھا جو تیغ آزمائی میں
کہتی تھی تیغ فرد ہوں میں بھی صفائی میں
کشتوں کی جانیں لوں گی ابھی رونمائی میں
خشکی میں جسم لوٹتے تھے سر ترائی میں

پیاسا سپاہ سے جو لڑ رہا تھا خلف بوتراب کا
لاتی تھی بھر کے موج کٹورا حباب کا

۱۲۱

آیا سمٹ کے جنگ کو پھر لشکر کثیر
پھر برچھیوں میں گھر گیا شہ کا مہ منیر
حربہ وہ کون سا تھا جو رکھتے نہ تھے شریر
کھپوال و گرز و خنجر و تیغ و سنان و تیر

دیوار آہنی تھی کہ لوہے کا جال تھا
ہر سمت سے گھرا ہوا حیدر کا لال تھا

۱۲۲

ملتی نہ تھی دلیر کی شمشیر سے نجات
عباس کا بھی ہاتھ تھا دست خدا کا ہاتھ
کثرت یہ ڈھالوں کی تھی کہ دن ہو گیا تھا رات
ہیبت یہ تھی کہ منہ سے نکلتی نہیں تھی بات

دیکھا جو حرب ضرب میں حیدر کے ڈھنگ کو
جبرئیل یاد کرتے تھے خیبر کی جنگ کو

۱۲۳

تھی تیغ کی وہ آب کہ دریا کا جزر و مد
دبکے ہوئے تھے خوف سے صحرا میں دام و دد
رکتا نہ تھا کہیں پسر ضیغم صمد
حملہ کناں صفوں پہ غزالوں کی تھا اسد

بڑھتا تھا جب وہ غیظ میں آنکھیں نکال کے
گینڈے [illegible] پر اپنی ڈال کے

۱۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نعرہ تہا نورِ چشمِ امیرِ عرب ہون مین
یہ دل مین جان لو کہ خدا کا غضب ہون مین

۱۲۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھینٹون سے خون کے بدلے ہوئے سب کے رنگ تھے
گہوڑے جو سبزہ رنگ تہے وہ بھی سرنگ تھے

۱۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پلٹا ہژبر نہر کو لاشون سے پاٹ کے
دو کر دیا نظر کو بھی پتلی مین کاٹ کے

۱۲۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گرد اتنی جم گئی رخِ زیبا سے روز پر
ہنستے تھے ذرے نیّرِ عالم فروز پر

۱۲۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیکھو وہ ماہِ نو نظر آیا سحاب مین ۞
معشوق کج ادا کا ہے چہرہ نقاب مین ۞

۱۲۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کھا کھا کے زخم پشتِ فرس [illegible] تھے
اُس بے زبان کے پاؤن بھی بیٹھے رہ گئے تھے

۱۳۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
طاقت جو طاق ہونے لگی راہوار کی
گردن پھرا کے تکتا تھا صورت سوار کی

۱۳۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خیل ملائکہ نکے سپہ دار ہو گئے
کٹوا کے ہات جعفر طیار ہو گئے

۱۳۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غل تھا کہ اس جری کو نہ ہر گز امان دو
تیر ون سے بڑھ کے مشک سکینہ کو چھان دو

۱۳۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھا فلک کی سمت بصد یاس گر پڑے
پشت فرس سے حضرت عباس گر پڑے

۱۳۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ترکش گرا تھا دوش سے کلگر کمان کے ساتھ
شانون سے دونون ہاتھ جدا تھے نشان کے ساتھ

۱۳۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وقت آخر ہے شہ [illegible] ئے
[illegible] پ [illegible] ب اسئے

١٢٦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ داغ اوٹھایا گود مین غازی کو پال کے
کس سے کہون جو لائے وہان تک سنبھال کے

١٢٧

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لاؤن کہان سے مین رہ حق کے فدائی کو
ہے ہے اجل نے چھین لیا مجھسے بھائی کو

١٢٨

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لٹنے سے بھی بچاؤ گے خواہر کو یا نہین
صورت بھی اب دکھاؤ گے خواہر کو یا نہین

١٢٩

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سنکر چچا کا نام وہ غش سے اچھل پڑی
اک کوزہ لے کے خیمے سے باہر نکل پڑی

١٣٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پانی مجھے نہ دینگے تو کس کو پلائینگے
مرجاؤنگی ابھی مین اگر وہ نہ آئینگے

١٣١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

در پیش آج منزل تاریک گور ہے
آنکھون سے سوجھتا ہے نہ پاؤن مین زور ہے

[illegible]

مونس میرے رفیق مرے مہربان مرے
زندہ یہ پیر رہ گیا اے نوجوان مرے

[illegible]

اب کچھ نہیں ہے دیر نکلنے میں جان کے
تیور بدل گئے مرے کڑیل جوان کے

[illegible]

ہے ہے خدنگ جسم میں پیوست ہو گئے
بازو ہمارا توڑ کے بیدست ہو گئے

[illegible]

گودے میں میرے ہوش سنبھالا تھا یا نہیں
ہم کبھی تمہارا چاہنے والا تھا یا نہیں

[illegible]

[illegible] کچھ ہماری نہ اپنی سناتے ہو
[illegible] نامدار ہمیں چھوڑے جاتے ہو

[illegible]

رتے بہت [illegible] میں یا نہیں
فرد و [illegible] میرے لینے کو آئے ہیں

ـــ ہوسے ہوا ایا اسلئے زیرتعلیم انہوں

وعربی واردو کی زباندانی میں معتدبہ لیاقت پیدا کی طبع موزوں خداداد تھی۔ شعر کہنے لگے تو خوش فکر شاعروں میں ان کا شمار ہونے لگا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی عزیز مرزا مرحوم معتمد امور عامہ نے ان کے دیوان غزل کو اپنے مصارف سے چھپوایا اور مقبول عام ہوا۔ یہ دوسرا دیوان سلاموں اور قصیدوں اور مرثیوں کا اس کے بعد مرتب کر کے خود چھپوایا ہے۔ خدا اس کو بھی حسن قبول عطا کرے اور ابھی بہت سا کلام چھپنے کو باقی ہے اگر اہل ملک نے اس دیوان کی بھی ویسی ہی قدر کی تو انشاءاللہ تیسرا دیوان بھی چھپ جائے گا۔

حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی

″	″ ″ ″	دیے	دیتے
۵	۱۰ مصرعہ ثانی	مہم	مبہم
″	۴ مصرعہ اولیٰ	کے	گے
″	۳ مصرعہ ثانی	میہ	یہ
″	۱۴ ″ ″	چھانے	چپانے
″	۱۲ مصرعہ اولیٰ	ہوٹھ	ہونٹ
″	۱۴ مصرعہ ثانی	اکر ملتا	اکڑتا
۱۱	۱۰ ″ ″	نادے	ناسے
۱۲	۱ مصرعہ اولیٰ	تری	مری
۱۲	۱۰ مصرعہ ثانی	اسس	اس
۱۲	″ ″ ″	یہ	پہ
″	۲ مصرعہ اولیٰ	رکابونیہ	رکابونپہ
۱۳	۶ ″ ″	ہے	ہیں
۱۴	۷ ″ ″	جود	لب جوبے دسرکوہ
″	۱۳ مصرعہ ثانی	صورت	صوت
۱۵	۲ مصرعہ اولیٰ	اشتاق	مشتاق
″	۱۹ مصرعہ ثانی	یہ	پہ
۱۶	۷ مصرعہ اولیٰ	قلیل اللہ	خلیل اللہ
″	۱۷ ″ ″	۷ہبط	مہبط

″	۶ مصرعہ اولیٰ	[illegible]	
″	۱۷ مصرعہ ثانی	استعاب	
″	۱۸ ″ ″	اڑ	
۲۲	۷ مصرعہ اولیٰ	صندیق	
″	۷ مصرعہ ثانی	جاذہ	بارندہ
″	″ ″ ″	ببم	یمم
″	۸ ″ ″	ین	میں
″	۱۱ مصرعہ اولیٰ	مرزع	مزرع
۲۳	۴ ″ ″	سبے	سے
″	۶ مصرعہ ثانی	گیند	گنبد
″	۱۷ مصرعہ اولیٰ	سخت	بخت
۲۵	۱۴ ″ ″	عملدار	علمدار
۲۶	۱۸ ″ ″	گلذار	گلزار
۲۹	۱۰ ″ ″	مجرائی	مجریٰ
″	۱۲ ″ ″	خط	خطِ
۳۱	۱ ″ ″	ہو	ہوں
۲۰	۱۸ مصرعہ اولیٰ	تیرنگہ	بزم گہ
۱۴	۱۲ مصرعہ ثانی	بیسٹرں	بیبٹرن

		پہنتا	پہنتا
		اشاہ	شاہ
		خوبی	خوبی
		ہیت	ہیبت
		اس	اوس
		بھی	بھی
		[illegible]	بھی
			رو دیا ہوں کو
			بخشی
		[illegible]اعت	شفاعت
	۱	بگرسے	بگڑے
	۴	ہے	ہے
۶۰	۴	نگالے	نکالے
۷۳	۳	سمجھتا	سمجھتا
۷۵	۲	ڈر	ڈر
۷۸	۲	چھپلے	چھپلے
۸۰	۱	جگر	جگر
۸۲	۶	ترازو	ترازودہ
۸۳	۴	وسے	اوسے
۸۵	۴	پاس	پیاس
۸۶	۲	بے	تے
۸۷	۶	بسار	بیسار

۹۳	۱۳۱	۲	جھلاے	
۹۳	۱۳۲	۶	مجھ	مجھ
۹۵	۱۳۹	۲	کسی توڑ گئی	کسی کی توڑ گئی
۹۷	۱۵۵	۵	شام اے	شام وزیے
۱۰۷	۱۸	۵	دکھتا	کرتا
۱۰۷	۱۹	۶	بیچ	بیچ
۱۰۷	۲۰	۵	چلے	چلے
۱۰۷	۲۲	۲	جبی	جبی
۹۴	۱۳۵	۴	تیر	سر
۱۰۹	۳۳	۱	تقریر	تقریر
۱۱۰	۳۸	۶	دکھائی	دکھائی
۱۱۰	۴۰	۵	چھپتی	چھپتی
۱۱۱	۴۶	۶	گمراہ	گمرہ
۱۱۵	۶۷	۳	نہیں	ہیں
۱۱۶	۷۶	۴	رکتا	روکتا
۱۱۷	۸۱	۵	ذر	ذرہ
۱۱۹	۸۹	۵	سانچے	سانچے
۱۲۳	۱۱۳	۶	وہ	رہ
۱۲۴	۲	۲	بتاوو	بتاؤ
۱۲۴	۲	۶	جاتا	جاتا
۱۲۶	۱۳	۴	بہنا	بھینا

تمت بالخیر

گوہر